NOT TO BE ISSUED

Checked 1987

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ

الحمد للہ المنہ کہ مجموعۂ مایات و مستحبہ کہ جواستمار مرا و سلام و رباعیات در مناقب

سبطین سید السادات سرور کائنات علیہم الصلوٰۃ والتحیات الملقب

ذخیرۂ نواب

حسب فرمایش جناب مستطاب معلی القاب مجمع الفضائل مناقب ذو المجد والمراتب جناب

سید اسد اللہ الملقب بمیر واصاحب دام دولتہ این منتخبات بیرنفس نفیس بنام سید حسنین

در مطبع دار الصنایع کلبرگہ انطباع گردید

CHECKED 199

صد سال طبع
یا غفور
۱۲۹۷

بسم الله الرحمن الرحیم

الحمد لله رب العالمین والصلوة والسلام علی سیدنا محمد وآله الطیبین الطاهرین واصحابه الصالحین
اما بعد جامع این ذخیرهٔ ثواب اقل عباد الله الواهب السید اسد الله عرف میرزا اسد الله عفا الله عنه
بائمة الاطیاب را اوستادی بود دانش ومعلمی از جد وپدر مهربان تر که بس دوازده سالگی به تربیت و
تعلیم متوجه شد تا عمر بحد سالگی بقدر معلوم از علوم متداوله علیم واگاهم ساخت ومانند من اکثر بدیار
وامصار چندین تلمیذ دیگر داشت ۵ بود آن سید ستوده خصال ۵ راسخ العلم متقن الافعال
کرده از فکر خویش اخذ علوم ۵ نه علی العکس همچو اهل رسوم ۵ منطقش راز دار علم وحکم ۵ در اشارات او
شفا مدغم ۵ طلعتش بوده مطلع انوار ۵ منجلی زو غوامض اسرار ۵ الغرض در جامعیت انواع
علوم واصناف فنون وحید اعصار ودر حسن بیان وطلاقت لسان فرید ادوار مدت العمر
بافاده وافاضهٔ علوم اشتغال داشت وبه قلیلی از وجه معاش قناعت ورزید همت بر زیاده

طلبی نگاشت اگرچه در کلکته امیران سند و شاهزادگان میسور و در مدراس نواب فیروز جنگ خان
بهادر و در بمبئی ملا صاحب فرقه بوا هیر همچنین اکثری از عمائد و مشاهیر خواستند و رغبت داشتند
که آن فضایل مآب را خدمت نمایند و پیش خود نگهدارند فاما الغا لجناب از سیر چشمی و علو همت
و ارتقای طبیعت که طور آن یگانه باطوار فضلای این زمانه مانا نبود قبول منت نکرده
همواره تا زیست خود از غایت لطف و مروت و رفاقت این ذره ناچیز را نگذاشت نبوعیکه
برنهنوال مدت سی سال گذشت الحاصل چون اجل موعوده رسیده بود از سنین عمر نیز هفتاد
و نهسال در جمادی ثانیه سنه ۱۲۹۵ هجری تمام شده بود که بشروع سال هشتادم سنه ۱۲۹۶ هجری تاریخ نوزدهم
ماه محرم الحرام بمرض اسهال مبتلا گشته بضلع گلبرگه بجوار مقبره حیدرآباد دکن داعی اجل را لبیک
اجابت گفته بعالم بقا شتافت جسد مبارکش قریب نشیمن خود مدفون ساختم نور الله مضجعه لاجرم

مالوف آلام و هموم باین ترانه غم مترنم شدم رباعی چه پیش آمدای ره نورد طریقت
که رفتی مرا مانده در نیم راهی ؛ چرا هر بن موی من خون بگریدت از هجر تو ای معرفت
انتباهی ؛ غرض بعد اتمام اسم تعریب خواستم که برای نشانی آنجناب بطریق آثار که در بین صفحات
دکن غریب الدیار بود مکانی بعنوان کاروان سرا ترتیب دهم بحمد الله که بحسن قبول منت آن بزرگوار
امکان یابد زمان بتوفیق ایزد سرانجام یافت چنانکه غریبی سال تاریخش را چنین نوشته و هو هذا
جناب میر اسد الله بحر خیر و صواب ؛ بنا نمود رباطی غریب بر لب آب

بخواند مصرع سالش بهروش در اصحاب ۱۲۹۶ بسی ثواب زمهمان سرا ببیر ثواب ۶۹

بعد ازین تامل وافی کرده دریافت کتاب ثواب دیگر شدم و بهتر از تعمیر آب و گل اول که مذکور شد ابواب خیر و سعادت بر خود گشودم یعنی بیاد آوردم که از انجاکه حضرت مغفور را صادق ارادت و خلوص عقیدت بذات ایمهٔ معصومین صلوات الله علیهم اجمعین که بمواد هر مومن صادق اعتقاد را فیرض حال و واسطهٔ انجاح امانی و آمال بمصداق منطوق لازم الوثوق حدیث شریف مثل اهل بیتی کسفینة نوح من رکبها نجی و من تخلف عنها فقد غرق است و بتوسل شاگردی از جناب میر خلیق صاحب اللهم اغفره که هم درخواندن مرا توام بمبر شیر گوی تجرنام داشتند و در تعمیر شعر فهمی و نازک خیالی گوی سبقت از معاصرین خود میربودند و پیوسته اوقات عزیز خود اکثری باشعار مرثیه های نو و کهن میر خلیق صاحب و تصنیف سلام و رباعیات مناقب آل عبا علیهم التحیة والثنا مصروف و مشغول میداشتند و بضبط اوراق مجتمع داشته بودند طبع نمودهٔ شود تا برای یادگار کافی و برکات آن برای تروح روح مولانا و آقا و استاد مبرور روح الله روحه و اوصل علینا فتوحه وافی باشد کمر همت بربستم و بمصداق الدال علی الخیر کفاعله بعزا اوراق متشتت باعانت و استعانت سید برگزیدهٔ رب المشرقین سید مستجاب حسین مهتمم مجلس دار الصنایع ضلع گلبرگه قبل از محرم ۱۲۹۶ بزیور طبع آراسته برای ثواب جمیل و اجر جزیل وقف ساختم تا ذاکرین سبطین رسول الثقلین زینت حرمین الحسن والحسین سید شباب اهل الجنة علیهم السلام یاد راکش خود و سامعین را ذخیره اندوخته خرمن خرمن ثواب آخروی سازند قطعه تاریخ وفات جناب حاجی غلام علیصاحب فیض آباد مرحوم مغفور

عارف علام غلام علے — والہ و شیدائی نبی و ولے
رخت چو بربست ازین خاکدان — گشت طلب گار جوارِ علے
از اثر واقعۂ این چنین — گشت بحیرت رک جان ممتلے
بکشادند یکایک بر دل — در این راز بہ فیض ازلے
بگذشت از سر ہستی و بدید — بجنان جای غلام علے
سال تاریخ وفاتِ اقدس — از ہمین قطعہ توان یافت جلے

۱۲۳۱

ایضاً

زبدۂ سادات غلام علے — آنکہ جہان شاہد فضلش بود
گفت بہ تاریخ وفاتش سروش — خلد برین جاد محلش بود

۹۶ ۱۲

ایضاً

قدوۂ آفاق غلام علے — ترک جہان گفت بنام علے
گفت فلک چشم کشا و ببین — بجنان جاہ غلام علے

۹۶ ۱۲

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کیونکر قلم مشکین رقم مصائب شداید اس بادشاہ معظم مالک الرقاب والامم والی کشور شہادت و

کرم رنگ غازۂ چہرۂ ظہور عدم پنائی بخش ہزدہ ہزار عالم سرمۂ مردم دیدۂ بنی آدم زینت
شیث و نوح مکرم فخر کلیم و خلیل اعظم زندگے بخش عیسی و مریم نقش نگین حضرت خاتم قرۃ العین
بتول و مولائے مفخم بلبل شاخسار اجتبا نہال چمنستان ابتدا شہباز اوج قرب و اعلا شاہین بلند
پرواز مجد و رضا عندلیب آشیانۂ علم و فا جوہر آئینۂ صدق و صفا سنم کشیدۂ دشت دغا گلو بریدۂ تیغ جفا
مفتاح باب کتاب و سنت مصباح محافل شرع و ملت حامی شرع متین وارث سید المرسلین تارک
لذایذ فانی خریدار خطوط جاودانی مقبول بارگاہ سبحانی مقرب درگاہ ربانی باعث کامیابی دارین
جناب سید الشہدا خامس آل عبا حضرت ابی عبد اللہ الحسین صلوات اللہ سلامہ و آلہ و اعوانہ
و انصارہ و عترتہ اجمعین الی یوم الدین کے جنکی فضایل و مکارم اخلاق و صبر و تحمل و رضا پر قرآن و
حدیث ناطق اور جنکے مدارج علیا و مراتب اعلا مقربان درگاہ رب العزت پر فایق جنکی اطاعت
و انقیاد عین اطاعت و انقیاد سردار انبیا جنکی نافرمانی عین نافرمانی حضرت خیر الوری جنکی
محبت و ولا درجۂ قرب و وصل کو پہونچاتی ہی جنکی خصومت و عداوت طعمۂ نہنگ سقر بناتی ہے
حوالۂ قلم کرے اور کیونکر یکے از ہزار و اندکے از بسیار رقم کرے دم تحریر سینہ قلم واسطے
لباس ماتمی پہنکر شق ہوا جاتا ہی برنگ بید نہر نہر آتا ہی جو نقطہ سیاہی اسے تراوش پاتا ہی گویا
اپنے چشم خونبار سے اشک سیاہ کا مینہ برستا ہوا نظر آتا ہی جنکی اثر کا یہ نقشہ ہی کہ
[illegible] تراوش پاتی ہی دایرہ حرف حلقۂ ماتمی ہی جرم ہر ایک چشمۂ غم ہی بغور

دیکھیگا تو معلوم ہوتا ہی کہ بیاعث اس الم جان سوز کے ہر یک روز یہی لباس ماتمی شب کا پہنا ہوا ہے
اور ہر سال مین یکدو بار آئینہ شمس و قمر مین رنگ کسوف و خسوف آجاتا ہی چرخ ہی شام و سحر گردش
مین مبتلا ہی اور ہر ایک سیارہ بہی اسی چکر مین گرفتار رہکر کبہی طلوع اور کبہی غروب ہوجاتا ہے
اور انجم ثوابت کے بہی آنکہین بہر آگئے ہین رنگ آئینہ سکتہ سی ہوکر اپنے مقام سے پہر نہین سکتے ہین تو
افلاکیون کا عالم ہی زمینون کا یہہ نقشہ یک قلم ہی کہ زیر فلک گلستان روزگار بہی اسی صرصر کے وزید سے
سیاہ پوش ہی اور اس بحر غم کا ہر کہین دریا دریا خروش ہے ہر ایک بحر کے پانی کا رنگ
بہی اسی سبب سے کالا ہی اور انسان و حیوان کے چشم سے بہی وہی تیرگی پیدا ہی مٹی مین بہی وہی تاریکی
ہویدا ہی ہر ایک بشر کے مردمک چشم مین جو روشنائی ظاہر ہی باعث اسی کا ہی چشم انصاف
بین پر اس تیرگی کے اطاعت کا حال کہلتا ہی اسیواسطے بلبلونکی لبون پر شور و فغان ہی اور
انہار غم ہر سو روان قطرات شبنم کے عارض گلعذاران چمن پر نہین جمے ہین بلکہ انکی
انکہون سے اشک حسرت و افسوس روان ہورہی ہین کس کو سبق نگاہ بازی فراموش ہے
چمپا چمیلی مدن بان سیوتی کیوڑا موتیا اشرفی بیہوش ہی سرو جوبار آہ کی شکل بنائی
کہڑا ہی گردن قمری مین طوق غم کا پڑا ہی زمین سے تا فلک الافلاک نعرہ واویلا و اصیبتا
ہر ایک مکان اور تعزیہ خانونمین رانڈن شور واویلا صد واویلا ہی الحق ہر ایک مومن دیندار
محب آل سید ابرار کو ہر روز و ہر آن علی الخصوص اس عشرۂ محرم الحرام مین مصروف

عزائی سید الشہدا رہنا ضروری ہی اور واسطے انعقاد محافل غم و سماعت واقعہ کربلا کے
اپنے کو متوجہ کرنا لابد بے ریب و قصور۔ ہمکو یہاں ایک انگریزی مورخ کا قول یاد آتا ہی جو اُسنی
کمال صدق و اذعان سے لکھتا ہی کہ وہ جو ہمنے بہت سے بہادران و شجاعان عصر کی بہادری کا حال
مثل رستم و سہراب و اسفندیار و زریان وغیرہ سنا ہی سو بطور افسانہ و مضمون شاعرانہ ہی بخلاف
اسکے ہر رزمیدان تہوری شیر نیستان دلاوری نورِ دیدۂ اسد اللہ الغالب کی شجاعت و تحمل و جوانمردی
بارک اللہ مظہر عجائب و غرائب قابل یادگاری اور مشتہر روزگار۔ پہلوانان مذکور باعث اپنے قوت
جسمانی کے جو کثرت غذائیت و ورزش سے ادعای دلیری کرتے تھے اچھے ہٹے کٹے رہتے ہو بزدلی
ایکہی مخالف سے لڑتے تھے مگر حسین ابن علی نے باوجود کثرت فاقہ کشی تین دن کی تشنگی اہلبیت کی
سراسیمگی کے اور اپنے فرزندوں و رفقا کی بے بسی کے جو انمیں سے ہر ایک آپکا ایک ایک دشمن قوی تہا
دشت و غا میں اپنے رہوار کو برنگ برق جہندہ جولان کرکے اعدا پر وہ جوہر ذوالفقار اسد اللہی
بتلائی کہ ہزاروں مخالف کے سر و نکو انکے جسموں سے جدا کردئے بیشمار جفا شعاروں کو واصل جہنم بنایا
جب لڑتے لڑتے کثرت زخموں سے طاقت باقی نرہی بے مونس و یار یکہ و تنہا آپنے بہی جام شہادت نوش فرمالیا
پر بیعت یزید پلید کی منظور نکیا کما قیل رباعی شاہ است حسین بادشاہ است حسین ۔ سلطان جہان
و دین پناہ است حسین ۔ سر داد و نداد دست بدست یزید ۔ با اللہ بنای لا الہ است حسین ۔ افسوس
ہی کہ ہم امتی ہوکر آپکی اس مصیبت و آفات کو یاد کرکے آہ آہ آنسو روویں اور گریبان صبر و قرار چاک کریں نعوذ

مثنوی

ای شمع دودمان تجلی ضیا دکھا
ای باغ طلح گلشن عفت فضا دکھا
ای کلک نقش بندی جادو ادا دکھا
پھر جلوۂ شبیہ رسول خدا دکھا

مانی نثار خامۂ صورت نگار ہو
پھر مجلسوں میں صل علی کی پکار ہو

ای عندلیب نطق دمر بہ خموش ہے
ہاں ای زبان دل سخن خوش بگو کہ ہوش ہے

پہلی شمیم خلد معطر دماغ ہو
ایسا چمن دکھاؤں کہ دل باغ باغ ہو

مانگیں جو شہ کے ساتھ برس مرشا کہا
پرسیں کہا تو فضل خدا سی بنا کہا

ممدوح و مطلبی جو عالم پناہ ہی
فیصلہ کا تاج بخش ہی تا ہو گا شاہ ہی
خود دل انکے عطا و سخا پر گواہ ہی
بخشش کو وہ طلب پہ کا ہی

طالب صلی کے ہم نہین دنیای زشت مین
لبگے علی سی قصر جواہر بہشت مین

ہے فیض و فخر محبوب ذوالجلال
فرمان فیض و فخر محبوب ذوالجلال
جودت مین مجتبی اوتھلے ہی بیمثال
دنیا کے حسن و اوج زمانے کے بیمثال
ہے دیکا موتبر نبی و مین فاطمہ کا لال

کچھ انتہای بخشش خیرالبشر نہین
اب دیکا جو خدا ہمین اوسکی خبر نہین

شعر
ہے عمر ہی وہ خاک سی ہی بیخبری نا بکھوکا مر
دنیا ہی ہی بن بن سی ہی ہی ہی بن نام
ہے کیا زبان کیا میری اوکیا میرا کھا
عاصی ہون سر سی تا بقدم پر گناہ ہون
سارا یہہ نا زہی کہ ثناخوان شاہ ہون

شعر
اعلی وہ ہی عجب بخشش ہی
آپ ہی مع عجب بخشے ہین
اسکے جناب مین ہی عاجزی بیسند
جسکنے سی تمکو ملا سب بیسند

کچھ لطف سرکشی مین نہین روبراہون
میری سرشت خاک سی ہی خاکسار ہون

وہ نظم کہ کلمہ زبان پر ہو جس کے
آفت کا اوج اوج ہی بدعت کا دور دورہ
معصوم پر بلا یہ بلا جور پر جفا

دست ستم دراز ہی ہر اک باغ پر
ملنا ہی اور داغ برادر کے داغ پر

غل ہی بنا ہوئی ہی دولت حسین کی
شق ہی کلیجہ ہی مصیبت حسین کی
وہ ظالموں کی جور و ستم غارت حسین کی

ہیں لاکھ خار خار الم یک بلا نہیں
کہتا ہی وہ درخت جو پھولا پھلا نہیں

لعقوب جانے ہیں جہاں میں یہ سب کی چاہ
کرتا کیا کنوئی جھکائی ہی نور نظر کی چاہ
ہوئی ہر درخت اور ہی ہر ایک شجر کی چاہ
پہنچے کوئی صدف کے جگر ہی گہر کی چاہ

غم کی پہاڑ گرتے ہیں یک بیس حسین پر
اس صبر کا ہی خاتمہ ہی بس حسین پر

ثابت ہی سب پہ ہی یہ ہی ہر ایک پہ عیاں
دنیا نہیں ہی کوئی ہی رہنے کی جائے
سر نیزے پر ہی نور عین نور دیدہ ہی
آنکھوں کے آگے تن ہی ہی ہر ایک ہی ہی

سودا رہِ خدا کا ہی جو ٹوکتے نہیں
رکتا ہی دم پسر کو بگڑ روکتے نہیں

[illegible]

جلدی یہہ کیون ہی ساتھہ میرا دو بہائین
پٹکے کہ باندہ سیکا سب کچہ کہلا نہین

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

چہوٹے بہن پہ کیا دم رخصت کدر کیئے
جینی ہی بنت فاطمہ زہرا کہ مر گئے

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

موت آئی زیست سی دل نا امید سیر ہی
اب ہی فقط تو حکم کے حضر نکی دیر ہی

شہ حسینکے بولے کہ اچھا سدھاری
دیدی رضا جان نے تو باسدھاری
سکینہ بہو کر یا لے انداسدھاری
سکینہ سوی کو زوطوباسدھاری

جز ذات حق جہان مین سہارا نہین کوئی
معلوم ہو کیا کہ ہمارا نہین کوئی

شہ بولے کو مرضی باری سی کامری
بیبی بولے اب کاربراری سی کامری
شبیر کی اب نیاری سی کامری
تازہ سی غرض ہی نیازاری سی کامری

امت کو کچھ کہا نہ فلک کا گلا کیا
بھائی جوان جو قتل ہوا ہمنے کیا کیا

وہ کاب ہی سوار ہے
بابا ہی ہمرکاب ہی سوار ہے
اب کس لیے حجاب ہی سوار ہے
یہ عابدہ صواب ہی سوار ہے
ہین کاجر حجاب ہی سوار ہے

بکتے تنے دو گلو نہ چلے فوج شام مین
ہم تم شریک حال ہوں امت کے کام مین

سنے سبھون نے صف شکن تنے زرہ بکتر
نہ تنے شیر تن تنے دو خنجر
کمر تنے تنے ایک حلقہ خم خم
کہ تو دنیا سی کہ دنیا سی ہے عالم

بہر کچھ الم نہین کوئی ہو پاس یا نہو
بیٹے سی باپ باپ سی بیٹا جدا نہو

ساتھی چلے کئے مجھی کیونکر قرار ہو
شہر بن اکر حضور تو فدوی سوار ہو

حضرت کو ہاتھ سلامت کرنی خدا
تنہا جہاد کی بھی اب بجائے رضا

نیزہ سپر اڑی نہ تو ڈرے مبارزہ
حضرت نے کر دی بند جنہیں بند بند کیا

حضرت کے فدوی بن سعید و رشید ہوں
عزت رہے جو آپ کے آگے شہید ہوں

کتنوں کی سر قلم کئے کتنے نشان کری
برچھی کہاں جگر پہ لگی اور کہاں کری

نیزہ جو بن خنجر ان کی
تلوار بن کٹار وہ کی
اسپر وہ نیزہ باز وہ
فرزند بند بند وہ کی

حضرت کے ساتھ ہی سوی میدان جنگ کا
تنہا سوار اور نہ کوئی ساتھ جنگ کا

نیزہ جو بن خنجر ان کی
تلوار بن کٹار وہ کی
اسپر وہ نیزہ باز وہ
فرزند بند بند وہ کی

ناصر پہ ہاتھ ہی نہ کسی کا دراز تھا
حضرت کا ہاتھ ہی ہاتھ کا ہی ساز تھا

نیزہ جو بن خنجر ان کی
تلوار بن کٹار وہ کی
اسپر وہ نیزہ باز وہ
فرزند بند بند وہ کی

حضرت کو ہاتھ سلامت کرنی خدا
تنہا جہاد کی بھی اب بجائے رضا

نیزہ جو بن خنجر ان کی
تلوار بن کٹار وہ کی
اسپر وہ نیزہ باز وہ
فرزند بند بند وہ کی

کتنوں کی سر قلم کئے کتنے نشان کری
برچھی کہاں جگر پہ لگی اور کہاں کری

نیزہ جو بن خنجر ان کی
تلوار بن کٹار وہ کی
اسپر وہ نیزہ باز وہ
فرزند بند بند وہ کی

حضرت کے فدوی بن سعید و رشید ہوں
عزت رہے جو آپ کے آگے شہید ہوں

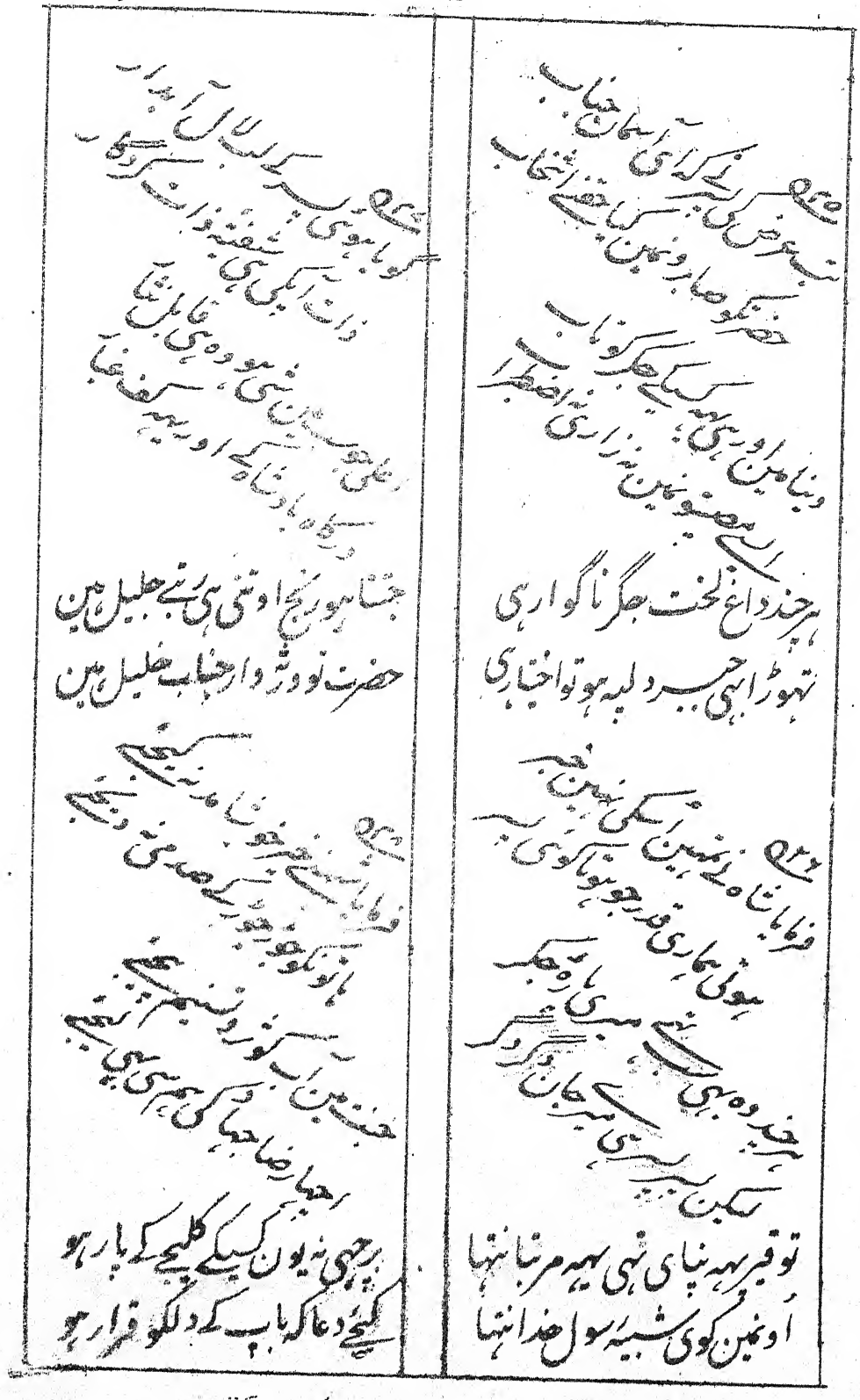

[illegible]

نصرت ہر حملے میں ہے یوسف نقا ہیں ہے

دولہا بنا کے حسن کو دلبر کے دیکھ لو
زینب پہر اپنے لال کو جی بھر کے دیکھ لو

[illegible]

[illegible]

[illegible]

سر کھول کر قدم پہ برادر کے گر پڑوں
کیوں لے بیوی میں پاؤں پہ اکبر کے گر پڑوں

مان بولی نہ لے نیک بھی ای مدعا لیا
اکبر نے اشک بھر کے سر اپنا جھکا دیا

شادی نہ دیکھ لی ہمیں بہو دہیان رہ نجائے
مادر کے دل میں بیاہ کا ارمان رہ نجائے

جلدی ہی تمکو خیر برآمد محل سی ہو
لو جاؤ ہنکنا ہر دس اجل سی ہو

طاقت نہیں ہی تاب و تکش و تشنہ کام ہیں
مضطر ہوں چین آی پر آتا نہیں مجھے

پہر ہم کہ مصدر ملہا و کہ اب ہم تمام ہیں
رونے میں منہ تیرا نظر آتا نہیں مجھے

Checked
1987

[illegible] کبھی
[illegible] کبھی اور دن کبھی
[illegible] نہ کبھی مشکن شکن کبھی
[illegible] سوی زلف
[illegible] نے سوی
[illegible] کبھی
[illegible] سب دن کبھی
[illegible] لگے یوں سب دن کبھی
[illegible] نہ لگتے ہیں کبھی
[illegible] کا نہ سوتے ہیں کبھی

ملتے ہیں خاک ہو نہ تہ اب کلعذار سے
مبدان میں لال و پارہ سنگ ایک ہو گیا

سینہ پہ رکھتے ہیں کبھی منہ اپنا پیار سے
سایہ کا اور دھوپ کا رنگ ایک ہو گیا

[illegible] اوراق جلے جیسے [illegible] زبان
[illegible] ہو گئے [illegible] کے [illegible] زبان
[illegible] زمین پہ [illegible]
[illegible] کے [illegible] کے [illegible] کے [

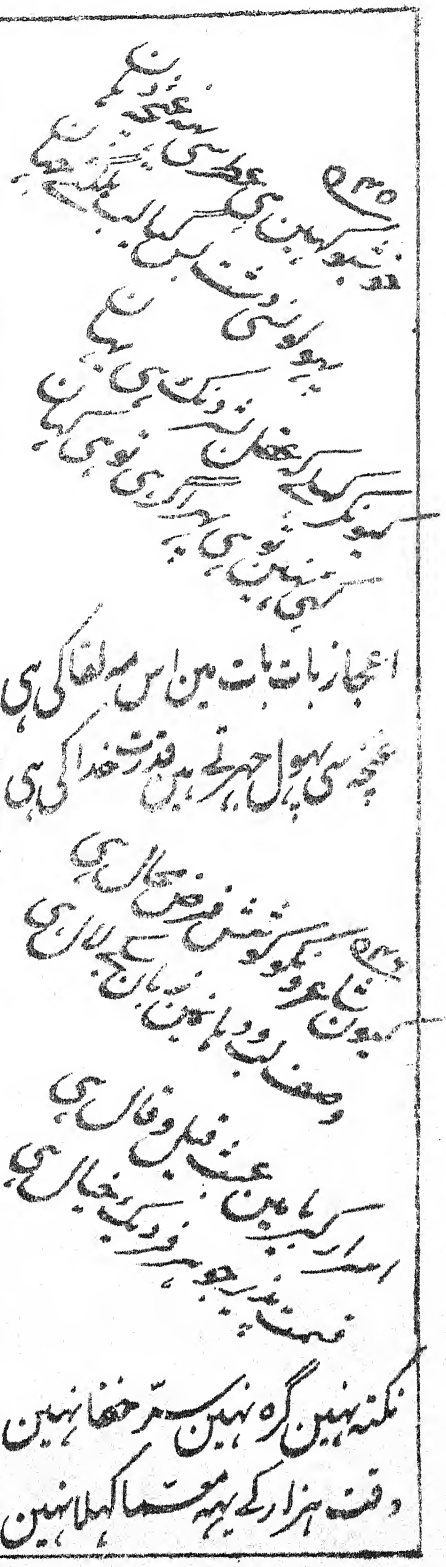

اعجاز بات بات مین اس ملفا کی ہی
غنچہ سی پھول چہرے ہین قدرت خدا کی ہی

دریا جو شور کرکے بڑہا تہا وہ گھٹ گیا
اولٹے جو آستین تو زمانہ اولٹ گیا

نکتہ نہین گرہ نہین سر خفا نہین
وقف ہزار کہے یہہ معما کہلا نہین

وہ شیر نر کہ زد ہے فلک جس کی ضرب پر
نعرہ یہ مارکر وار نہ مشکل کشا ہوئین

بہکا کرو دو لفظ نہ لافتا ہوئین
دنیا کی روشنی ہوئین فلک کے ضیا ہوئین

ہم صورت جناب رسول خدا ہوئین

ضربت سی پھٹ گئے ہین کلیجے پہاڑ کے
خیبر کے در کو پھینک دیا ہی اوکھاڑ کے

نہ ہو مصر رسول کے یار جہان رہی
سگ در شہ نجف کے وفادار جہان رہی

جو جو کی سرنوشت ہی اوتار جہان رہی
سردار ہو تو ہو تو کے سردار جہان رہی

فوجین بہکا کے تیغ و سپر کھولتے ہین ہم
ہوتی ہی جنگ سر تو کمر کھولتے ہین ہم

اصغر جو بانکی سر پہ ہو جوشن زرہ بدن
کیون جی نہ وہ اور روی پہ جی نہ ہو سکی بات

پیارے وہ اور ہو نہ سکی کوئی بات
سر کو فنا ہی نہ اس سے ہو سکی بات

دنیا ملے تو کوئی سبی ہو سکی بات

معصوم جان طیب ہین کس کو فلق نہین
کافر کا حق ہی نہر ہین سید کا حق نہین

دیکھو اب تیغ سی دشمنو کی صف
جیو کا ہر ریشہ بن ہو شگفت

دیکھا ہو اجی دہل و طبل و دوف
ہو کا ہو اجی دہل و طبل و دوف

رہا جلال شیر کے بچہ کو اس طرف

جھک کر درخت خاک کے دامن ہین مل گئے
کو بجی کہ شیر کانپ گئے کوہ ہل گئے

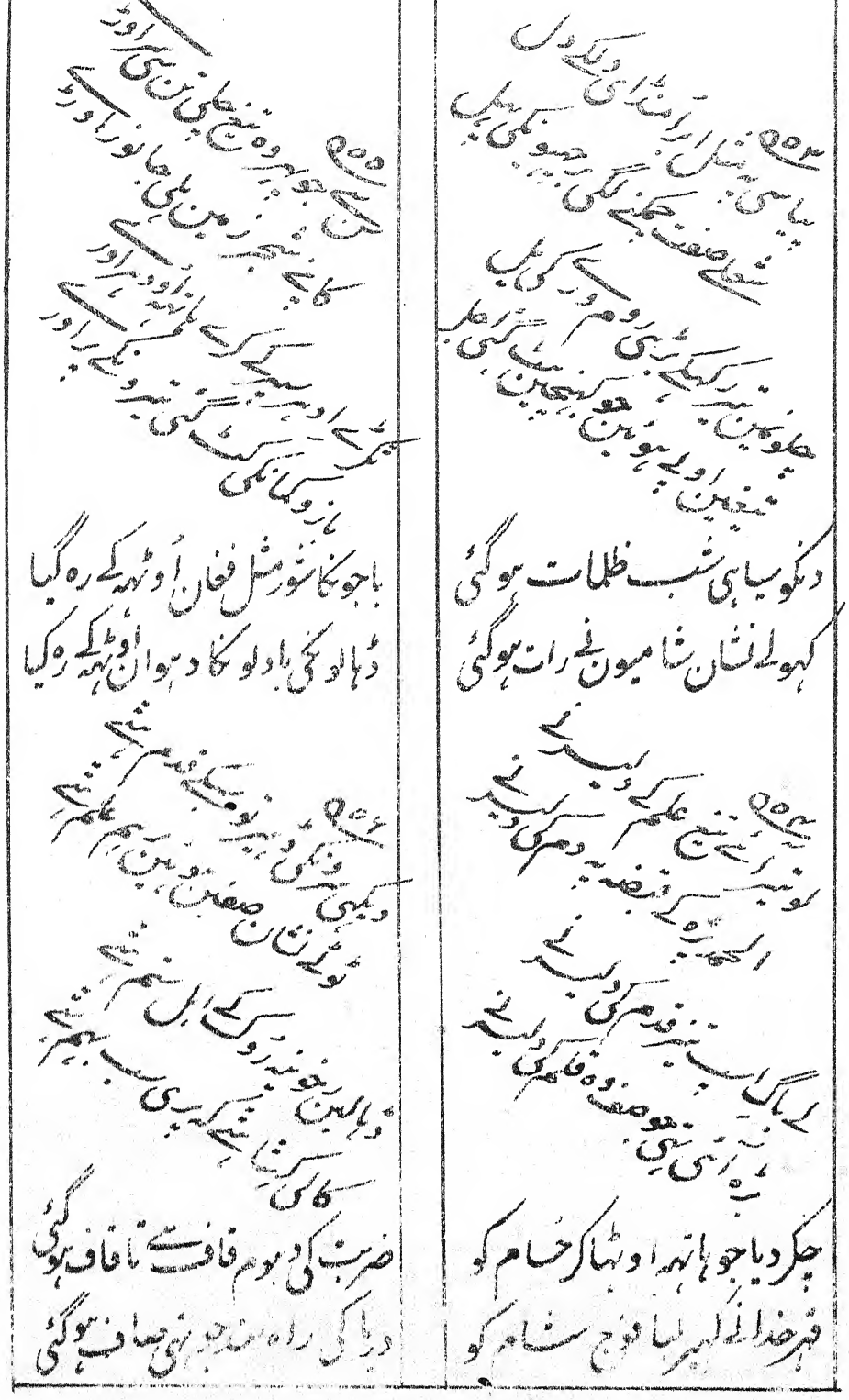

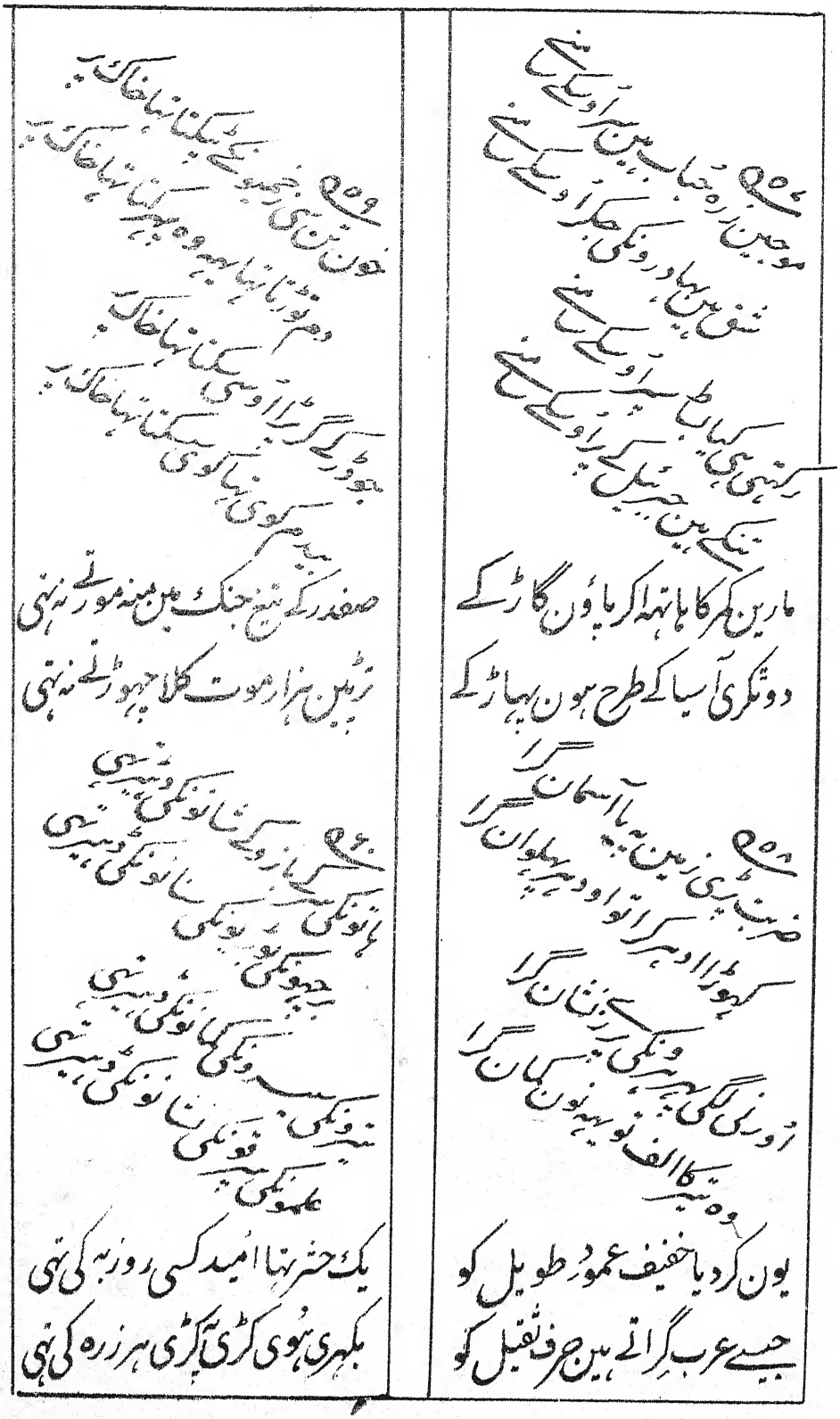

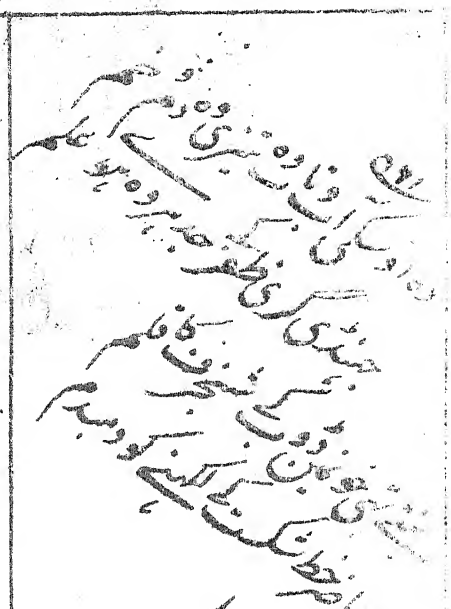

جواب اسکے منہ پہ آئے ہیں کیا بیوقوف ہیں
بینا ہی اور کم ہی بصارت بصیر سے

جوہر نہیں طلسم ظفر کے حروف ہیں
بہائیکو بہائی روکتا ہتا تیغ تیر سے

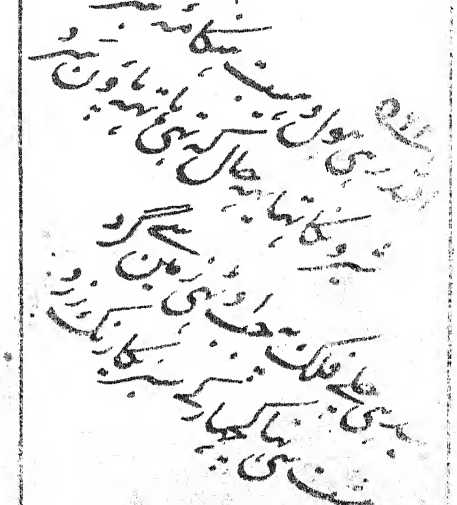

روکا ہزار ہاتھونکو بیتون نے جوڑکے
دیکھی ہوا پہاڑ میں جنگل کو چھوڑکے

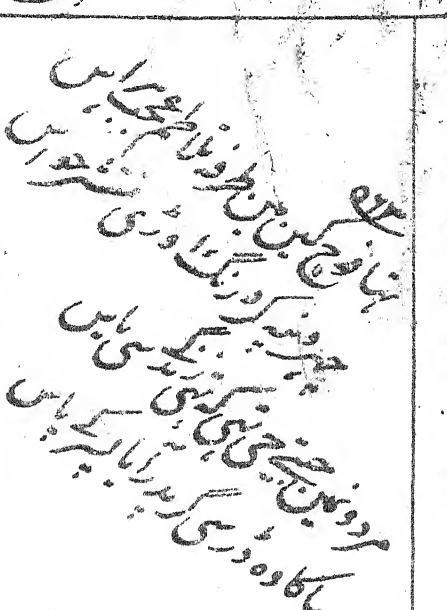

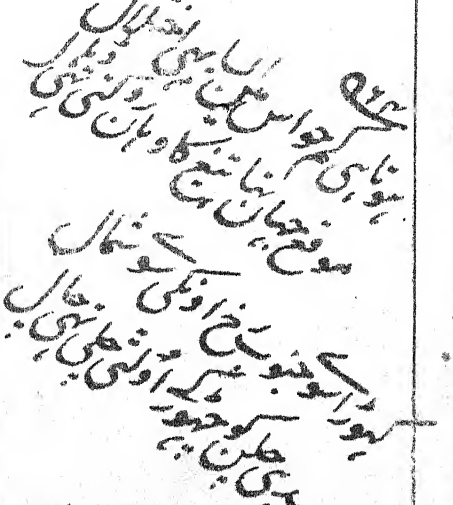

دیکھی کو جانتے ہے کہ لشکر ہے ماگ کا
غل نہاڑ ہوڑ ہو کے جلہ ہاک ساگ کا

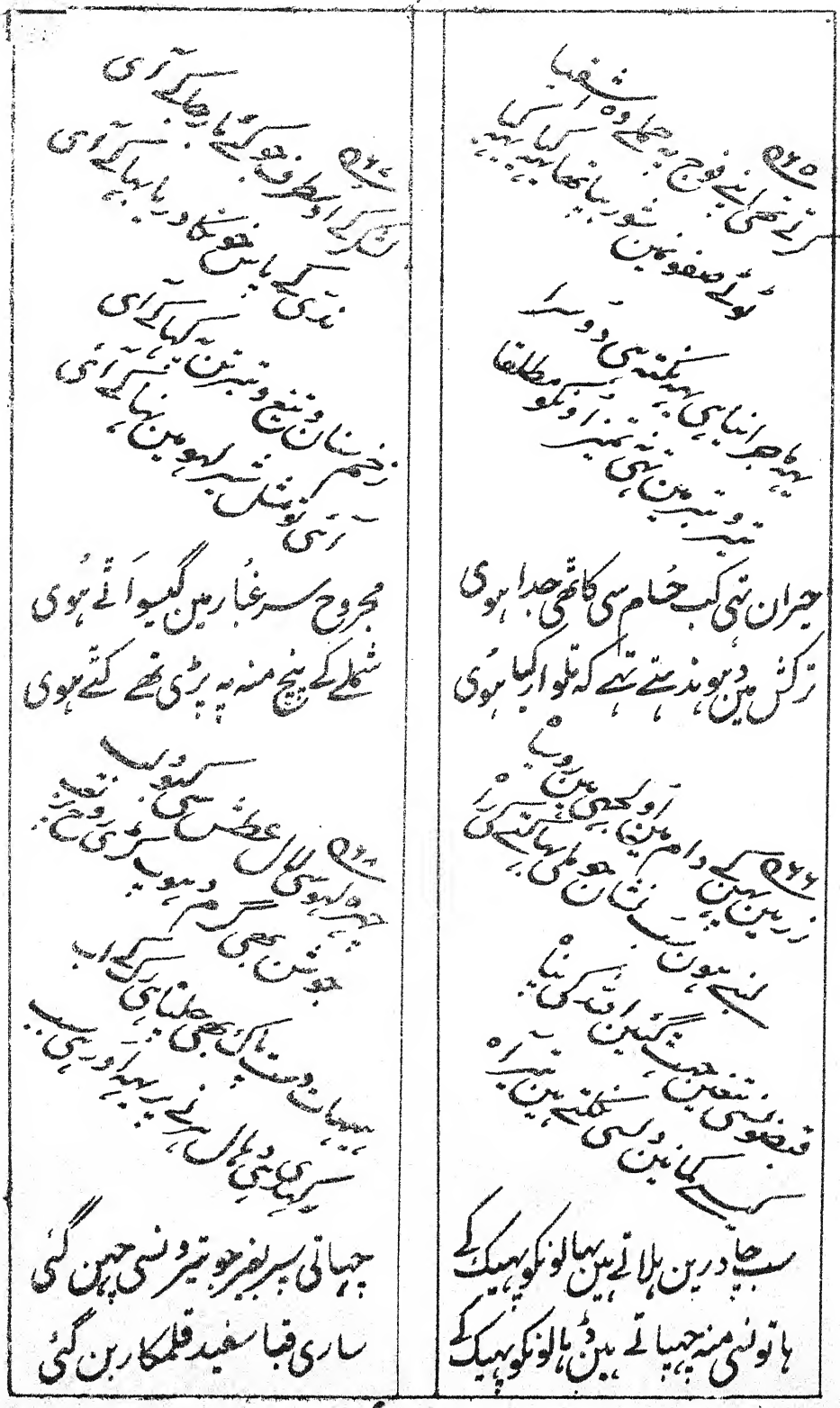

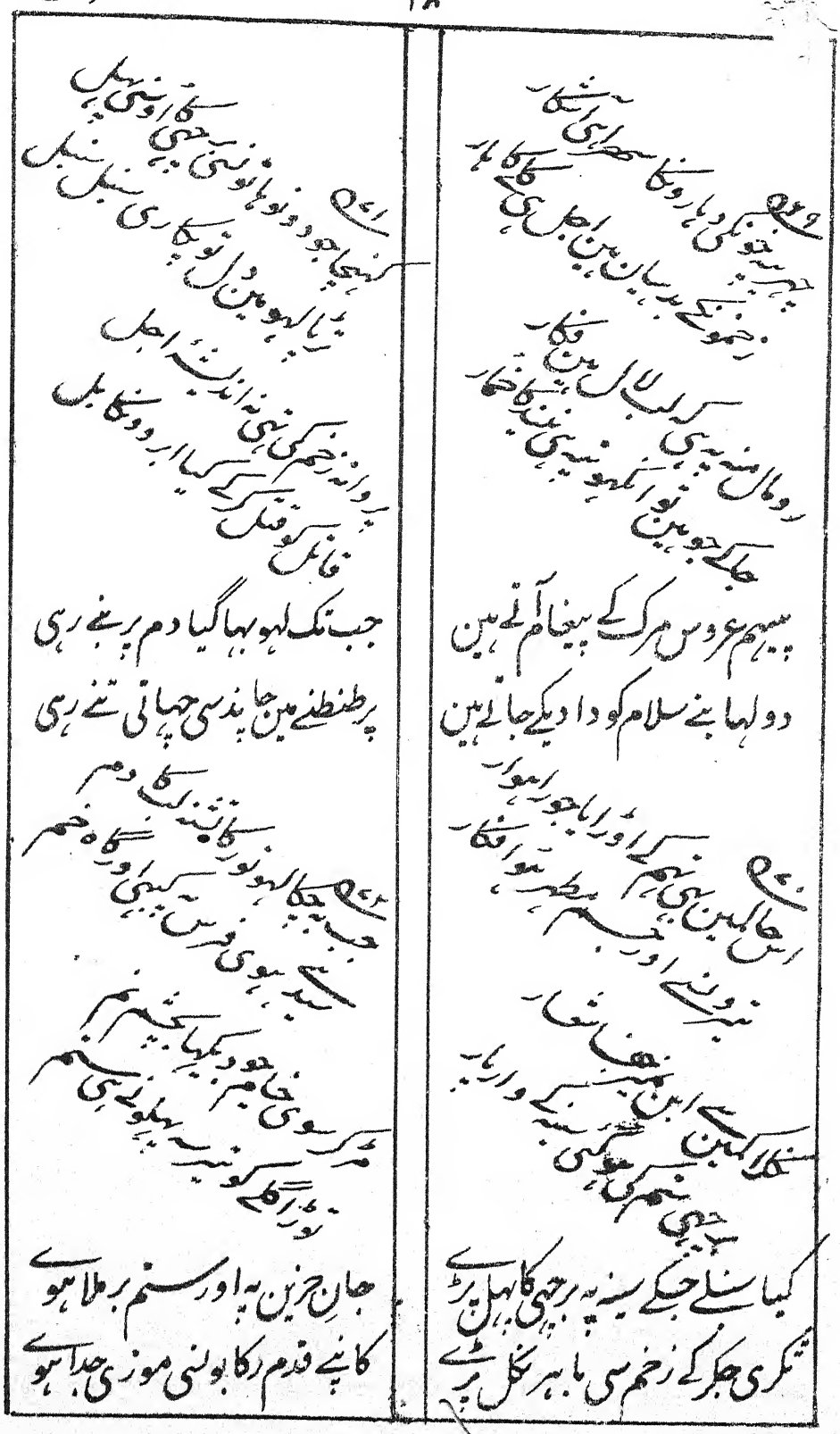

جلدی بتاؤ صبر کا یارا نہیں مجھی
کیا گر کے مر گیا جو پکارا نہیں مجھی

حسرت یہہ ہی کہ لال کو یکبار دیکھہ لون
پھر مصطفا کا آخری دیدار دیکھہ لون

جسم پڑی نگاہ تن پاش پاش پر
نہوڑا کے سر کو رکھہ دیا بیٹے کے لاش پر

پیری کے اس جان کے پالا نہا آپ کو
واحسرتا دغا دی جاتے ہو باپ کو

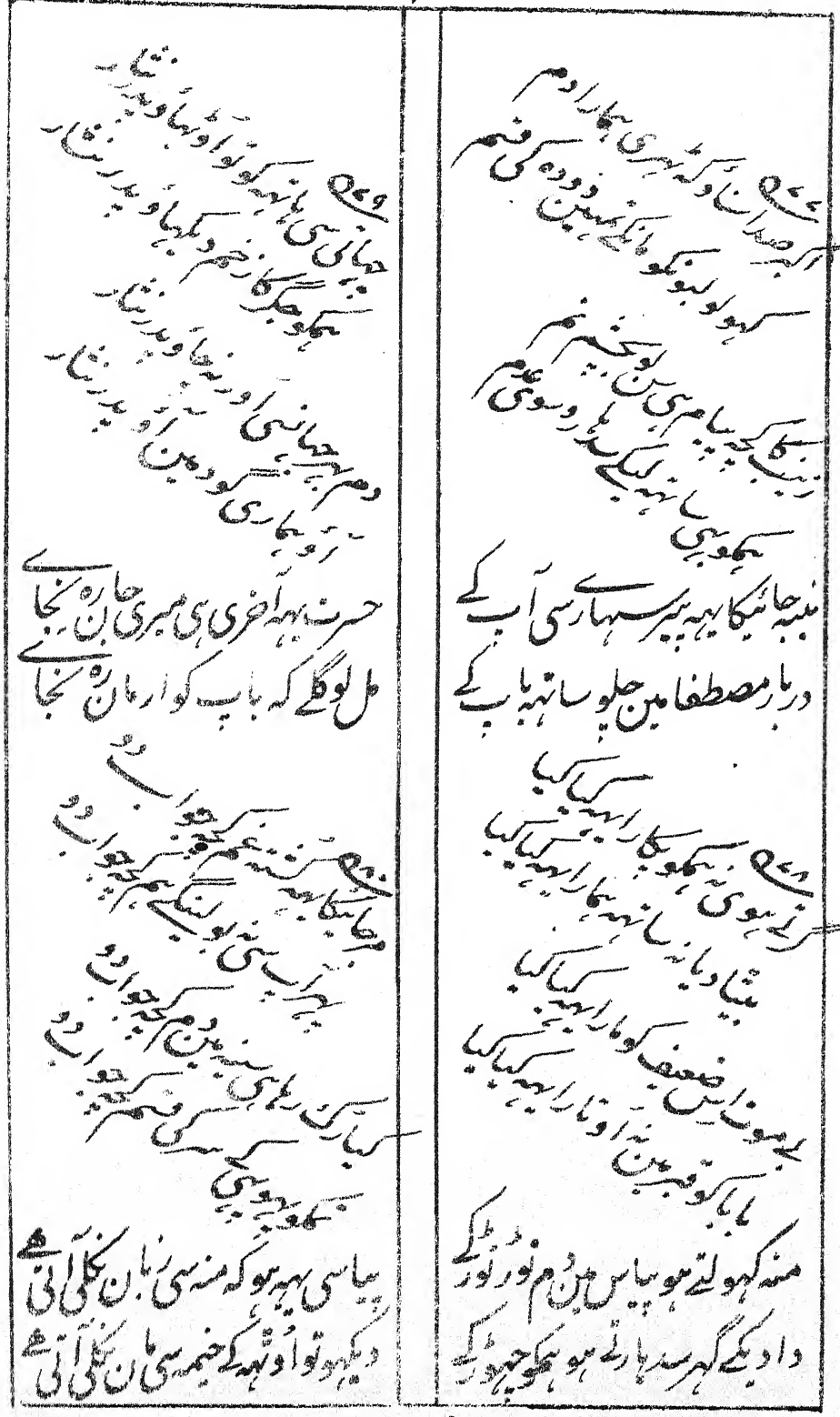

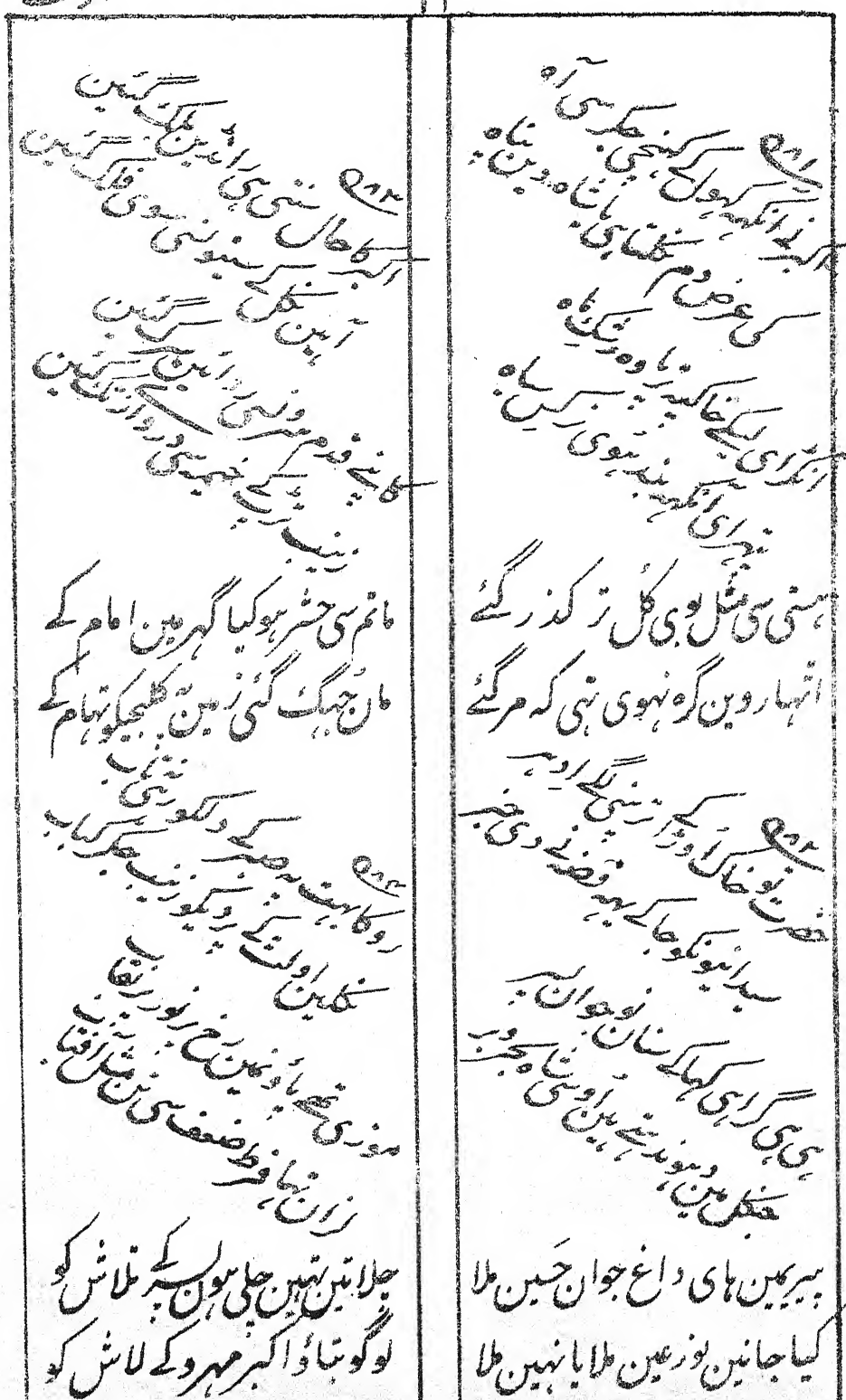

وہ بیچارگی بیکسوں کی طرف
سکینہ کی آنکھوں کا اُجالا گئی طرف
سکینہ کی آنکھوں کا اُجالا گئی طرف

ہی ہی وہ سر و ساق و بازو کی طرف
سکینہ بنو بنکے گودی کی بالا ہی طرف
سکینہ بنو بنکے گودی کی بالا ہی طرف

پھر دیکھ لوں اُس اپنے سعادت نشان کو
غیر از خدا کسے ہی خبر میری حال کے
پرچھی کہان لگی میری کڑیل جوان کو
مست لئے ہوی ہون برابر کے لال کے

ہی ہی وہ بھوا اس روہی وہ دلگار
ہائی ہی بچھو اس لئے ناشاد نامدار
آرزو تھی یہی لاش
ہی ہی جلالی نبی کا امام فلک وقار
جلالی نبی کا امام فلک وقار
نمر کہی کیون ہین بیکل اے سجاد زار
نمر کہی کیون ہین بیکل اے سجاد زار

گہر لٹ گیا ہین علی اکبر گذر گئے
مقتل سی آئین گہر کے طرف جنتے دبر ہین
نکلے ہو دھونڈہنے کو جنہین وہ تو مر گئے
دیکھا تو جھک گئی ہی کمر اتنے دبر ہین

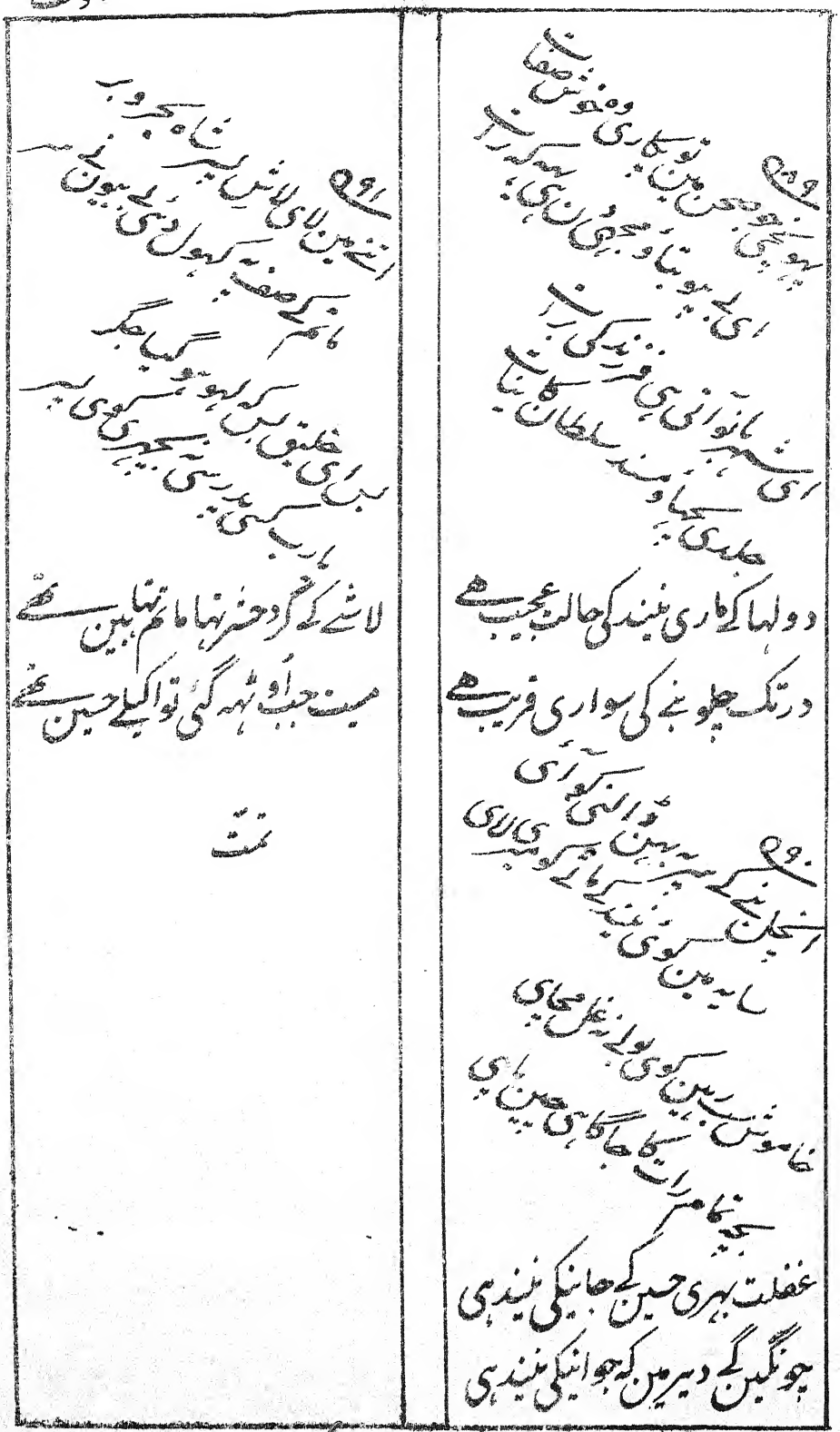

[illegible] نہیں

[illegible] نہیں

روح بدن بنا ہی حسین نہیں

آرام جان والی حسین نہیں

ہالای عرش جا ہی حسین نہیں

خورشید نقش پا ہی حسین نہیں

حقا کہ عشق جہت میں اوجالا ہی آپکا

پایہ مسیح سی بھی دوبالا ہی آپکا

[illegible]

[illegible]

[illegible]

۵

عریان نہار روز عید جو وہ چھوڑ ہو گا ماہ
ہی خدا نے خلعت جنت عطا کیا
ہی بھی خدا نے خلعت جنت عطا کیا

رومال زر بجامہ و سیر ہین و کلاہ
سنتے ہوی ہین کے گئے سوی عیدگاہ

رستے ہی بھر کے آئے محمد کے سامنے
گردن جھکا کے پہنچ گئے جد کے سامنے

۶

بولے بہ ہنس کے رسول فلک اساس
شبیر واہ کیا ہی بنا ہی ہے یہ لباس

کیون آج دو رہی ہو اداسی ہے کس لیے
جی چاہتا ہی آج تو بہنو بھی ایسی ہاں

ہی روز عید چھاتی سی لگجاؤ آن کے
ای میری جامہ زیب فدا تیری شان کے

شہ

کس لیا ہی عیدگاہ سی ای میرے کلمدن
شادی ہوئے دیکھکے تمکے ہے یہ پیرہن

زیب خلد کا ہین
پہولا سما ہی تن
رس رہا گیا ہو گا کبھی جامہ تن

موضوع ہوا یہہ رنگ شہادت کے واسطے
جامہ یہہ قطع ہی اسی قامت کے واسطے

شہ

جیو سی اس عمامہ کے شملے ہین نثار
صدقے ان سنو کے ای میرے گلعذار

قربان اس عبا و قبا کے یہہ جان زار
سونے کے پیرہن کی ہی جنتی نگار

کہڑی یہہ دیکھکر شہ مردان نے کیا کہا
پیارے گلے لگا کے تمہین ماں نے کیا کہا

سب سے نول جلے سب جان نوار دے نوآرو
نہی ہی ہاتھ نہ ہمارے ہین نوگر کلاو
فرمان اس دین کے ذرا منہ نوا کے لاو
دی بھجوا نوب لب و دندان نوگر ہین جاو

کیا غم ہی دل ہی بند جو لب کھولتے نہین
کیا ہم ہی کچھ رکے ہو جو تم بولتے نہین

سنا ہے کہ وہ خدا کا ولی
ولایہ ہاتھ ہے جو رب کے وہ الجلال
حضور تکو بار رکھے رب ذوالجلال
یونا کہ ہے ہین کے نوہم ہوتے ہی کمال
نا دے نہین کہ جسے چاہے ہی ملال

عزت ہین ہین بزرگ شرفمن زیادہ ہین
لڑکے تو سب سوار ہین اور ہم پیادہ ہین

سنے لگے حسین ہی مجبوب سرکار
معلوم اب ہوا ہی عجب نہا ہین نا
ہان آپ روٹھتے ہین تو مشکل ہی منتے ہین
اچھا سوار ہو جئے ہم اونٹ بٹھتے ہین

سنا
فرمایا ہے کہ ہین کہا دس فنا
کہکر زمین پہ ہاتھ سے اونٹ بٹھا دیا
جب فنا ہین ہاتھ کو کہکر وہ میٹھا
بیٹھے جناب سید لولاک پر جھٹ

پائی حسین عرش کا سرتاج ہو گیا
وہ روز عید کا شب معراج ہو گیا

۱۳
کرسی و عرش و لوح بلندی کی انکے ہیں
تنہا ایک انکے زیر قدم ایک بادشاہ

پیکر دو رو کتنے ہے مردان حق پرست
ہاں ہی شہید راہ کے کیا خوش نکاشت

دو نور ہین عرش و فرش کے زینت کے واسطے
ایسا نکین مہر نبوت کے واسطے

۱۴
لولاک لما کے یاون حسین فلک مقام
ہی کیطے کا اونٹ کہ جسکی نہین کہکشان

کرون پہ کہنے لگے ہے سند نام
ہے نبوت ہین نہاں کو بہ گیوی شان

نماسوار کا ہیکو دنیا مین پاینگے
باگین جسکے ہر پہر اوڈ ہر دوڑ جائینگے

۱۵
گیو بھی کہنے نہی کی ہے نبوت مین نہان
کہنے لگے حسین کہ ہاسید البشر

کہنے لگے اونٹ بولنے ہین اونٹ کے سے
منہ سی ہمارا اونٹ نہین بولنا گے

اسکا نہ بولنا تو بہت دلپہ شاق ہے
اب اونٹ کے صدا کا ہمین اشتیاق ہے

۱۶
الف رسول کھلو تو اسی سی ہی بکار
ہے نبی رحمۃ للعالمین فاطمہ کا لال

زیر ہاتھ روپہ جاتی کہین فاطمہ کا لال
زیر ہاتھ روپہ جاتی کہین فاطمہ کا لال

زیر ہاتھ روپہ جاتی کہین فاطمہ کا لال
زیر ہاتھ روپہ جاتی کہین فاطمہ کا لال

جنان جو یک بیک طبقات زمین ہوے
نازل خدا کے حکم سی روح الامین ہوے

ایکروز یہہ عروج تہا اور یہہ وقار تہا
ایکدن اونہین کے سینہ پہ قاتل سوار تہا

یوسف کے طرح اس لئے رکہا نقاب مین
سونلا نجای چاند میرا آفتاب مین

نوبت جو دو قدم کی یہی چلنے کی آتی تہی
زہر ازمین کو جہاڑ کے انکہین بچہاتی تہی

سرکا جلیل
دیکہ سونہ جین کا نہ بہی انکا نہین عدیل
سب ایک جن سو آدمی انکا نہین عدیل

آرا ستین کتب نہین جب عمر تہی خلیل
سرکب جو مصطفے نہی تو تہا دمر نہی جلیل

جلنے نہ جلتا وانی ہے تو نہا نہین جین
پہیلا کرایون کو دیو نہین سو تے جین

ملنے نہ سلطان نبر فین
نہو نہی آنکہین سر انکہو نکا ہار او نو عین

نہا ساری کہ

۲۱

یوسف تھے ایک حضرت یعقوب تھے نثار
پروانہ چراغ نبوت تھے بے شمار
آتے تھے اہل شہر زیارتکو بار بار
صدقے تھے سب مقرب درگاہ کردگار
نور خدا کے چاہنے والے ہزار تھے
زہرا کا ایک چاند تہا ہالے ہزار تھے

۲۲

سکتے تہا کا بازوی سلطان کربلا
تکیہ تہا کو فرش خواب تہا سنبلہ
رانو تلے کو فرش تہا روح الامین کے
زہرا کے گود حضرت روح الامین کے
جاسو وہاں تو جا خاطر ہوی جدہ
برج شرف تہے سب مہ کامل کے واسطے
زحلین کئے تہے ایک حمایل کے واسطے

۲۳

سی کر سدا تہے نہاں زم زم کے نیر سے
ناہو بجای سبز خبر لال کا بدن
افسردے احتیاط تہے سر و زر سے
بدلا وہین لباس میں گر کفن کا
واحسرتا کہ واقف حال پسر نہ تہی
بیغولنی چور ہونگے یہہ ماں کو خبر نہ تہی

۲۴

وہ احمد و بتول و علی کے تحنین
وہ خلد بہشت و جنت کے نعمتین
وہ پرورش وہ حسن و حسین کے راحتین
وہ فاطمہ کے دودھ کے دہارو کے لذتین
موسم تہا کچہ دنون تو بزرگونکے پیار کا
ایک دن مزا تہا خنجر قاتل کے دہار کا

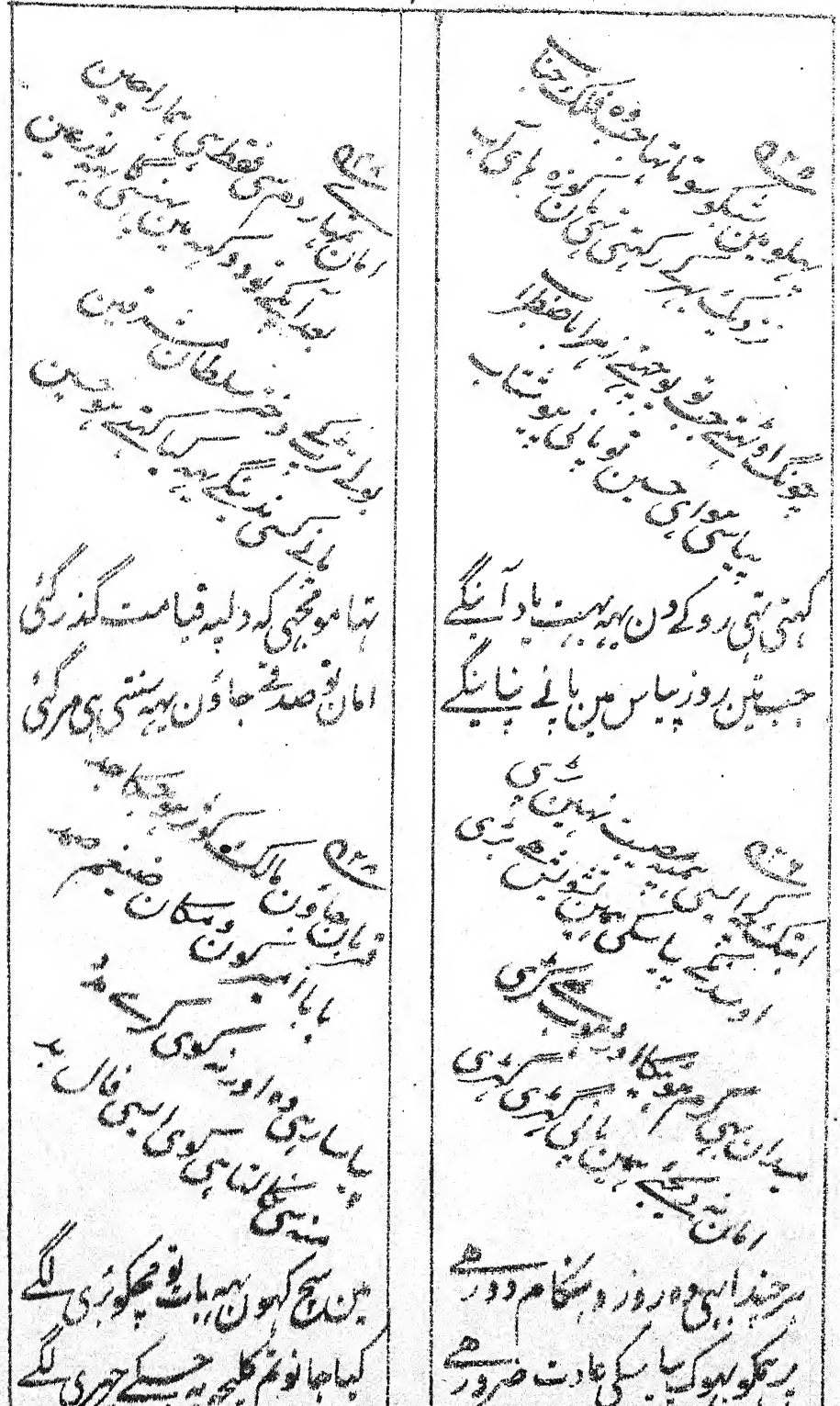

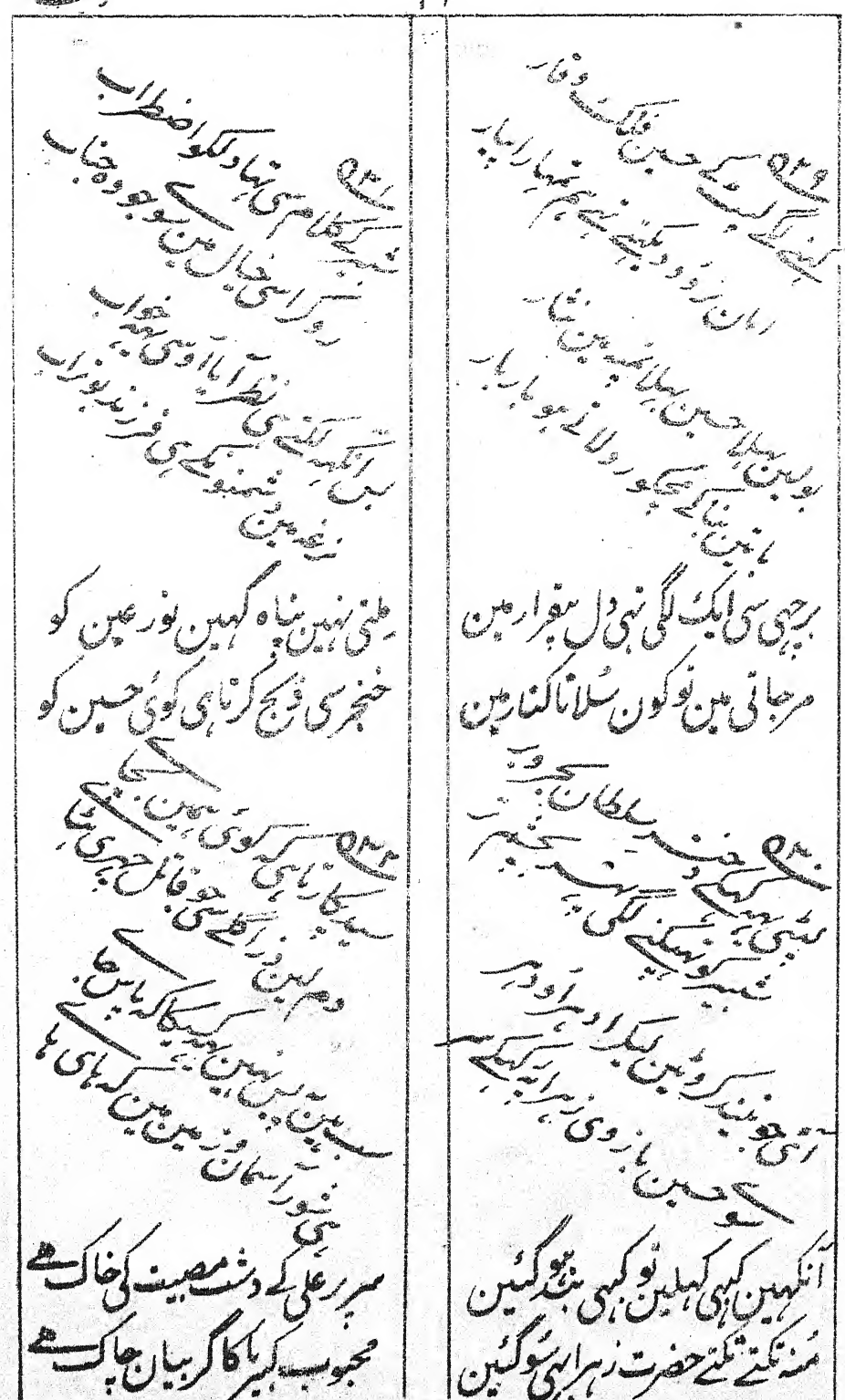

۳۳ خانون جنے جونک پڑین دیکھکے یہہ خواب
تنہا باعلی بانہہ اور دلکو اضطراب
شب بسی لپٹ گئین باوید پر آب
جلدی گلے یہ ہانہہ پہرا رہی ثہ اب

کہبر اکے سرسی تا بقدم دیکہنے لگین
منہ رکہکے نہی چہاتی یہ دم دیکہنے لگین

۳۴ ہونگے جب تو تنہا سا بازو ہلا ہلا
آوازدی یہ کوکر واری اوٹہو ذرا
وسواس مجکو آتا ہی ایسی مہ لقا
کیا وجہ دیر سونیکی ماں ہوگئی ذرا

قربان جاؤن زیست کا کیا اعتبار ہی
لپٹو ذرا گلے سی کہ مان بیقرار ہی

۳۵ رنگ رای لگا جو خواب سی اوٹہا وہ دلبر
مل مل کے دونون ہانہون سی آنکہون کو ملکر
کیون مان جان جان خیر تو ہی تہی ہین ذرا
کیا سب کہ روتے ہو انسو بہا بہا

کیون اتنے بیحواس ہو کیون رنگ زرد ہے
امان خدا نخواستہ کیا دل مین درد ہے

۳۶ کرکے خیال سی تنہا دل حزیں
اس خواب کے پہرن کرو مات بار
شب کو تنہا کے پہرن کرو مات بار
اوسن کہان نہی دختر محبوب کردگار
حسن گلاوہ جانب تنہا اوچہپکی یار

رہ رہ کے وقت ذبح جو فریاد کرتے تہے
مانکو حسین روتے تہے اور یاد کرتے تہے

۳۵
کیا راحتین دنیا کے بلا ابن بو تراب
وہ سینیون تنوں وہ آرام وہ خواب

بس دفعتہ کیا جو زمانے نے انقلاب
رہی ہو ہی جہانے رسول جناب

ننہی سی دلپہ کوہ الم ناگہان گرا
گویا زمین اولٹ گئی اور آسمان گرا

۳۶
سر پہ کیا جو چھما سے ستم کا طمانچہ
جانا رہا تمام بہر کا طمانچہ

فوج عمر والے کیا کے زبردست
کر دی شکست

ماں در پدر کے سوک مین بیمار ہو گئی
زہرا بھی اپنے جینے سی بیزار ہو گئی

شبر خدا لٹا کے جو پہلو مین سوتے تھے
راتونکو مانکے حجرے مین جا جاکے روتے تھے

۳۷
حسین کو جفا سے ستم سے
ظالم کیا وہی ستم سے

آفت کا سامنا تھا جدا جب حسن ہوے
گھر بھی چھٹا حسین غریب الوطن ہوے

شب سے سوی کعبہ کیا فاطمہ کا ماہ
تنہا نہ خدا میں نے کسو نے دیا پناہ

صبح ہی نہ کر نہ پائی تھی آہو کی رو سیاہ
خضر نے اضطرار میں کی راہ کی راہ

رخ کیا یمن کا نہ سوی نجف چلے
یہہ ننگ تھی کہ آپ اجل کے طرف چلے

نہ ماہ سیف تھی نہ حرارت کہ الاماں
دلہا نہ تھی زمین نہ تھا آسماں

اونس تھی نہ غزال نہ طائر تھے نہ بشر
اور ہانپتے تھے شیر ژیاں

دریا ہی گرم عکس سے تھا آفتاب کے
برپا کئے تھے بحر نے خیمہ حباب کے

بسنی نظر نہ آتی تھی رستے اوجاڑ تھے
بار یگ گرم راہ میں تھے یا پہاڑ تھے

پیچین ہی حسین کی پیاری خبر نہیں
ہی ہی اونہیں ابھی سی ہماری خبر نہیں

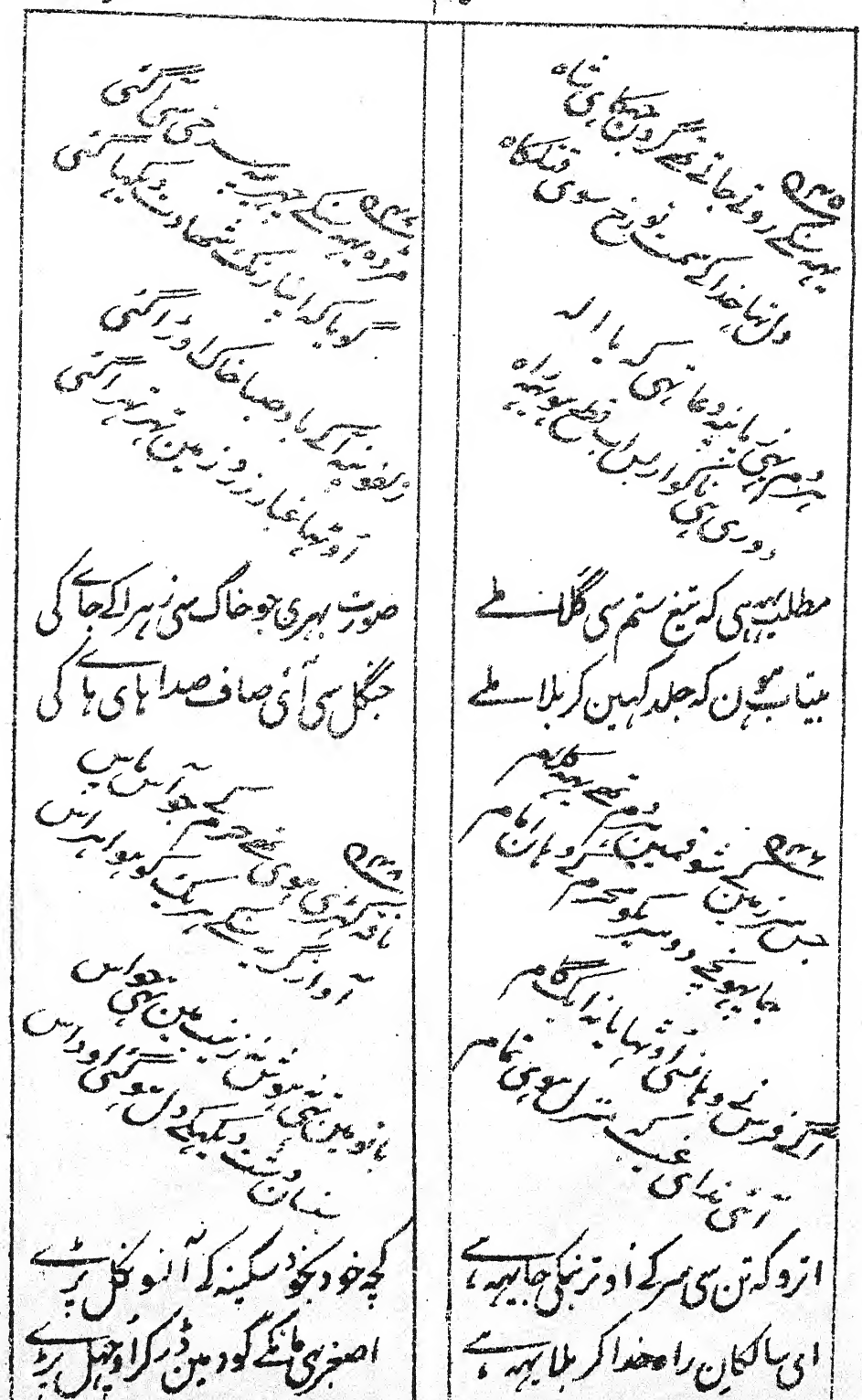

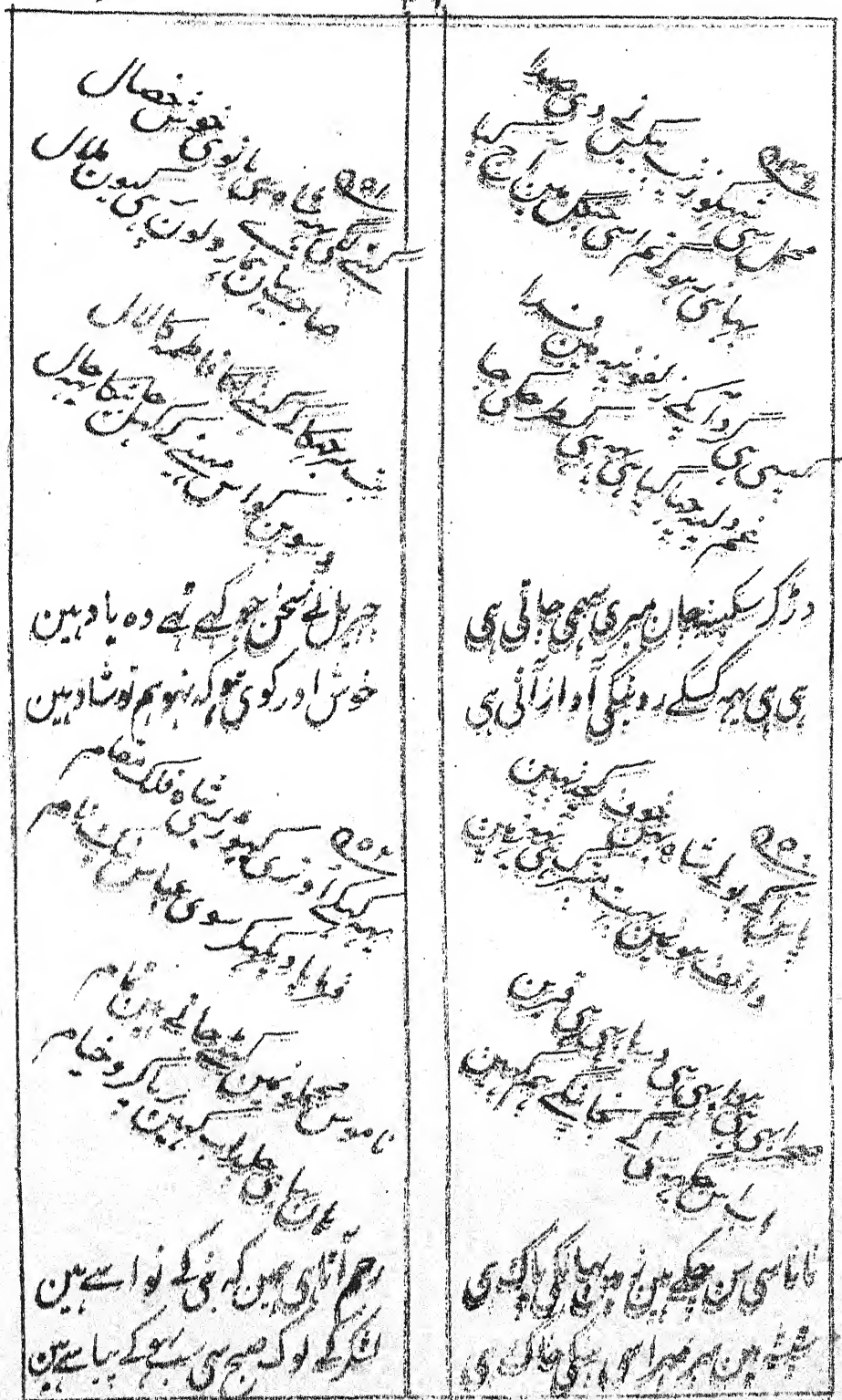

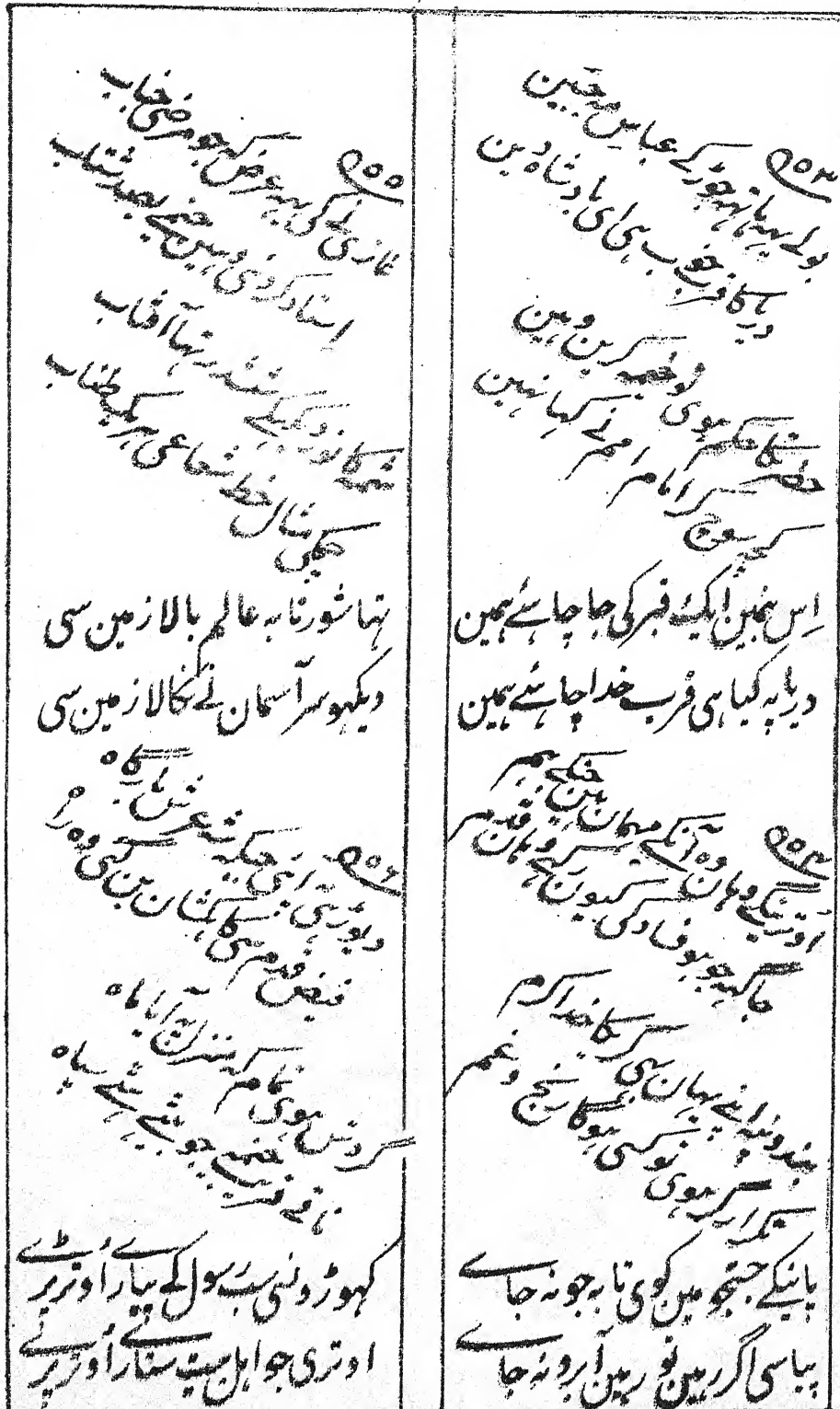

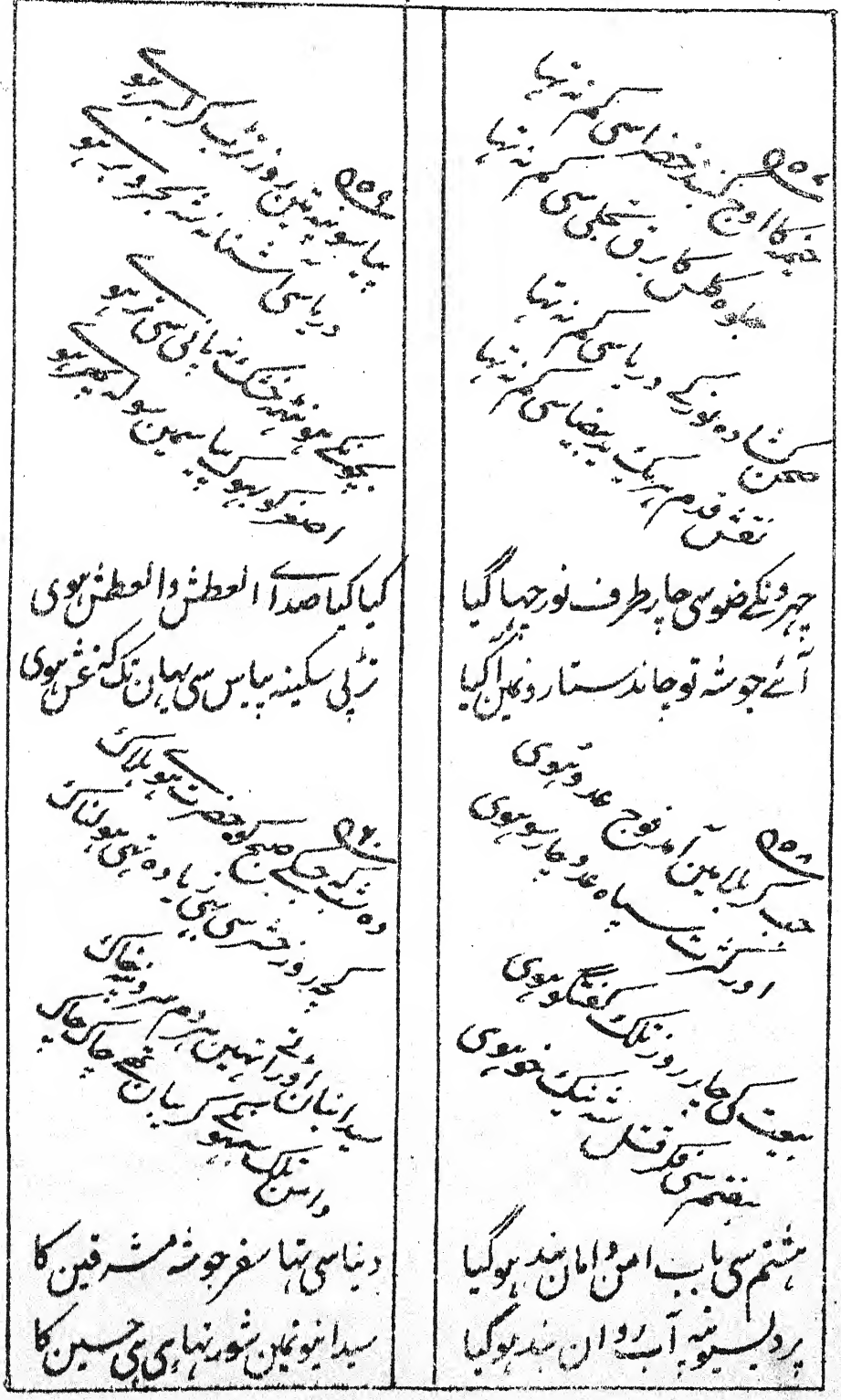

۶۱ وہ دل زندہ ہی ہوئی وہ آواز آئی وہ صبح محشر
نوحہ وہ طاہر و کار رخشندہ و مبشر
فریاد وہ کشتگی وہ زاری حسرت
دیدہ تر ہی ہوئی وہ عالم
آکے نو مہتمم تھے ملک آسمان کے
سرتنگے اہل بیت تھے پیچھی نشان کے

۶۲ پیچھے جلوہ کف موسیٰ و یکبیار دیا
پیچھے حسن ید بیضا و یکبیار دیا
پیچھے حسن ید بیضا و یکبیار دیا
دامن نے لطف سایہ بطوبیٰ و یکبیار دیا
رفعت نے اوج نابہ زیادہ و یکبیار دیا
عباس رکھکے دوشہ چلا پہرا
غل تھا علیکے لال کے سر پر ہما پہرا

۶۳ زینب کے بعد ان کا بوتراب
نکلا علم شہ فین امام فلک جناب
خورشید مشرقین امام فلک جناب
خورشید آسمان ہوئے زیر آفتاب
چمکے جو نکلا سر سے علم کوکب عباس کے
نہاں ہی علم کوکب عباس کے
زین روشنی سی خانہ پر نور ہوگیا
چمکے جو برق حسن فرس طور ہوگیا

۶۴ سر سے علم گلشن باغ ارم چلے
غازی چلے جلو میں جہاں سے بھر چلے
غنچہ چلے جلو میں جہاں سے بھر چلے
شبنم کے سے ستارے تھے گرد و چشم چلے
غل تھا کہ یا حسین بیکسار علم چلے
گل کر گئے سفر دل پر داغ رہ گیا
واحسرتا بہار گئی باغ رہ گیا

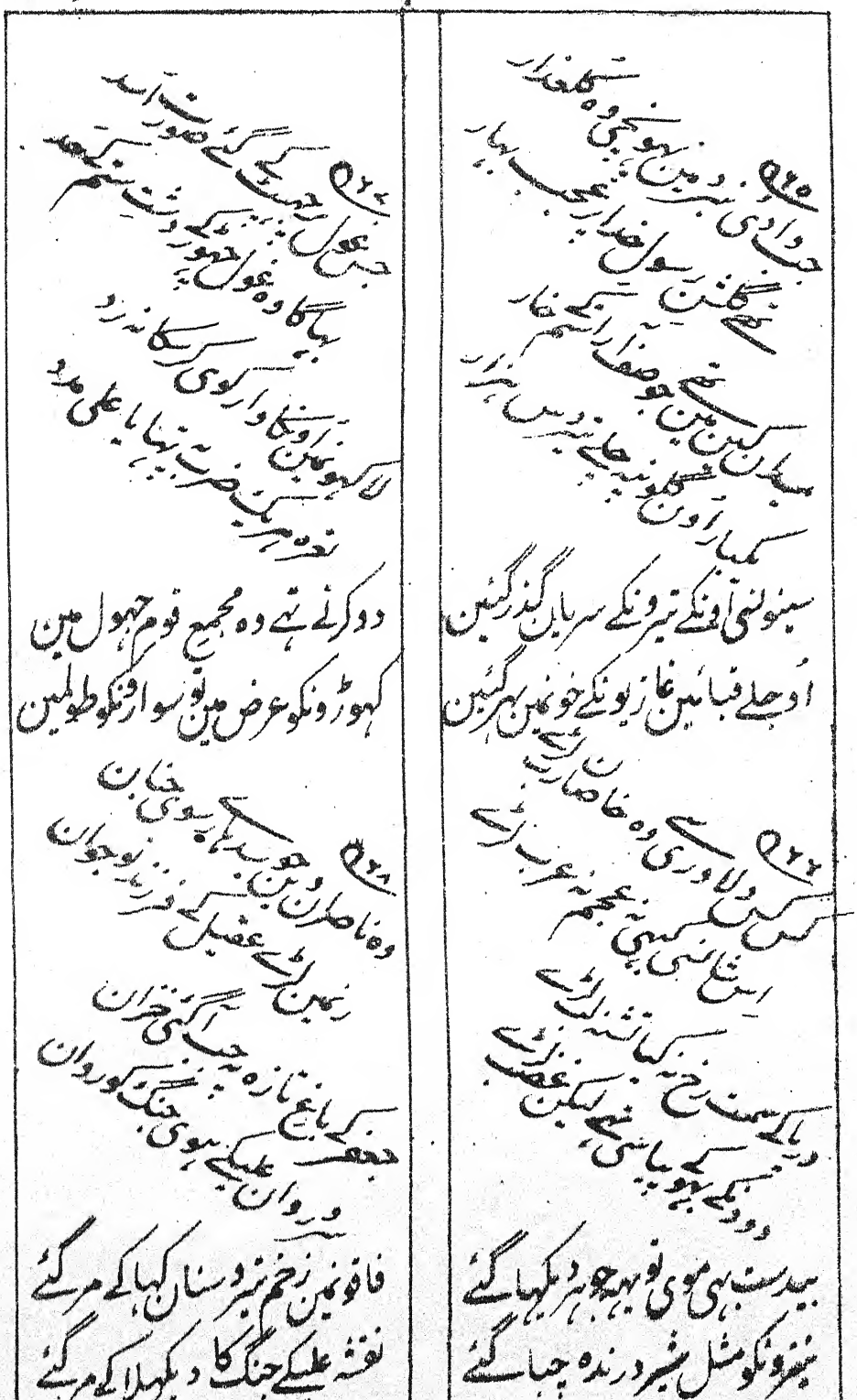

۶۹
کھلے حسین و حسنین جب لے جدا ل
اب لڑکے کہ ہو کیا میدان لہو سی لال

اب لڑکے کہ ہو کیا سب فوج پر زوال
ہنگام ظہر آکیا تنہا علی کا لال
لاشے تھے دہنے بائیں

آئی صدا یہہ دلسی کہ صدمے بڑے ہوئے
ہیں خاکپر کلیجے کے ٹکڑے پڑے ہوئے

۷۰
ارحال عبرتی جبھی حضرت نے ڈالئے
کب تک یہہ صبر ہو نہ کو فیضہ ڈالئے
اس نوجوانی پر علی کو کھالئے
فرمایا وہ لڑے جسے جینی کی چاہ ہو
ای دل دعا یہہ کر کہ نہ امت تباہ ہو

۷۱
ہم اپنی نفس ہیں کوانہیں ہے ولا نہیں
ہم اپنی نفس ہیں بچیں اسکا گلہ نہیں
مارا ہے سب تو کچھ اسکا گلہ نہیں
ہر چند ہیں روسی پانی ملا نہیں
ہر چند ہیں روسی پانی ملا نہیں
شب بھر دیا ہی

چاہوں تو موج زن ابھی طوفان ہو نوح کا
پر کیا کروں کہ پاس ہی نانا کے روح کا

۷۲
ہنگام صبر اپنے کہ اپنا ہی جلن
اندر میں صبر اپنے کہ اپنا ہی جلن
فاسمہ کو دیکھ کر
بیدست ہو نہ عباس صفدر شکن
بیدست ہو نہ عباس صفدر شکن
مارا کہ کے اٹھا ن اکبر
مارا نہ دم انہیں کے شفاعت کے واسطے
یہہ سب ستم سہی فقط امت کے واسطے

[illegible] کر چلنے لگی نسیم تبک تبک
[illegible] کھلنے لگی نسیم تبک تبک
[illegible] نے خدا کی شان دیکھا سوی فلک
[illegible] نے خدا کی شان دیکھا سوی فلک

آئی غدای غیب کہ مشتاق ہیں ملک
دیکھا دی ذوالفقار پہ انگلی جھکی جھکی

سفت ہوئی اودھر ہی پہر اب کیا درنگ ہے
تلوار کھینچ تو بھی کہ ہنگام جنگ ہے

[illegible] کر رہی ہیں نبا جملہ امام سے
[illegible] کر رہی ہیں نبا جملہ امام سے
[illegible] دو جوان جیسے آئے سامنے
[illegible] دو جوان جیسے آئے سامنے

دونوں کے ہاتھ میں کھڑکی بھی نبا سنے
دیکھا دونہیں نام علیہ السلام سے

دونوں وہ سر فروز سلیم جھک گئے
گھوڑے کی باگ تھام کے حضرت بھی رک گئے

مشکل جو تم پہ ہو تو اوسی پہلے حل کروں
پہر اس ستم کے فوج سی ردو بدل کروں

ہوں نبا نام ہو جو نبا جواب
دونوں نے ہاتھ جوڑ کے نبوں یا جواب

ہم نصرت رسول ہیں یا ابن بوتراب
حاضر ہیں حکم ہو ہمیں جو مرضی جناب

اس شکل سی زمین پہ بہت کم ہم آئی ہیں
حکم خدا سی ہو کے مجسم ہم آئی ہیں

۷۸ کہنے کو ہے آپ ہی حریف ذوالفقار
بس نقطہ ہوا یہ ہمیں خلعت کردگار
دیتے ہیں حسین کو لڑکھنے کا زار
حاکر کہو کہ ہمنے دیا تجکو اختیار

منظور زلیت تجکو گرای حق پرست ہو
تیری ظفر ہو فوج عدو کی شکست ہو

۷۹ ہیہات سنکے آبدیدہ ہو سر در رہمر
ہیہات سنکے آبدیدہ ہو سر در رہمر
بولے رہی غلام نوازی رہی کرم
ستناف فرب حق ہون تو سکی بھی فکر
طفلی سے اشتیاق شہادت ہے دمبدم

ہان وقف ذبح فضل کا امیدوار ہون
میری یہی ہے فتح کہ او سیر نثار ہون

۷۹ کہنے نہ پونچی تھی کہ ہلا کربلا کی جین
کہنے نہ پونچی تھی کہ ہلا کربلا کی جین
اک لب نہ تھا کہ مرہی جو زاری جین
کہنا زلب کا مرہی جو زاری جین
کہنا زلب کا مرہی جو زاری جین
کہنا زلب کا

۸۱ سر کیے امام نے کبھی کر سی تیغ
فرقہ کبھی جو فرقہ شقوں کے بیچ تیغ
سینہ کبھی جو سینہ شقوں کے بیچ تیغ
کاٹے فلک بلند ہوں جیکہ سر سی تیغ
برسے ادھر سی تیغ تو بھاگے ادھر سی تیغ

۸۲ ضرب تن شقوں پہ کرے اور اور سے
چلی ادھر سے بھول سپر اور اور سے
بکتر سے آگ لگا دی سپر اور اور سے
غل پڑ گیا شرر جو اوڑی ذوالفقار سی
زخمو ہوئی خون گرم کے شعلے نکل گئے
بہا گو منہ اڑدہی نے نکالا ہی غار سی
تن ناریوں کے تیغ کے پانی سی جل گئے

۸۳ سر کیے رو بہ تیغ شقوں کے سے
وہ حملہ حسین کی شر نگاہ
مثل خار کر کے رو بہ تیغ شقوں کے سے
ارب و یہ بل و غیظ سی وہ فوج کی سپاہ
تھکی قدم یہ ہوئے تھے دشمنو
نعرہ رعد سا ہلال و صبح شام کے سیاہ
خاکہ نیب اکھنو کے سے
خوف سے شفق ڈوب گئی
نودے بنے تھے خاکہ نیب اکھنو کے سے
غل تھا جلال ہے پسر بوتراب کو
تلے گرد و نو کے
برزی اوڑا نہ دی سپر آفتاب کو
تمیکی جا دہری ہی
کٹتے پڑے تھے خاکہ یون ذوالفقار کے
سوتے ہیں جیسے بوجھ مسافر اوتار کے

۸۵
وہ تیغ اب کے فام مین سمائی نہی
وہ تیغ کے غضب سے بچنے پائی نہی
خم فرق تہا غضب کے بچنے پائی نہی
جب گاگ لگی سر و تن مین جدائی نہی
جب صفحہ پر گرے برق سی چمکی صفائی نہی
ہر معرکہ مین دیکے وہ آگے بڑہی رہے
مانند دیو کر قد دشمن بلند تہا
مرکز کیطرح کفر کے سر پر چڑہی رہے
سیفی سی یہہ چلی کہ جدا بند بند تہا

۸۶
نقطع مصرعہ قد اعدا مین نہی وہ فرد
اور نظم چار بارہ مین کامل و مرتبہ
اور نظم چار بارہ مین کامل و مرتبہ
جان کیا اور ہین جنہین کہا مکمل نہا نہ رہے
نہی ضرب تقبل سی اوسکی خصم مرد
بحر فنا زمین یہ تو برق آسمان پر
کس کس مزے سی خون عدو چاٹتی تہی وہ
سیفی کا سب عروض تہا اوسکے زبان پر
ہر عضو مثل حرف غلط کاٹتی تہی وہ

۸۷
کہا کسی نے کہ کہلا کوئی نہی قسم
کہا کسی نے کہ کہلا کوئی نہی قسم
جوہر سی مثل آئینہ شفاف صاف جسم
جوہر سی مثل آئینہ شفاف صاف جسم
کہا جانے اور سینہ زنی کیا مرے کا طلسم
کہا جانے اور سینہ زنی کیا مرے کا طلسم
کہا ہم نے یون نہی نہی نہی نہی نہی جسم
کہا ہم نے یون نہی نہی نہی نہی نہی جسم
مانند دیو کر قد دشمن بلند تہا
سیفی سی یہہ چلی کہ جدا بند بند تہا

۸۸
سنا تہا جدا گلے سی تو سنی گلا جدا
سنا تہا جدا گلے سی تو سنی گلا جدا
گردن گلے سی تا بہ کمر تکمل لا جدا
گردن گلے سی تا بہ کمر تکمل لا جدا
بازو و سینہ و کمر و دست و پا جدا
بازو و سینہ و کمر و دست و پا جدا
صفحہ پر تیغ حرف ہی جدا جدا
صفحہ پر تیغ حرف ہی جدا جدا
کس کس مزے سی خون عدو چاٹتی تہی وہ
کس کس مزے سی خون عدو چاٹتی تہی وہ
ہر عضو مثل حرف غلط کاٹتی تہی وہ
ہر عضو مثل حرف غلط کاٹتی تہی وہ

۸۹

غازی نے سر کٹونکو نہ تیغ دوبدل کا
قبضہ اجل کے ہاتھ سے سر کٹ کے گر پڑا
لاشونے دشت ظلم نے دانکو بھر لیا
لینے ہوئی سبز کو جو اونی نوچ لیا

۹۰

اللہ ری حسرت تیغ علی کے صفائیان
ماری جو بہن نے تو اوڑا دیں کلائیان
بہر سی گو جوانوں نے چوٹیں سجائیان
سر کٹ کے گیند بنکے تو لگیں کھیلنے کہاں

۹۱

جب شکل آپ کونے کے بالای سر گری
خود آپ زین پہ بن کے زرہ خاک پر گری
پہلے تو ہاتھ کٹ کے سپر خاک پر گری
پھر آپ زین پہ آپ کے بعد آپ سر گری

ٹھہرے نہ خود پر نہ تبر پر نہ زین پر
سر سے کمر پہ تھی تو کمر سے زمین پر

ضرب کے دھوم قاف سے تا قاف ہو گئے
جو صف پہ مصاف بڑھی صاف ہو گئے

۹۲

غل تھا کہ نیزہ جبر کرار الامان
ای بتول کے دلدار الامان
ای نور چشم احمد مختار الامان
پہنچے سر نیزہ کو ای شہ ابرار الامان

مقدور کسکو جنگ میں ردّ و بدل کا تھا
ضربت نہی تیغکی کہ طمانچہ اجل کا تھا

کر رحم اپنے تشنہ دہانی کا واسطہ
ہم شکل مصطفے کے جوانی کا واسطہ

۹۳ اکبر کا عین جنگ میں شہنشاہ جو نام
اکبر گئی جنگ کو لیا دست جب پیام
نہ اگر گئی جنگ کو لیا دست جب پیام
اعدا سی نہ نہر کر سکے نہ لڑ سکے کلام
اکبر کہاں ہیں ہم تو اوہیں چلے نام
سینہ میں اونکے غم سی جگر چاک چاک ہی
وہ بھی ہیں خاک اونکی جوانی بھی خاک ہی

۹۴ لہو میں لال
جنکی دوہائی دیتے ہو وہ ہیں لہو میں لال
تو انکو نہ مانگی مگر ہی نہ باپ کا خیال
انکو نہ مانگی مگر ہی نہ باپ کا خیال
تو انکو نہ مانگی مگر ہی زندگی وبال
ہمکو اونہیں کے داغ سی ہی زندگی ہمارا حال
وہ ہو نہ تو یہ کاہکو ہو نا ہمارا حال
بچان کیا اونہیں تمہیں لوگوں نے جان سے
اٹھا رہو ہیں رسمیں سدا ہائے جہان سے

۹۵ کر لاشکی کہانا
کر لاشکی کہانا ہوئیں غم
اکبر اونہیں کہ لگیں نہ ستم
ہارون دم جو لاکہہ لگیں نہ ستم
ہارون دم جو لاکہہ لگیں نہ ستم
جہیں جاہی جہیں نہ ونسی سکون علم
کہیں دخل ہے جو نخ دوم
تنہا غیظ تمہہ مجہکو سودہ وقت ٹل گیا
اکبر کا نام سنکے کلیجہ نکل گیا

۹۶ روک لی جاہم
ہمکہکے بار چھوڑی اور روک لی جاہم
ہمکہکے بار چھوڑی اور روک لی جاہم
اعدا کو دی صدا کہ لڑائی ہوئی تمام
عبث دغا نہیں ہیں ہی ای ساکنان شام
جہیں جا قول سے ہیں نہیں شیوہ ارام
طاقت پہ حلم سبط پیمبر ہی دیکہہ لو
دیکہا غضب تو صبر کے جوہر ہی دیکہہ لو

سب اب ہم ہوا اور بھی دو دنکی ہیں ہم
تنہا ہین ہوا اس سون نکمو ہراس ہم
سر جین ہی ہو ہو دراز قباس ہم
سر کیا کرون کہ روح کا ارکب یاس ہم

ہی آرزو کہ اوس مہ انور سی جا ملین
جلدی کرو شہید کہ اکبر سی جا ملین

ہم ہے نوٹ بڑی تیغ زنان ہم
ہم سے شہ تیغ کے لگاوک لگن نام ہم
سینہ کو نا کے لگے ناوک لگن نام ہم

رخصتی ہو گیا شہ کا بدن نام ہم
جون گل بہو مین ڈوب گیا پیرہن نام ہم

تہا شوق بندگی جو شہ بے نیاز کو
گردن جہکا کے کہوڑ لی اوزے نماز کو

سب اب ہم ہوا اور بھی دو دنکی ہیں ہم
تنہا ہین ہوا اس سون نکمو ہراس ہم
سر جین ہی ہو ہو دراز قباس ہم
سر کیا کرون کہ روح کا ارکب یاس ہم

ہی آرزو کہ اوس مہ انور سی جا ملین
جلدی کرو شہید کہ اکبر سی جا ملین

ہم ہے نوٹ بڑی تیغ زنان ہم
ہم سے شہ تیغ کے لگاوک لگن نام ہم
سینہ کو نا کے لگے ناوک لگن نام ہم

رخصتی ہو گیا شہ کا بدن نام ہم
جون گل بہو مین ڈوب گیا پیرہن نام ہم

تہا شوق بندگی جو شہ بے نیاز کو
گردن جہکا کے کہوڑ لی اوزے نماز کو

۹۹ بنت ہین ہم عبادت خالق جو ہم بے دم
سو کے زبان خشک سی ہو کر جو ہم نم
گرنے نہ پائے تھے کہ سنبھالا ہوی کو قبلہ رخ
جھکنا نہا ہین کہ سہارا لگی ضعف نے نم

اوٹھا گیا نہ پھر وہین تو رو کے گر پڑے
سجدے کو ریگ گرم پہ غش کہا کے گر پڑے

۱۰۰ شاکی کلاہ سر کی جو خون بھری ہوی
غل نہا خران ہا ہا گل حیدری ہوی
خضر نہ چشمہ پہ بیٹھے تھے دہری ہوی
سر جاں نہا زمین جبین پہ دھری ہوی

کیون بحر اشک فاطمہ آئی نہ جوش پر
پہلو پہ ایک نیزہ لگا ایک دوش پر

۱۰۱ سنی جب بین سے کانا فاطمہ کا لال
رہی چیخ شیر بیکسی کے بال
بلا بے نکلی خیمہ سے بیکسی کی حال
ملنی ہی اوسکے حال سے خبر الناس کی حال
چیخ سے تہا عیان اسد اللہ کا جلال

۱۰۲ آلودہ تھی عذار مبارک غبار سے
غل تہا کہ فاطمہ نکل آئی مزار سے
چلائی بھی بہت نہ ہوئی جب سکی
سنبون چیخ اوٹہا کہ ہوئی خبر الناس کا گہر
سنبون چیخ اوٹہا کہ ہوئی خبر الناس کا گہر
اسکے عوض میں اوجہوری بیری خلق
ای ظالمون بہت فاطمہ پر کیا ہی ستم
کتنا ہی ایک خلق کے گہر اوجڑتے ہین
ہی ہی بہت نیر کسکے کلیجہ پہ پڑتے ہین

۱۰۳ غش مین امام نے جو ہین کی سنی صدا
گردن اوٹہا کے بولے کہ زینب ہمشیر کیا
سر ننگے بی بی ہی کیون بیکس دی وا
آئی صدای فاطمہ بیٹی ہمان فدا
شبیر ذبح ہوتا ہی مین بے حواس ہون
تو گہر مین جا کہ مین ہر بہائیکے پاس ہون

۱۰۴ سنکے پکاری وہ دلفگار
مانگی صدا بہت سکے آوازکی نثار
اماں بہت بی آپ
سکینہ کے قرار
بہای سے چہپی ہون مجہی سکینہ کی وار
ہی ہی بہت حسین کا اور بہت حسینکی وار
اس بیکسی مین کام نہ بہائیکے آؤن مین
نکلے ہو تم تو قبر سے اور گہر مین جاؤن مین

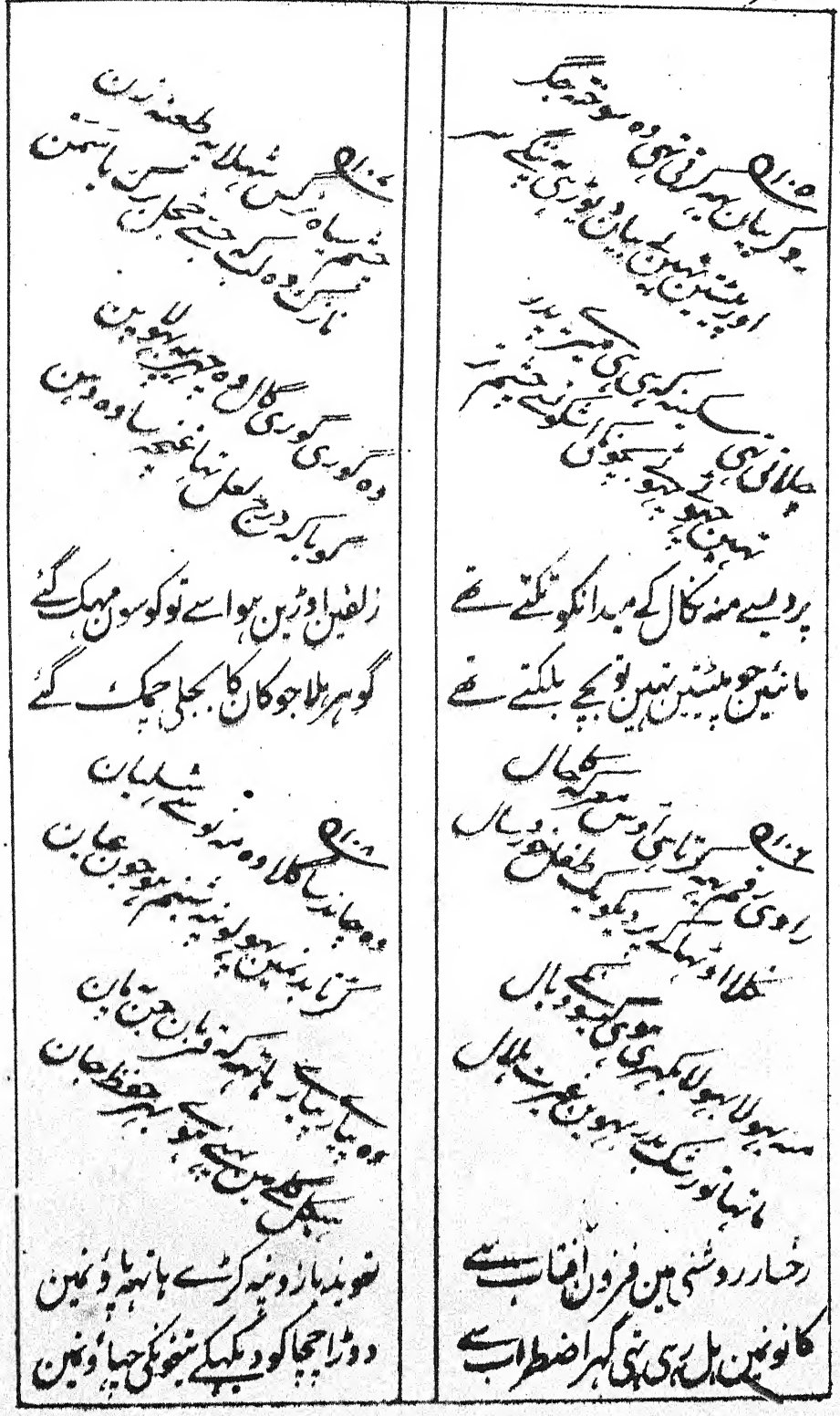

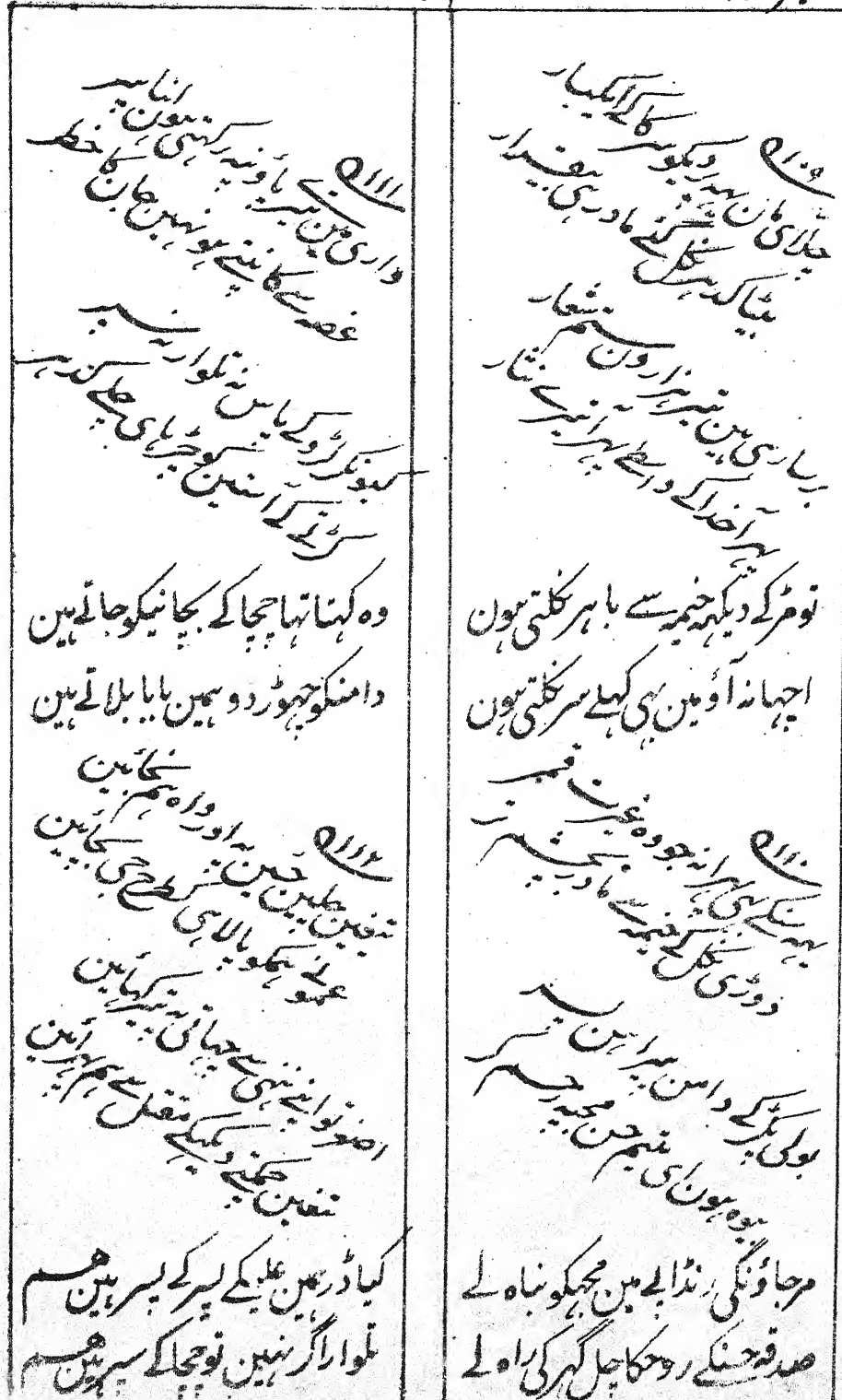

۱۱۰
چلدی ماں بہن دیکھو سب کا کرا یکبار
مٹیا کہ ہے نکل سنگل گئے مادر ہی بیدار

۱۱۱
بیماری ہین نیند ہے نہ ہے ہوش ہے نہ ہے
غصہ سے کانپتے ہونٹ ہین آنکھ کا خط

۱۱۲
تو مڑکے دیکھہ خیمہ سے باہر نکلتی ہون
وہ کہتا تہا چچا کے بچانیکو جاتے ہین

۱۱۳
اچہا نہ آؤ مین ہی کہلے سر نکلتی ہون
دامنکو چہوڑ دو ہمین بابا بلاتے ہین

۱۱۴
بہ نکلے ہی گہر سے نہ جو وہ غیرت قمر
دوڑی نکل کے خیمہ سے مادر بیحد

۱۱۵
بولی بہ نکلے واسن سے ہر ہین تر بتر
یہ ہون ہی منہ چند مجید جسر

۱۱۶
مرجاؤنگی رنڈاپے مین مجہکو نباہ لے
صدقہ حسنکے روحکا چل گہر کی راہ لے

۱۱۷
کیا ڈر ہمین علی کے پسر کے پسر ہین ہم
تلوار اگر نہین تو چچا کے سپر ہین ہم

۱۱۳ بھیجا کہکے ہاتھ سے دامن چھوڑا دیا
بھیجا کہکے ہاتھ سے دامن چھوڑا دیا
جلدی قدم اوٹھا کے چچا کی طرف چلا

۱۱۴ زانو پہ ہاتھ مار کے غصے کہا کہ ہم
زانو پہ ہاتھ مار کے غصے کہا کہ ہم
بھیجا غضب کیا کہ اس آفت میں بھیجا

مارے نہیں کسی نے چچا کسطرح چچا
مارے نہیں کسی نے چچا کسطرح چچا
فتنہ میں تھا حسین نہا راہی دغا اوٹھا

بیکس چچا پہ فوج ستم کی چڑھائی ہی
بیکس چچا پہ فوج ستم کی چڑھائی ہی
مانسے نہیں چھوڑا کے اجل نہیں لائی ہی

۱۱۵ ناگہہ ہجوم لشکر کین شاہ پہ ہوا
ناگہہ ہجوم لشکر کین شاہ پہ ہوا
تنہا اوٹھا لشکر کین جملہ وہوا

تنہا اوٹھا لشکر کین جملہ وہوا
تنہا اوٹھا لشکر کین جملہ وہوا
تو سوف بیقرار حسن کا بیٹا ہوا

جب تیغ ای شہ پہ ہوا
جب تیغ ای شہ پہ ہوا

پروانہ کیطرح سے کبھی گرد پھر گیا
زخمی چچا کو دیکھکے دل غم سے پھٹ گیا

گہہ لڑکڑا کے شاہ کے گود نمین پھر گیا
پہلو کے نہی ہاتھہ گلے سے لپٹ گیا

۱۱۶ اعدا کو نہی ہاتھہ سے پٹکا کہ شاہ نا تہا
اعدا کو نہی ہاتھہ سے پٹکا کہ شاہ نا تہا

گرنے سے شاہ زخمی چچا کو بچا نا تہا
گرنے سے شاہ زخمی چچا کو بچا نا تہا

جبکا تیغ جب کوئی حضرت پہ آتا تہا
جبکا تیغ جب کوئی حضرت پہ آتا تہا

ہاتہ اوسکو نہاتے تہے وہ شکوہ جاتا تہا
ہاتہ اوسکو نہاتے تہے وہ شکوہ جاتا تہا

کہنے تہے شاہ تیغ نہ اسپر علم کرو
کہنے تہے شاہ تیغ نہ اسپر علم کرو

وہ کہتا تہا کہ پہلے میرا سر قلم کرو
وہ کہتا تہا کہ پہلے میرا سر قلم کرو

۱۱۶ سنکر یہ شاہ دیں چلی

۱۱۷ چلایا ہائے ہائے کوئی جنت میں بیکلی

۱۱۸ تلوار ہاتھ کاٹ کے در آئی خود میں

۱۱۹ دم توڑتا تھا گود میں عمو کے وہ صغیر

۱۲۰ آنکھیں پھرا دیں چاند سا منہ زرد ہو گیا

۱۲۱ دست صغیر گر پڑے حضرت کے گود میں

۱۲۲ بسمل ہوا وہ غنچۂ نوشگفتہ ناگہاں

۱۲۳ اب ذبح کرنے شمر کوی دم میں آئیگا

۱۲۴ پانی دیا نہ ہائے نبی کے نواسیکو

۱۲۵ جلاد ذبح کرنے لگا ہو کہی پیاسیکو

۱۲۱ قاتل کو وہاں کسنے پہ رکھا تھا جفا
دوڑی جو دھرے دفن پہ ہر ایک بہنا
جنگل سے آئی فاطمہ کے آہ کی صدا
سر پیٹ کر فلک پہ فرشتوں نے یہ کہا

بندا نکہیں کر لو سب کہ زمین تھرتھراتی ہے
پٹی علی کی بہا سکے لاشے پہ جاتی ہے

۱۲۲ زینب نے دی صدا کہ حسنا بہن نثار
واحسرتا کہ خشک گلا اور چھوٹی کی دھار
دل تھام کر زینب نے کہا یا رب کردگار
فرزند سے لپٹنے لگی شاہ ذوالفقار

حیران ہوں کیوں زمین کا یہ طبقہ اولٹ گیا
سب پیٹتے رہے سر شبیر کٹ گیا

خنجر چلا گلے پہ شہ مشرقین کے
ہے ہے یتیم ہو گئے بچے حسین کے

۱۲۳ مونس رہا نہ کوئی نہ غمخوار کا ہی محل
واللہ ہر عمل سے ہی بہتر ہی عمل
حسنا کا ہی بغاء مرجوفضت ندی اجل
حب وطن کو چھوڑ دی لب کربلا کو چل

پیر کا یہاں مزا نہ جوانی کا لطف ہے
روضہ پہ شہ کے مرثیہ خوانی کا لطف ہے

۱۲۴ خون ہو کے بہنے لگیں نسیں بدن کی سب
سینے سے ان کو نہ لگا سکے نبی کے لب
نا فلک سے رہا سر کو بن کا امیر
غل مچا کہ ذبح ہو گیا حسین شبیر

رباعی

مائل نہیں طبع پاک اس دنیا پر
مردم ہیں عبث ہلاک اس دنیا پر
فرزند ابوتراب محتاج ہے
تف اس دنیا پہ خاک اس دنیا پر

رباعی

اعضا طفل غم سے جلے جاتے ہیں
دن رات کے غفلت میں چلے جاتے ہیں
خورشید جوانی پہ جب آتا ہے زوال
ہر پل دنیا کی طرح ڈھلے جاتے ہیں

مثنوی

جب آسمان پہ چھائی گھٹا زمین کانپی
ہوئے شق و چیں کے آسمان کانپی
جو چلے نسیم کے باب جنان کانپی
فوج حسین میں عاشر فنان کانپی
صف بستہ تھے رسول کے پیارے زمین پر
ذرّی تھے آسمان پہ تارے زمین پر

مثنوی

وہ نور صبح اور وہ گل سنبلستان
جنگل تھا بہشت بریں جس پہ ہو رجھاں
ایک ایک خار پشت دلاور تھی کلی
تھی خنجر بیاں سے دل ہر کو بیکلی
لب تشنہ باغ دہر سے جانکو آئے تھے
وہ پھول کربلا کے بسانیکو آئے تھے

بیابان نہی دشت ہین چمن خلد کا نسیم
پھرتی نہی چھوٹے ہوئی چار وطرف نسیم

بانی فاطمہ کے ولیمہ ہوا نہا حسد عظیم
دانی نسیمہ کے صوت منقار تھے دو نسیم

ہر غنچہ لبے نشہ دہانیکا شور تہا
نغمونکے بدلے مرثیہ خوانیکا شور تہا

جھلک جھلک کے دمکتا تہا جو انکو حسن سبز
بلک آفتاب تہا نو بہ نو سبز

تنی ہی نازسے وہ زمین فلک سبز
نیستی ہی بساط مین کوئی انکا ہی ہی نظیر

ہوگیا مین چاند ہوگئی
تارہ دار قبا ماند ہوگئی

پہونکر کرنا ہی کہ ہوی بارش خون شروع
کلے رفیق شاہ رضا لیکے جنگ

ایک ایک لڑکر شام کو جین ہوئین تنگ
صحرا لہو سے ہوگیا دم بہر مین لال کر

لاشے تھے سبکے آل پیمبر کے سامنے
پہولا تہا باغ خیمۂ اطہر کے سامنے

جب تو نہال گلشن
غل تھا نیم کشتہ تنغ
ہوکر لال فدیہ شاہ امم ہو
دو شیر اور فوج سے جنگ ہو

خیمہ مین ہای ہای کی یک دہوم پڑ گئی
روتے تھے سب کہ رانڈ کی بستی اوجڑ گئی

اوسدم سوائی لخت دل شیر و الجلال
حضرت کیسکے باب مین کچھ کہہ سکتے تھے
وہان شوق جنگ تہا ادہر آنسو ٹپکتے تھے

۹
حضرت سے دیکھنے تھے اونہین شاہ تشنہ لب
فوج امیر شام اور ادہر تھے وہ غاطب
اکبر سے بولے کہ ابن حسن کہان ہین اب
سنکر یہی صلاح تو ہمراہ جانبین اب
رخصت کی شاہ دین سے گذارش ضرور ہے
ہان بہای جان آج سفارش ضرور ہے

۱۰
حضرت کیسکے باب مین کچھ کہہ سکتے تھے
وہان شوق جنگ تہا ادہر آنسو ٹپکتے تھے
کوئی بڑیگا اور جو تلوار تول کے
بند سند دیکہا یکا بارو سے کہول کے

پانچو یہہ شیر رکا ارادہ کئے ہوے
شہکے سپر تھے ہاتہو مین تیغین لئے ہوے
عباس ساجری علی اکبر سا نونہال
زینب کے دو صغیر یہ کہکر حسن کا لال
اکبر کہان ہی تھے مرنکی کہان ہی ہوی قسم
فاسم یہہ کہکے ہی تھے کہان زندگی ہی ہی قسم
زینب کے لال ماموں کو تکتے تھے دمبدم
مرنا قدم پہ بیٹہنا کہی ہی نہین ہمیں
رخصت مین سستی کی ہی نہین ہمیں

۱۱

زدیک مجھ جو حضرت زینب کے لال نے پیغام
کہیں کی جب ہمین حسن سے سنا کلام
سو جی کہ ہم سے پہلے جو فاسم ہو نام
دیکھین کہ منہ کا رنگ نہ پیچھے ہو خوار تمام
جو حکم ہی بجا اوسے لائین تو خوب ہے
ہم اسنے پہلے مرنیکو جائین تو خوب ہے

۱۲

یہہ سوچ کر وہ گل بدن غنچہ دہن سے کہا خطاب
رو کر یہہ نونہال حسن سے کہا خطاب
للہ اون جنگ نہ مانگین ابھی جناب
اسکا ہمیں جواب ہے بیداد کا عتاب
وہ دن ہی آج روتے ہین حسن کے واسطے
بھائی یہہ خانہ زاد ہین کسمن کے واسطے

۱۲

یہہ سنکے وہ جواب سے اسی حضور تمام
بھر کہکے وہ جواب کہ بولے بخشیم تمام
لیکن ہمون کو جو جو ہوا ہے یہہ غم تمام
آب کسکو جیتا رہیگا سوی شکر تمام
شہ نے کہا قلق ہی دل نامراد کو
یہہ قصد ہی کہ اب ہمین جائین جہاد کو

۱۲

یہہ سنکے وہ جواب سے اسی حضور تمام
بھر کہکے وہ جواب کہ بولے بخشیم تمام
لیکن ہمون کو جو جو ہوا ہے یہہ غم تمام
آب کسکو جیتا رہیگا سوی شکر تمام
حسرت ہی سر کٹانیکی خالق کی راہ مین
پھیلا کے پاؤن سوئینگی اب قتلگاہ مین

۱۵ بہنے لگے زرد ہو کے زینب کے دو لال
بہنے لگے اشک سے ہوئے دامن لعل
کہنے لگے ونکو چھوڑ کے قدموں پہ بصد ملال
کی عرض منو نے کہ ای شاہ نوخصال
دیجے رضای حرب ہمیں حضرت اجلال

مرنیکا نام منہ سے جو حضرت نکالیں گے
ہم پنجو نسے اپنے گلے کاٹ ڈالیں گے

۱۶ فرمائی شاہ نے کہ رہیں آپ اگر
فصد غا حضور کریں گے ہمیں سفر
ہمراہ گر ہو نگے آپ کے شاہ بحر و بر
شفین اگر چلیں گے تو بن جائینگے سپر
جرأت دیکھا کے پہلے کٹا نگے اپنے سر

بہتر ہی وہ جو مرضی سبط رسول ہے
دونو طرح غلاموں کا مطلب حصول ہے

۱۷ صدمے سوا مصر ہوئی حضرت کی بات غم
سانحہ ونکو کہنے لگیں بن کے بے ثبات غم
دیکھا وہاں کہ زور ہے کچھ بیشتر غم
ہمنے کہ صف بنی ہی ادھر اور ادھر غم

صدمہ ہوا منہ اشکو نسے دھونے لگے حسین
رومال رکھہ کے آنکھو پہ رونے لگے حسین

۱۸ فرمائی فوجوں کی طرف نظر
مانگے طرف طرف سے ہوئے جانثار سر
منہ پھیر کر چلے کہ یار نہ ہو یار پر نظر
بھائی سے بھائی نہ بیٹے سے کچھ خبر
رہا ن خفا ہیں کچھ جو نہیں دیکھتے ادھر

کیا جانیں وہ کہ دیر کا یہاں کیا سبب ہوا
رخصت ہیں اور بیچ پڑا لو غضب ہوا

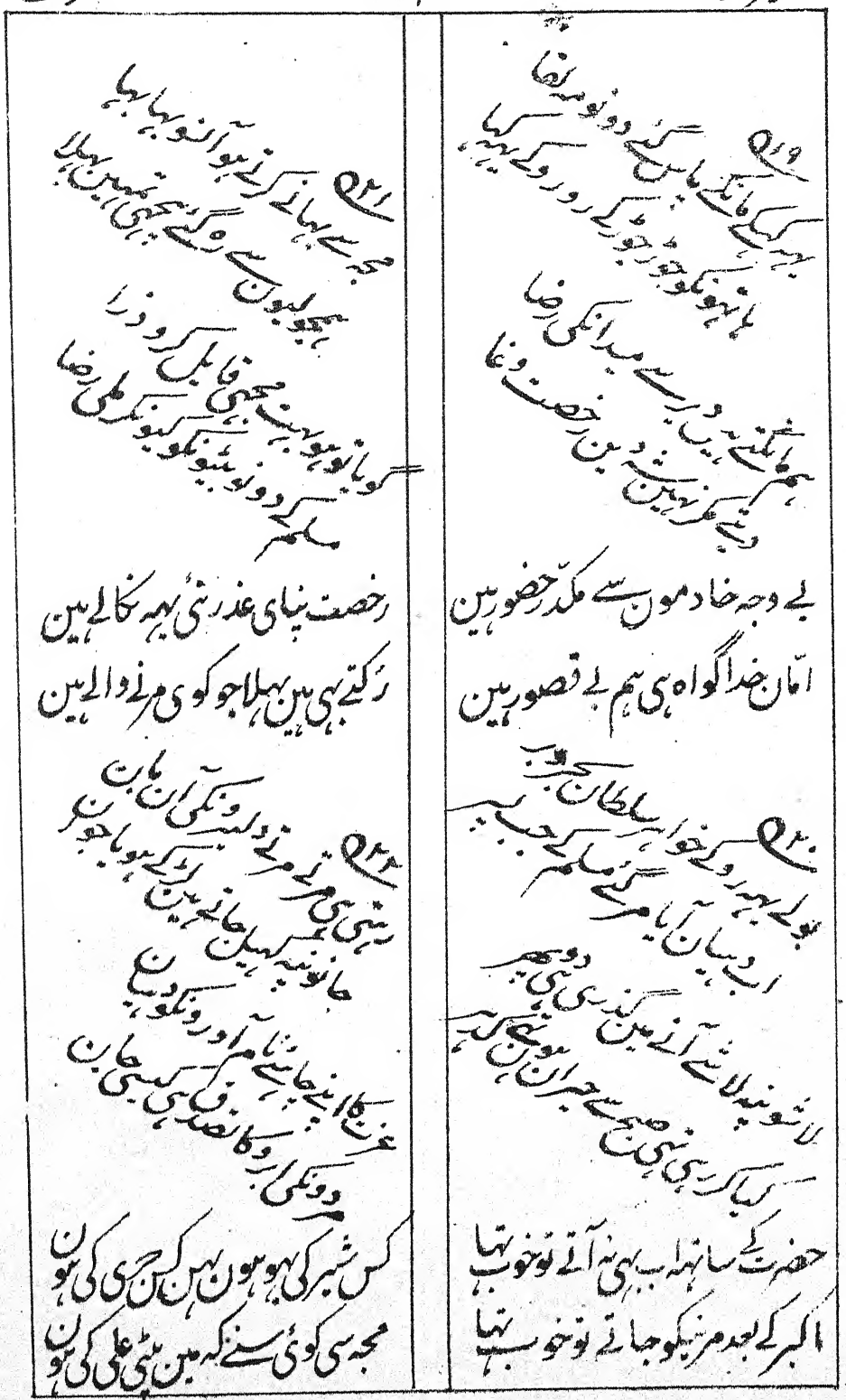

۲۳ سر کے بھی ہاتھ سے کیا مجھی قسم
ای اپنے پیاری بہاری کے سر کا مجھی الم
اب مر بھی جاؤ گے تو ہو گا مجھی الم

کٹ کٹ گئی ہوں روی ہیں کنکوئیاں جدا
مین بنگے پاؤں جاتی تھی توڑی دیر میں

لشکر تمام ہو گیا سب میرے بہائیکا
منہ چومی اشک پوچھی دلاسا دیا انہین
بے وقت گر لڑی تو مزا کیا لڑائیکا
دلکی طرح کلیجہ سے لپٹا لیا انہین

۲۴ ماموں کو کیا غرض کہ وہ دین حکم کا زار
کہنے لگے کہ تمہارا ہی افتخار
کچھ اونکا نام ہی کہ تمہارا ہی یار
پالا ہی وہ نور دلین گر الف سی یار
ہاتھونکو جوڑ ونکو سمجھے ہونگے وقار

لو اب مین صاف کہتی ہون غصے کو تھام کے
کہنے بار نم گری تھی قدم پر امام کے

۲۵ مل مل کے دونو ماتھونکو آنکھین وہ خوشنگر
روی تو مان ہی رہے لگی سر کو پیٹ کر
جب نہی نہی ماتھونکو جوڑ اٹھکا کے سر
ببر مچا دی سے رہنے لگا جگر

۲۶ فرمایا پیارے کہ نہ کانپو بہو مان تنگ
راضی ہون ان خفا نہین مر سی مین دلبھار
سچ ہی تمہارا اسمین بھلا کیا ہی اختیار
دیکھو دلاری دیتی ہون حکم کا زار

ماں واری تم بھی اذن و غیرا رہے ہو
ماموں کے آگے ہاتھونکو جوڑی کھڑے ہو

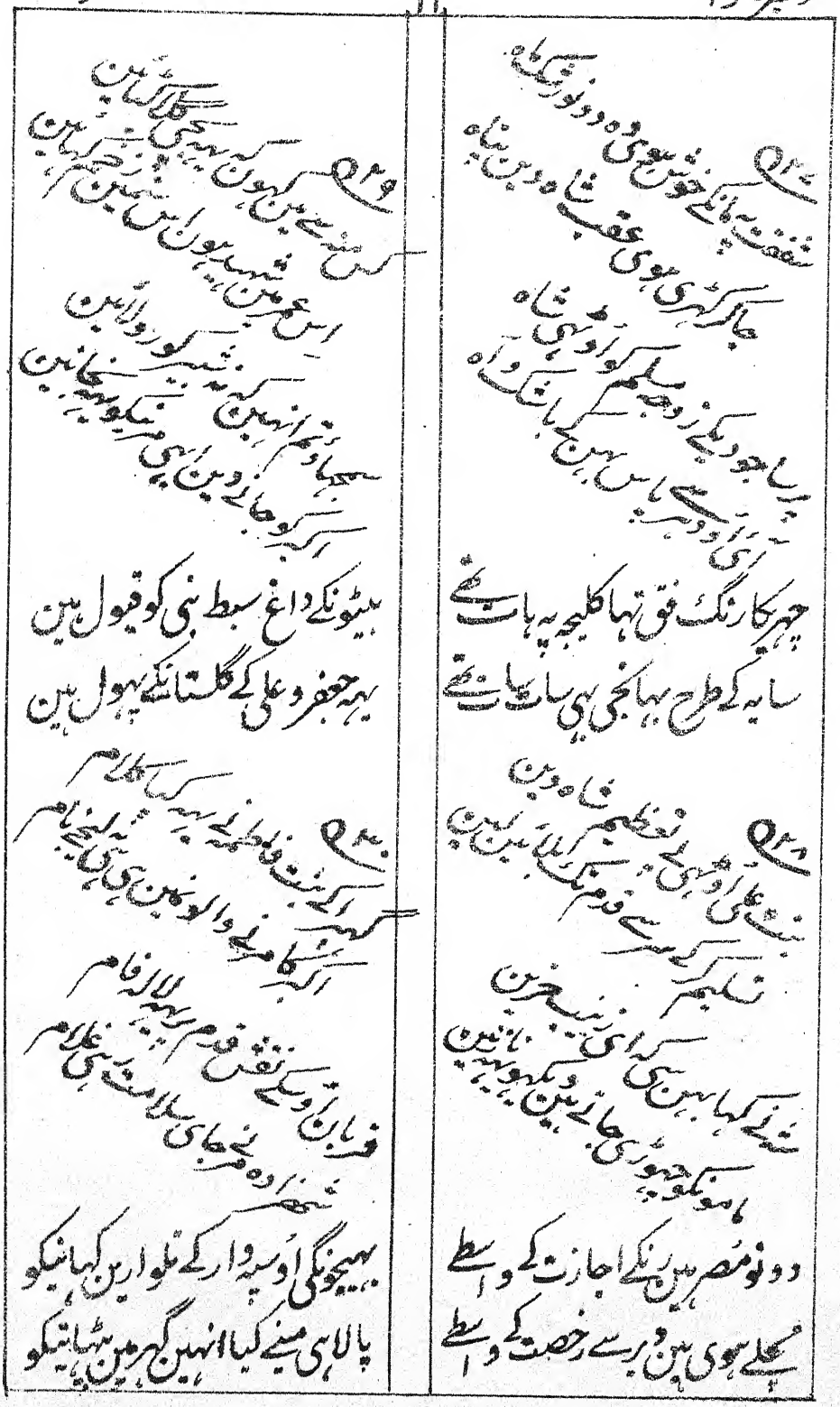

۳۱ اب کیجئے رضا انہین یا شاہ کربلا
میں جانتی ہون پہلے گلا وہین ہی گلا
کوئی جنہین پہلے
کہتے نہ آپ ہی سے کہ رہو تم یہین بھلا
صدقہ اتار لیتی ہون میں بار بار کا

یہہ کیا ہین جنکا ہجر مجھے ناگوار ہو
جان آپکی بچی تو بہن بھی نثار ہو

۳۲ شہ نے کہا بجا ہو گر کنکی بہن مجھے
واللہ چھوڑ کے نہین سکتی بہن مجھے
عریان سر پیادہ
پیاسا کریگے ذبح یہہ ظالم شکن مجھے
پامال کرکے لاش کو لوٹینگے گہر میرا

۳۳ زینب نے سنکے کہا یہ لیا سنکے ہیچ تھے
چلا کے ہائے بھائی تصدق ہو بہن گئے
دیکھونگی کیسے نہین گور بے کفن
ارمان کیا ہین ہو تمنا ہی ہو بر آئی
ہنگام عصر نیزہ پہ دیکھوگے سر میرا

یا شیر حق حسین سے زینب بچھڑتی ہے
یا مصطفا حضور کی بیٹی اجڑتی ہے

۳۴ نوبت علی کی ہائے شکر شاہ
نالان ہو بہن بھائی سے اور بھائی بہن سے
بیٹا ہی مجھ سے
آخر کہا کہ جاؤ بہر گھر شاہ
رخصت ہمین ہی ہونگے جو مرضی الہ

اسنکے جدا ہوئی تھے نہ ماموں کے ساتھ سے
مجبور ہین کہ مان تمہین کہونی ہی ہات ہے

۳۵ زینب سکاری مل گئی لے خلعت و قمار
زینب کی دو عائین دو صدقے ہوا نثار
مجری کی دو عائین نثار
سنیون نہ بیسی نہ زر ہی نہ بیسہ ہین نثار
دیکھون نہ بیسی نہ زر ہی نہ بیسہ ہین نثار

بولے پسر کریم کا افضال چاہیے
مانکی دعائین مامون کا اقبال چاہیے

۳۶ روکر کہا حسین نے بیٹے شہا رہ دو
عزت طلب ہے لال ہین خلعت ہین نثار دو

بولے پسر کہ جا رہین بولا مان جان دو
شادی ہی آج مسکی و لیلا ہین نثار دو

تجھے ہماری مامو نکے قدمو پہ وار دو
سرمہ لگا دو آنکھو مین زلفین سنوار دو

۳۷ سر کے مان نے بنہائی کمال زار
بولی کہ آؤ دیکھے لال ہین جنت نثار
شہا سر و نہ سر کہلے لال ہین جنت نثار
سہی ہی گئی جنت بہو لے وہ گلعذار
سہی ہی گئی جنت بہو لے وہ گلعذار
آمان خزان ہی ایسے گلشن کے اب بہار

قسمت مین نہا نہ بیاہ کے سہرونکو دیکھنا
تیغونسے اب کٹے ہوی چہرونکو دیکھنا

۳۸ سکے ہی تک کے خانہ نہ نیند آ رہ کی
سہی ہی تک کے خانہ نہ نیند آ شاہ کی
اشکونکا مانہ بند گیا آنکھو نے راہ کی
اشکونکا مانہ بند گیا آنکھو نے راہ کی
فرما جہز ہین بہین دولہا بیاہ کی
فرما جہز ہین بہین دولہا بیاہ کی
آی صدا آو دہے سہرے سہرا رہ کی

مردے عروس مرگ کے دنکو آئی ہین
آؤ تو اسو ہم تمہین لینے کو آئی ہین

۱۳۹

اے بنت فاطمہ انہیں بیدار کیجئے
شہ کو نکو بلا کے یہ غمخوار کیجئے

تم کو علی کے گنج شہیدانہیں سپرد
دونوں نکو بنو و ضہ انوار کیجئے

کوثر کے جام رکھے ہیں پیاسوں کے واسطے
زہرا تڑپ رہی ہی نواسوں کے واسطے

۱۴۰

سن کے یہ علی کی صدا روی بہم
ہو لئے لگے وداع سبھوں سے وہ باہم

جب آخری سلام کو مانگے چلے بہم
عابد کو لوں بلائیں یہ کہکر گئے حرم

کانپے جو پاؤں خیمہ کا پردہ پکڑ لیا
اچھا سدھارو کہکے کلیجہ پکڑ لیا

۱۴۱

غرق سلاح جسمیں وہ مہ جبین چلے
پیچھے دعا میں لیکے سوی شاہ دین چلے

چلائی ماں کہ ہائے میری نازنین چلے
دولہا بنے ہوئے سوی غلدین چلے

پوچھو نو لوگو پھر بھی یہ صورت دکھائینگے
وہ کہتے تھے کہ آئینگے تو مر کے آئینگے

۱۴۲

نکلے جو گھر سے وہ گل گلزار بوتراب
آئی دلہن بنے ہوئی سوی شاہ باب

نکلے کر کے شاہ کو بادیدۂ پرآب
سہرہ وہ جلوہ سر ہوئی مانند آفتاب

چلائی ماں خدا کے حوالے کیا تمہیں
پیارو خدا کے حفظ و امان میں دیا تمہیں

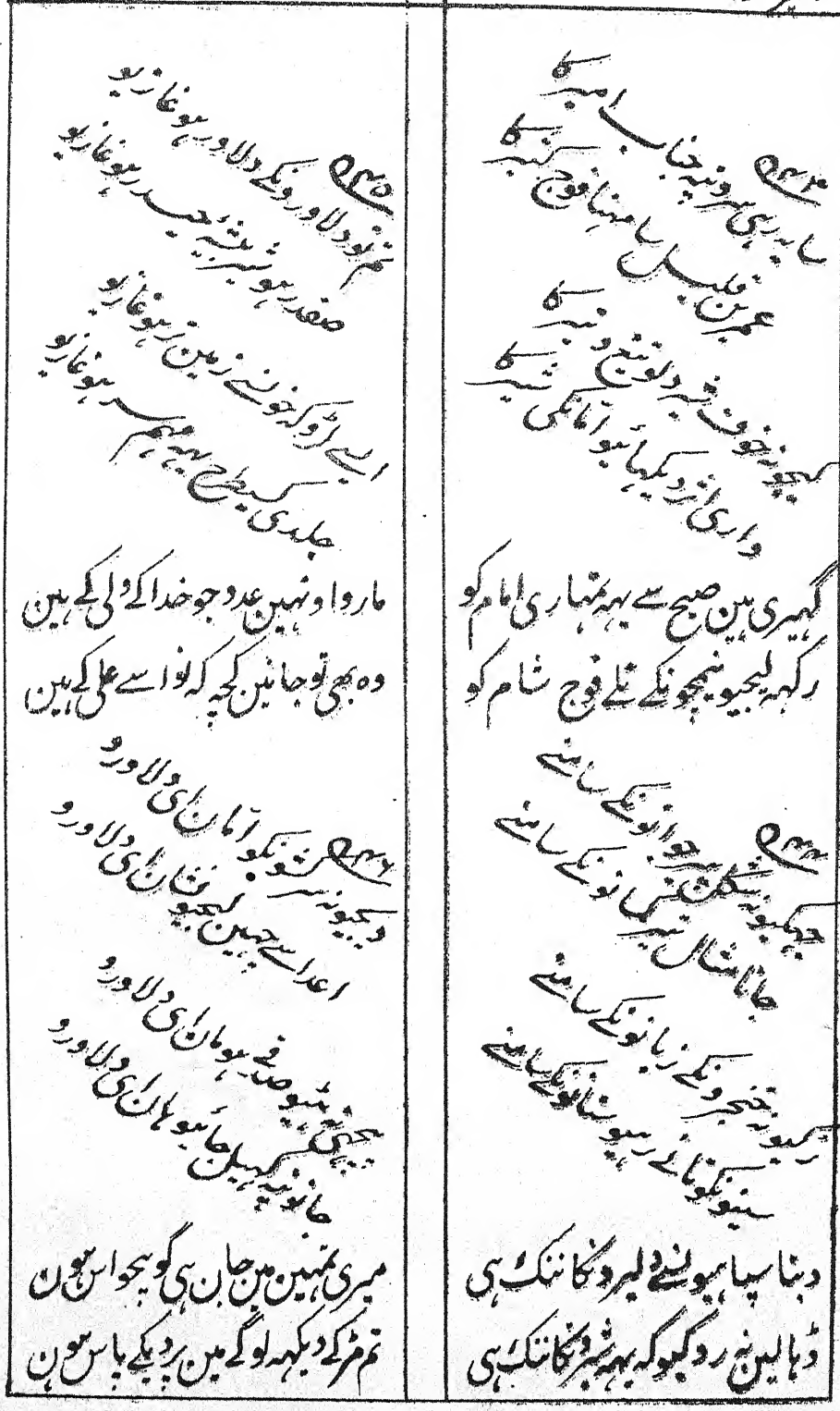

گھیری ہین صبح سے یہہ تمہاری امام کو
مارو او نہین عدو جو خدا کے ولی کے ہین
رکھہ لیجیو بھجونکے تلے فوج شام کو
وہ بھی تو جانین کچھہ کہ نواسے علی کے ہین

ہے ہے حسین حسین حسین
ہے ہے حسین حسین حسین

دیکھو نہ سکین تیر جو انکے سامنے
دیکھو نہ سر حسین کیجیو سنان ای دلاورو
جاتا ہے دل زبان کے سامنے
اعدا سے حسین کیجیو امان ای دلاورو
دیکھو نہ خنجر و کمان کے سامنے
ہیہات ہیہات صد ہیہات ای دلاورو
سنیو نہ نالے رہیو سنانے کے سامنے
چپکے کہین کیجیو جانا ای دلاورو

دبنا سپاہیو نے دلیرو نکا نہ ہی
میری نہین ہین جان ہی کو پیچواس ہون
ڈہالین نہ رد کیجو کہ یہہ شبر و نکا نہ ہی
تم مڑکے دیکھہ لوگے ہین پر دیکے پاس ہون

۴۴ کیا بات اور کہتی ہوں اسکا رہی خیال
بچے ہیں تین روز سے تم دونو خوشخصال
پیاسی ہیں تین روز سے تم دونو خوشخصال

۴۵ تم تشنگی سے غیر ہیں بیتاب اور نہال
تم پر ہے کیا ہوگا نہاں بھی ملال
پانی پیا تو ہوگا نہاں بھی ملال

۴۶ رکھیو بجا لڑائی میں ہوش و حواس کو
روتے ہیں شہ کے تشنہ دہانے کے واسطے
تم یاد کیجیو علی اصغر کی پیاس کو
کیا آبرو گنوائیں گے پانے کے واسطے

۴۷ ہاں بس نہ تم نے آگ لگائی ہے لب پہ
ہاں دودھ اپنا بس نہیں بخشوں گی جل گیا
پیر دودھ اپنا بس نہیں بخشوں گی جل گیا

۴۸ اصغر کو تین روز سے پانی نہیں ملا
تم دونو پانی پی لو بھلا ہی نہیں روا
تم دونو پانی پی لو بھلا ہی نہیں روا

۴۹ دیکھو خبر جو پانی کے پینے کی پاؤں گی
جانیں تو لے نہ آل نبی کے ہوا ہوئیں
لاشے ہی پھر نہ رن سے تمہارے منگاؤں گی
دو چاند لیکے سامنے پریاں ہوا ہوئیں

۵۰ ہاں خوش ہو ہی ہے سنکے وہ غازی روان ہو
شیدائی بادشاہ حجازی روان ہو
سر کے بل بازی روان ہو
بچے ہیں تین تین ہی روان ہو
مشک نیمہ

۵۱

ہے جذبِ حسن من نہیں وہ مرکزِ جدا
صورت ہی ہے جدا ہی تو سیرت ہے جدا
پر دل خبر ہے بہ کہ کہاں ہیں طبع رسا جدا
کعبہ و نور ہے شعاعِ سراجِ جدا جدا
بہ آسمانِ چشم ہیں وہ کیوں حجاب ہیں
مطلع ہیں دو ضرور کہ دو آفتاب ہیں

۵۲

ای کہ طبع ہے بھی دیکھ لی دیکھ لی
مشتاق نظر ہی تو صبر میں کمی
خنجر میں ساعتیں ہیں بہت کم بہت کمی
ناچار کیجئے دیکھ لی دیکھ لی
نازاں ہوں اس کلام کے حسنِ قبول پر
قدسی درود بھیج رہی ہیں رسول پر

۵۳

اوصاف میں نہیں ہے شرف ہی جمال
خوبی کی ہے نہاں بہ تعفف کی ہے کمال
پردہ ہے شوق جلوہ نمائی ہی کی ہی جمال
ہے حسن جلوہ ہے نظر آرائی کا کمال
طبع رسا کو اور سراپا کی فکر ہی
پڑھ لیں درود سب کہ محمدؐ کا ذکر ہی

۵۴

ہائے کہ فرصتیں ہیں فروغاں بہت کم بہت کم
ہائے کہ فرصتیں ہیں فروغاں بہت کم بہت کم
تن تنگ بھی ہے کوتہ دامانہ بہت کم بہت کم
کہنے میں بیقرار ہی ہے صاف بہت کم بہت کم
ارشاد کیجئے تو خجستہ بیان ہے ہم
مرضی نہ ان سے چاہئے مجبور کر رہی ہیں
کیوں بہائی کیا ارادہ ہی کب تک کھڑی ہیں

۵۵

ہمرہ نواب بھانجہ نہیں جانا نہیں کبھی
گھوڑے پہ چڑھ کے ہاتھ میں برچھا لیا تبھی
اسپ سوار بن کہا ہی
اسپ سوار بن کہا ہی
اسپ سوار بن کہا ہی
اسپ سوار بن کہا ہی
کیوں آپ بڑھ کے شیر کی صورت ٹھہر گئے
اماں کہیں نہ دلمیں یہہ سمجھیں کہ ڈر گئے

۵۶

سنکر یہ کہا چوب لگی طبل پہ زور سے
فوراً ہی غلغلہ ہوا لشکر میں شور سے
تلوار کھینچ لی اور دوڑے جو زور سے
ہاتھی پہ جا کے بیٹھے ہوا دم میں دور سے
گنبد فلک کے ظلم کے طوفان میں آگئے
کالی گھٹا سیاہ پہر ہر ونکے چھا گئے

۵۷

سید انبوکی دشت میں ہونے لگی پکار
سنکے مقابلہ کو شجاعان روزگار
دیجئے گا صدا یہہ نقیبان ہوشیار
ہوشیار ہوشیار
دریا سے ہوشیار کہ پیاسوں سے جنگ ہے
ہاں غازیو علی کے نواسوں سے جنگ ہے

۵۸

جبھی ملا ہلا کے بڑھی ملتیں ہر طرف
وہ شور الحذر وہ صدا میں ہر الامان
جنگل میں گونج لگیں نعرے کے جا بجا
حرص خیال عقل ہوئے سب میں ہیچ
نہیں رہ چھپنے پہ جہاں نہیں رہنے پہ تیر تھے
لاکھوں جوان اودہر تھے ادہر دھیر تھے

۵۹
لائی جوبین بیاہ میں وغا ناوک ستم
بولے بہت جھوٹ بہائی سے عون فلک حشم
وہ وقت آئے دیکھنے جبلی راہ بہم
لوٹے لو فاختہ نو جبلین فوج بہ بہم

کہوڑی اوٹھا کے نام خداوند پاک لو
شمر و عمر جدہر ہین اوسی صف کو تاک لو

۶۰
اس فوج جمین ہی نو ہین دو بائی فاد
دونو کے ماموجان ہی ہی بطنی عناد
کس ارب دس ہی جو ملی گو بہ مراد
سر نکلے ہاتھ اوہین نو آمان بہت بہ شاد

دہڑکے ہین رات دن نہین سوتے ہین والدہ
جب نام شمر سنتے ہین روتے ہین والدہ

۶۱
کہوڑی اوٹھا کے نام خداوند پاک لو
شمر و عمر جدہر ہین اوسی صف کو تاک لو
دونہر نہ کر سکے بار کمان سے
دو جبلیان زمین پہ گرین آسمان سے

گہاتین وغا کے دلمین نہ کس کسکے رہ گئین
تہین جو بٹیان کہ پاؤنسے پس پس کے رہ گئین

۶۲
گونجا جو ہوا ہر طرف
بجلی سی گر پڑی شہر ہر طرف
دو لوگ بھیجی شہر ہر طرف
تہا رہین گر مون کا بازار ہر طرف

سر گر کے سر ہوئے تھے دو چار ہر طرف
زخ اونکی کہٹ گئی جو گران قدر عول تھے
کاسے سر ونکے فوجمین مٹے کے مول تھے

۶۴ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

دیکھلای ڈھنگ جنگ شہ ذوالفقار کے
لشکر کو فرش کردیا تلوارین مار کے

۶۳ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

غوطے لگا کے یون نکل آتے تھے فوج سے
دو مچھلیان اوبہرتے ہین جسطرح موج سے

۶۵ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

فولاد پر یہہ ضرب کسی دن پڑی نہ تھی
ذکر اوسکا کیا زرہ نو کچھ ایسی کڑی نہ تھی

۶۶ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

کس دبدبہ سے زیر کیا فوج شام کو
پوتے بلند کر گئے دادا کے نام کو

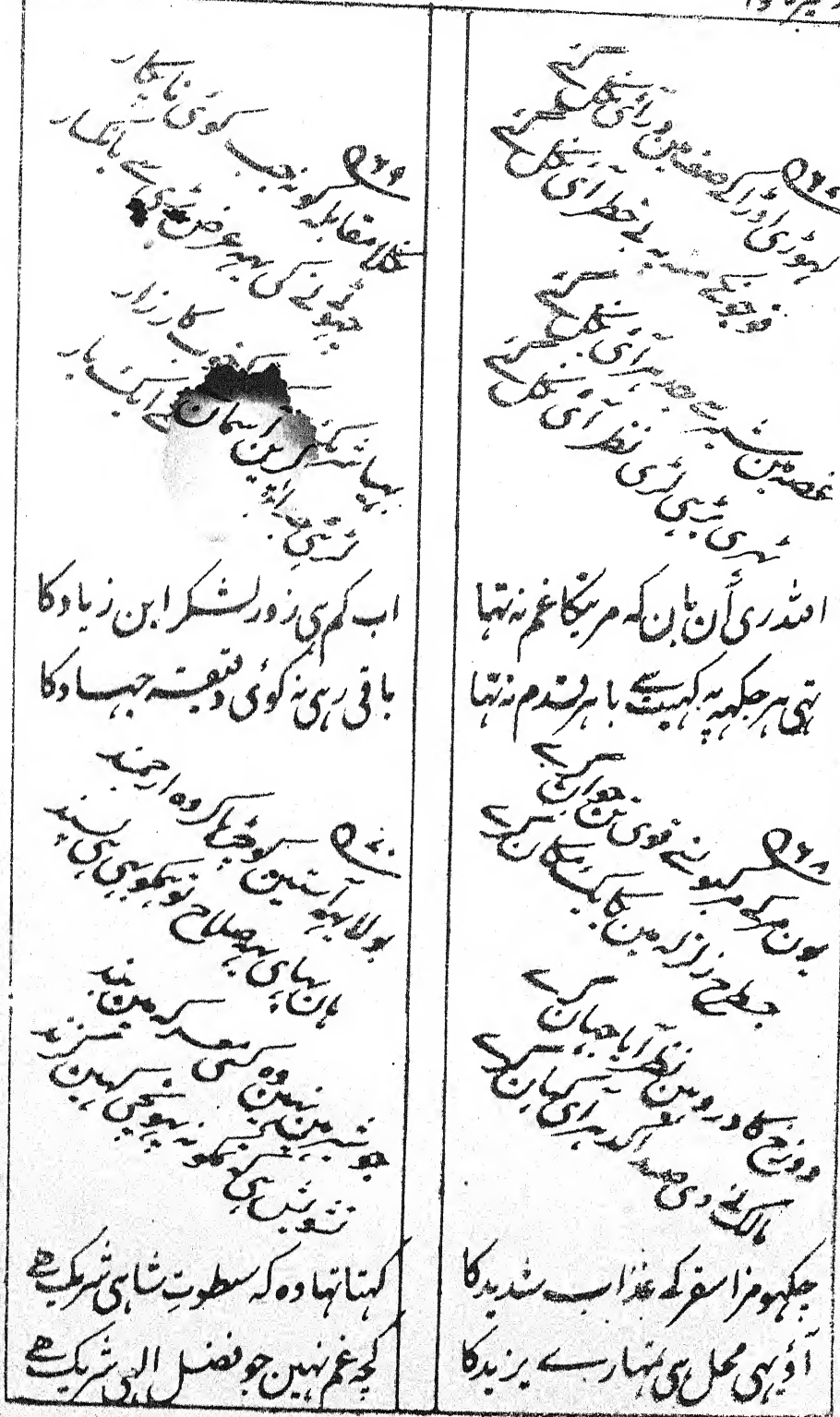

اللہ ری اُن بان کہ مرنکا غم نہ تھا
اب کم ہی زور لشکر ابن زیاد کا

تھی ہر جگہ یہ کہبت سے باہر قدم نہ تھا
باقی رہی نہ کوئی دقیقہ جہاد کا

چکھو مزا سقر کہ عذاب شدید کا
کہتا تھا وہ کہ سطوت شاہی شریک ہے

آؤ یہی محل ہی تمہارے یزید کا
کچھ غم نہیں جو فضل الٰہی شریک ہے

۷۱ گرد اٹھا جو وہ آسمان چشم
ٹپ سے گھوڑا بہا کے جو وہ آسمان چشم
گھبرا کے بولے عون کہ پہلے لڑینگے ہم
گھبرا کے بولے عون کہ پہلے لڑینگے ہم
تھرا رہا موجبان کے سر کی نہیں قسم
تھرا رہا موجبان کے سر کی نہیں قسم
جولان کیا یہ کہتے ہی شبدیز دم بدم
جولان کیا یہ کہتے ہی شبدیز دم بدم

مثل علی رکے نہ کہین آژدہام مین
برہم جو تھے نہ ملنے سے اوس ناکار کے
گھوڑا اوڑا کے ڈوب گئے فوج شام مین
پلٹے حرم کے خیمہ پہ تلوارین مار کے

۷۲ اوڑے پری سوار ونکو زیر و زبر کیا
۷۲ سہما سکو اسطرح کا جو تھا جو بہادر
منہ صفدر ونکے پھیر دی رخ جدھر کیا
ارنگھو نے ارنگ دینے تھے دلکو نہادر
دیکھی جدھر جری اوسی جانب گذر کیا
آباد لشکر انتے مین چمکا کے راہوار
آہن مین جو نہان تھے اونہین خوفمین کیا
جیتا بچا لیشکر گیا تو یہ بولا وہ مدار

سرکردہای فوج تباہی مین پڑ گئے
بہائی کمال دلکو قلق تھا جدائی کا
ساری رسالہ دار و مکے چہری بگڑ گئے
کیون تم بہی دیکھتے تھے تماشا لڑائی کا

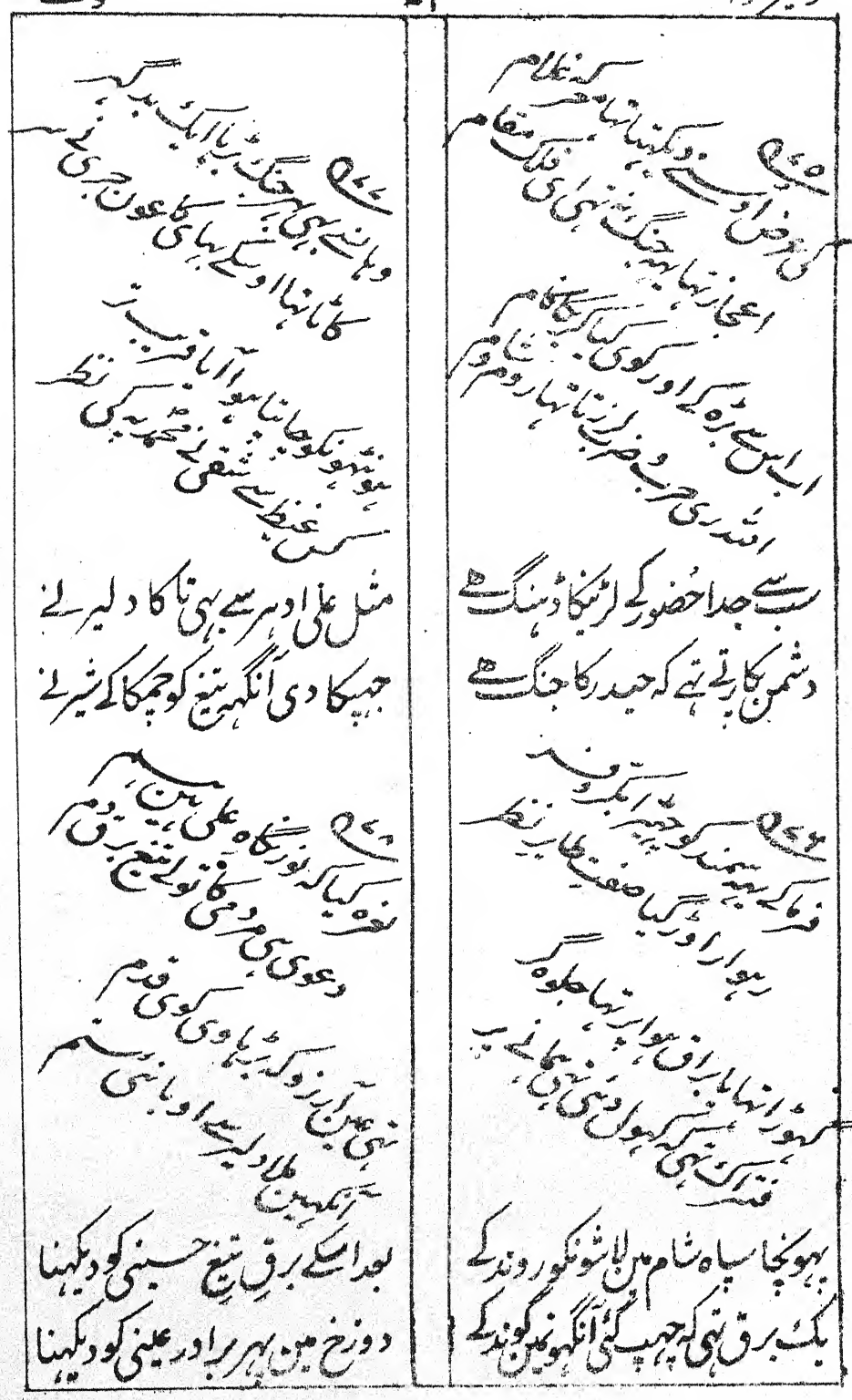

۷۹

کٹ کٹ گیا کلام مرا سنکر وہ نابکار
فقرونکے تیزیون نے کیا کار زار لغفار
مرد و زن بام سے لئے تیغ آب دار
سہمے ہوئے جلال میں جھکائے ہوئے سر
پر اپنی ضرب پہلے نہ کی بد خصال پر
وار اوسکے روکنے لگے تنہی سی ڈھال پر

۸۰

دو چار وار روک کے نعرہ کیا کہ ہان
اب شوق ہی سر علی کے نواسے کا امتحان
چمکا جو تیغ نور کا گمان
مارا جو ہاتھ تیغون نے کاٹے گئے الہا
تیر شہاب ہے تو وہ دیو رجیم تہا
یک پنجہ کے وار میں ظالم دو نیم تہا

۸۱

کھولا جو لب بہائی نے عون و لا و زد دی صدا
اس ملعنہ کے ننار میں اس ضرب کے فدا
مارا ہی تیغ مرحب ثانی کو مرحبا
بہائی کا بدلے جائی نہیں جدا
شہری رہینگے حشر تلک اس لڑائی کے
لو آکے اب گلے سے لپٹ جاؤ بہائی کے

۸۲

بہائی کے پیار کرنے کے عون نامدار
لینے نہ پوسے بہائی کے ہاتھ بوسے کیلئے ہاتھ بار بار
کرنا نہا نہ پانکو دیکھا کرو ہا وقار
اب تاب ضبط کی نہیں اس تشنہ کام کو
ای بہائی جان بہائیں نے مارا غلام کو

۸۴
کہتا تہا وہ یہی مبسر عالم سے جانے والا ہی جان
نالوں سے لیٹے جاتی ہی ہی سوکہی ہی زبان

صدمہ جو تنگی کا ہی کس سے کریں بیان
ہیں تین روز سے خود قبلہ زمان
پیاسے ہیں

ہوتے ہیں اماں جاں خفا بات بات پر
رستہ عدم کا نیزوں کے نوکیں دیکھا گئیں
ہم اونکے ڈر سے جا نہیں سکتے فرات پر
تیغیں گلے سے ملنے کو نزدیک آگئیں

۸۵
خیمے کا زندگی سے زار ادب سے کہا سلام
رخصت کا زندگی سے زار ادب سے کہا سلام

جو پہر صفین جا کے گری فوج روم پر
زینب کے لاڈلے نے ہی کر دئے سیدھے سلام

۸۶
دولا کہ ہیں ظالم کے وار اور وہ دو صفیں
چلنے لگیں اور ہر سے سناں ہیں و ہر سے تیر
تلواریں سامنے سے لگانے لگے شرر
خنجر وہ تیر ہی غضب اور وہ مہ منیر

۸۴
خیمے سے فرقت ہی کا سکینہ اضطراب
خیمہ میں ہیں پیاسے حلق ہیں اور خشک آب
رضوان نے وا کیا ہی بہشت بریں کا باب
دریا مصطفا میں ہوتے ہیں اب شتاب

جس گہر کا اشتیاق ہی وہ گہر قریب ہے
خون ہو گئے رگوں نے تن زار بجھ گئے
نہر لبن قریب ہی کوثر قریب ہے
روشن تھے دو چراغ کہ یکبار بجھ گئے

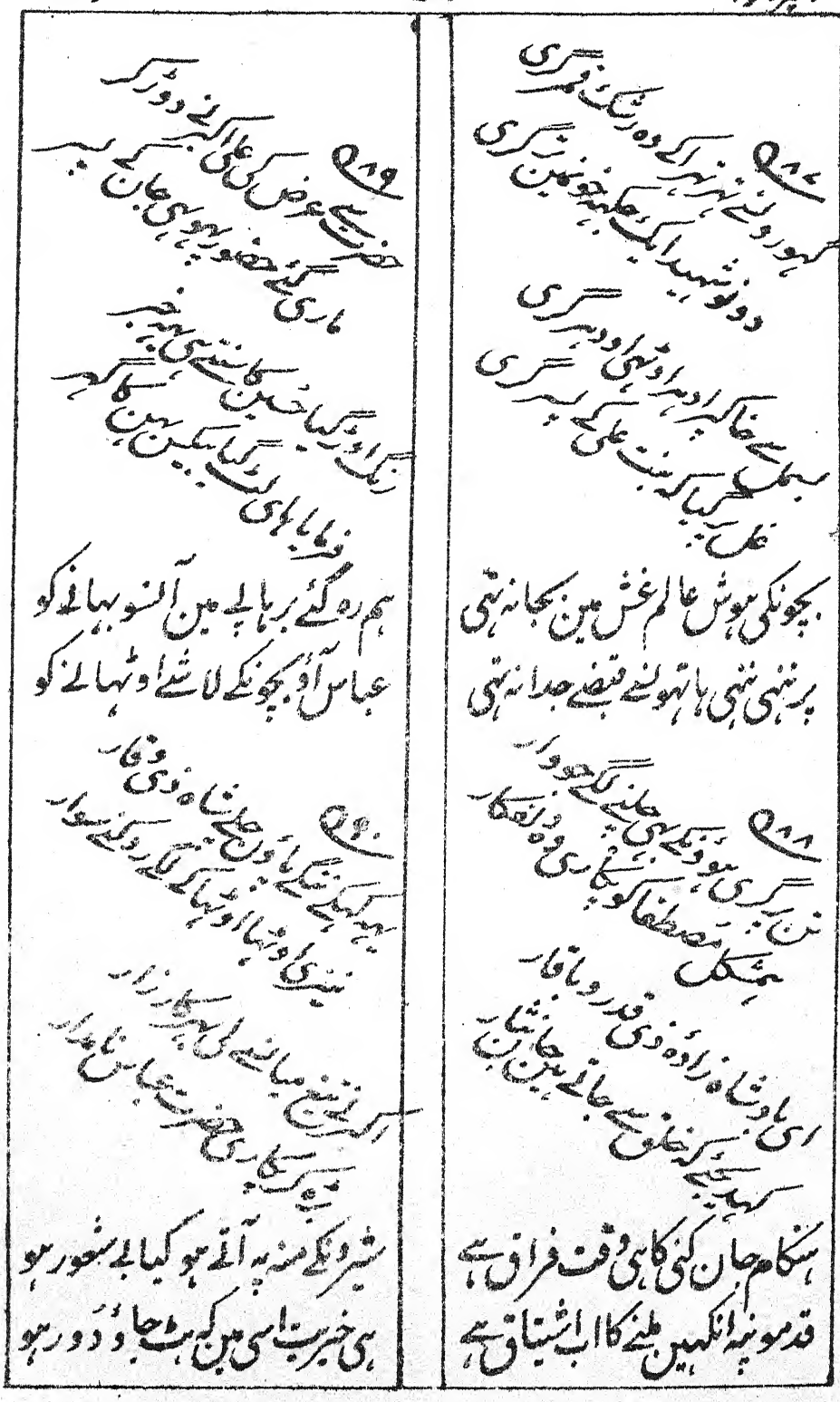

۹۱ سنکے ہوئے ہین آپکے ہی بندے ہین
روتے ہوئے ہین آپکے ہی بندے ہین
ہم آپکے ہی بندے ہین
ہم آپکے ہی بندے ہین

جھک جاؤ ہاتھ جوڑ کے تسلیم کے لئے
پیار و اوٹھو حسین کے تعظیم کے لئے

۹۲ آواز سنکے ہوش مین آئی وہ گلعذار
سر پیٹکے ہوئے آپکے ہی بندے ہین
حضرت لپٹ لپٹ کے یہ بیقرار
زہرا نہ و مبتلا کہ یہ ہیں بیکس و فگار
مارا ہے کس حسین نے ہم کو بیگناہ

بالین پہ کون ہی کسے مڑ مڑ کے تکتے ہو
کیون ننھی ننھی ہاتھونکو دی دی ٹپکتے ہو

۹۳ دولہا نے ہاتھ جانی تک رکھی کہ ہائے ہم
رخصت کا موسجان سے جانے لگے ہم
روتے ہین ناجان سرہانے بدر و غم
وارث کا کلیجا ہین شفقت و مبتلا
کیا عرتین حضور کے صدقے مین جائین
نانے بہشت سے ہمین لینے کو آئین ہین

۹۴ فرمانے لگے ہان کو بھی دیجئے پیام
رو کر کہا کہ داغ دل اور کیجئے سلام
پوچھین جو تمکو والدۂ آسمان مقام
کہیئے کہ وہ باوفا غلام
بیٹی سنبھالے آپ ہین امداد کیجئے
روحونکو دودہ بخش کے اب شاد کیجئے

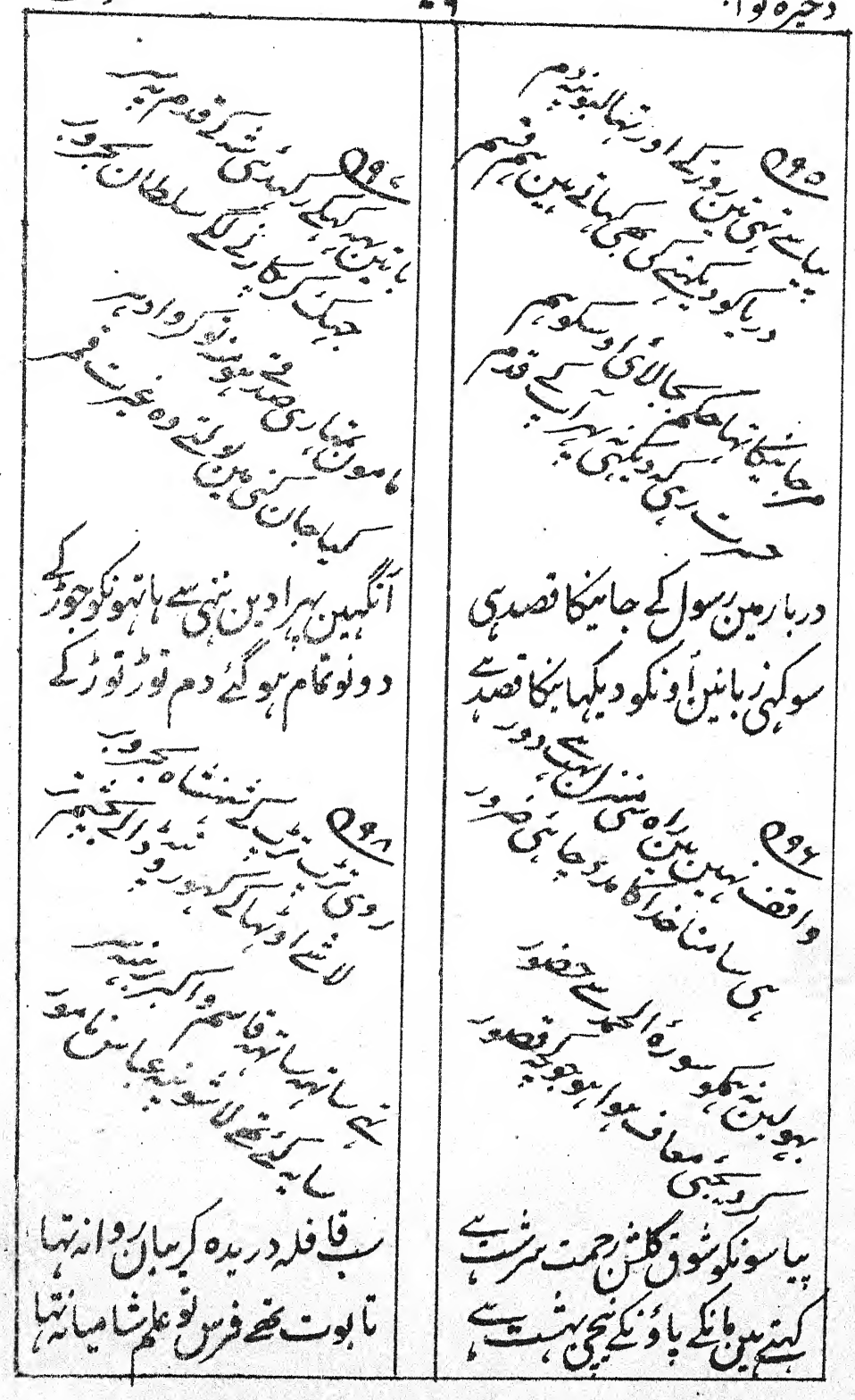

۹۹

دوڑی بیحال دیکھکے فضہ جگر فگار
عصمت سر امن آکر کی حال زار
پیٹو سر و نکلوای حمر کے گلعذار
ہی ہی نصیب ہو گئے زینب کے گلعذار

تیرو لنے گوری گوری ہیں سینے چھنے ہوئے
میری خوزادی آتے ہیں دولہا بنے ہوئے

۱۰۰

روتھکر کہا یہ سنکے ہی فضہ نے زار زار
ہانوی شاہ دوڑی کہیں سر پٹک کے مار
سنگوا کے جا نماز اور ہی سنکر یہ فضا
سب پیٹنے لگے تو پکاری یہ کربلا

للہ آنسو دنی ابھی منہ نہ دھوئیو
لوگو نماز شکر میں پڑھ لوں تو روئیو

۱۰۱

ہاں ہو چکیں خموش بھی زینب کہیوں ہو چپ
آنسو دو زار میری بہا لیجو میری تب
دونوں نے سن کے فضہ کی فریاد کی پکار
آکر بنی ہی وہ میری زینب کی غمگسار

عابد کی خیر ہو علی اصغر کی خیر ہو
مانگو دعا کہ سبط پیمبر کی خیر ہو

۱۰۲

ناگاہ لائی لاش کو اصغر کی بیبیوں نے
ہاتھ کر صف سے بیبیوں نے
پیٹو نکالو لاش کو جو دیکھی بیبیوں نے
حیرانی بہر رہی سنکے فریاد کربلا

گھبرا کے اوٹھہ کھڑی ہوی ہر اکے گر پڑی
صدمے سے جانماز پہ غش کھا کے گر پڑی

۱۰۴
شہ کو ہوا یقین کہ ہیں سب ہی ہلاک
لاکر وہیں لٹا دی لاشے بروی خاک

۱۰۵
پیدا ہوئے خلق میں اسطرح جبری
دیکھا ری سب کو شہ خدا کی دلاوری

۱۰۶
سورج ہی جو عون چلے کر وار پار
جب نصف نہر سینہ سی کر اتوا کبار

آنکھوں نے دیکھو زخم تن نور عین کے
ہر صف میں ہر پری میں صدا تہی دہائی کی
پرسا تو دو کہ مر گئے عاشق حسین کے
ہوتے علی تو داد وہ دیتے لڑائی کی

۱۰۷
کہنے لگی بہن کہ وہ تشنہ کام
کیوں بہای ہے آنکھ سے لڑی آبکے غلام

۱۰۸
فرمایا شہ نے بہن کے پہر فوج شام
اب جنگ ہے رسگار زمانہ میں بکا نام

دنیا میں ای بہن کبھی یوں رن پڑی نہیں
نیزہ کی دیر پشت سے باہر ٹلے رہی
لڑکے سلف سی آج تک ایسے لڑی نہیں
پر فوج کین کے سامنے جماتی تلے رہی

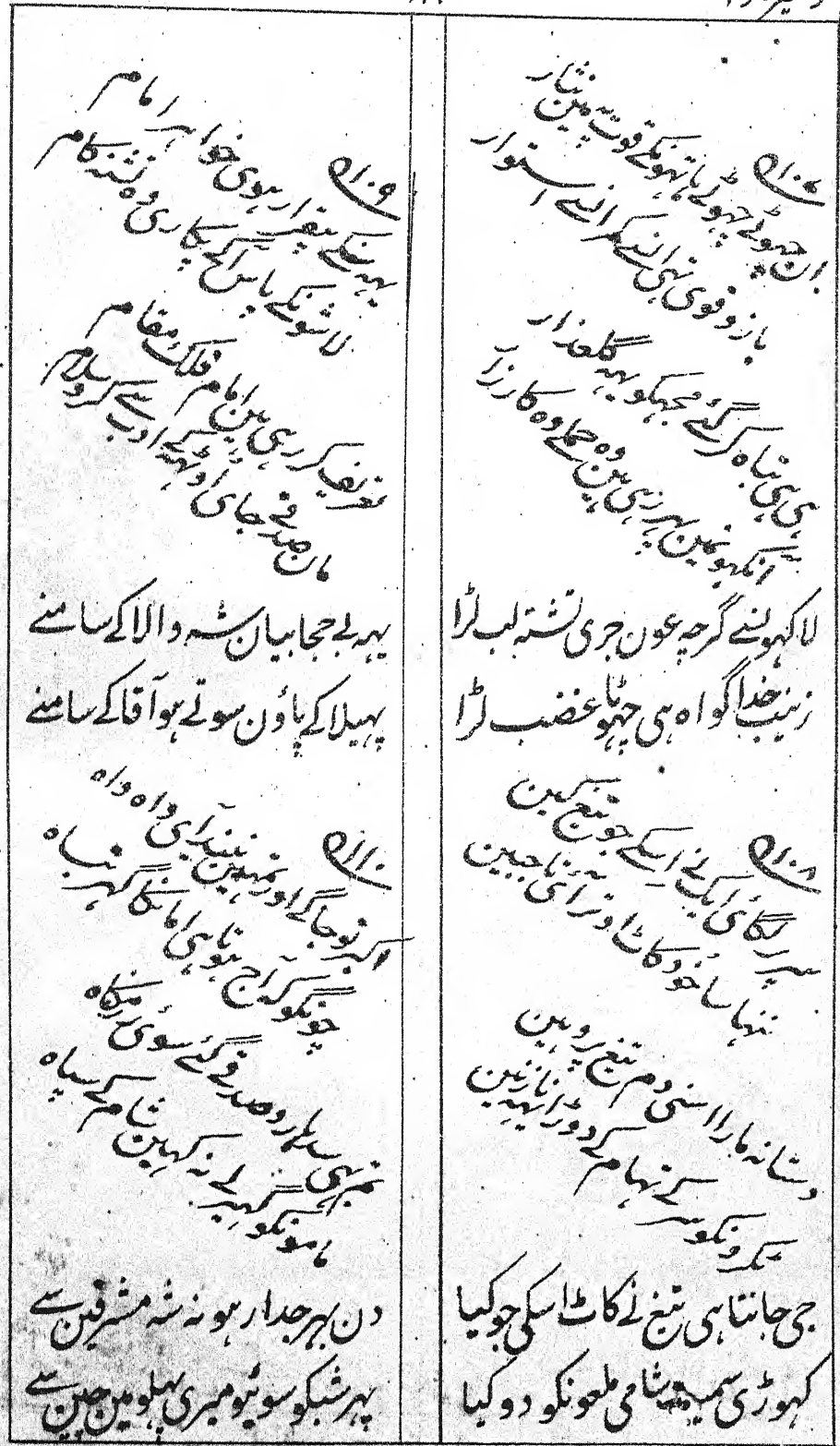

۱۱۱
کہیں ریکا ہی دل میرا واری بلبل اڑ جیو
بنا ہی شور کریہ وزاری بلبل اڑ جیو
لنبی ہو بن بلائین بنا ری بلبل اڑ جیو
جانی ہی ہنکو شکی سواری بلبل اڑ جیو

۱۱۲
کہولو تو آنکہین ہوش ہماری بجا نہین
کیسی یہہ نیند ہی کہ نفس کے صدا نہین

۱۱۲
جو مسافرت مین دغا دی گرے مجہی
منزل کا اجلے نہ بادی
صدمے جدائیہ داغ جدا دی گرے مجہی
دیجکی خوب داد دی گرے مجہی

جاتا ہی یون کسی سے کوئی آنکہہ موڑ کے
نانے کے گہر چلے گئے اماں کو چہوڑ کے

۱۱۳
پہیلے پہیل جہٹا ہی مکان ای مسافر
نکلے ہو گہر سے تشنہ دہان ای مسافر
ہیونڈی ہی گرمی شیر پہ بلبن ای مسافر
نکلو مقام ہو گا کہان ای مسافر

جنگل مین شام ہو تو نہ زنہار سوئیو
رستہ یہہ ہولناک ہی ہوشیار سوئیو

۱۱۴
گر سیکا کوئی آشنا نہین
اس راہ مین گر رہنما نہین
سنسون سوای درندین
جادو کا ذکر کیا کہ صدای درا نہین
سایہ نہین درخت نہین نقش پا نہین

ٹہری نہ دوسرا بہی اگر ایک راہ لے
منزل کڑی ہی بہائیکو بہائی نباہ لے

۱۱۵

شانہ پری سیر کا ہلا کر کہی یہہ بیان
واری غضب منزل اول ہے پہلی ہی آن
ہونا نہین شفیق کوئی خصم کی ذات
بچے پیری کہیو ذرا جسم النفات
مار صدف نم بزرگ ہوا سکے یہہ خورد ہے
جنگل مین چھوٹا بہائی تمہاری سپرد ہے

رباعی

دشمن جو بنا بیٹھا ہے اب آکے مقابل ہوا
محبوب خدا کا باغ برباد ہوا
عاشور کو کربلا مین گھر زہرا کا
ایسا اوجڑا کہ پھر نہ آباد ہوا

۱۱۶

بس سوسن فصیح بیان نے کہا یہہ حال
ہی تو زبان ناکھ نہ بی مین لال
خالق نے خصم کی یہہ اسی گت بنا کی ہے
ملک ہی قبض مین ہے شہنشاہ کا کہا
نازک خیالیون کی فصاحت مین حد نہین
یہہ رنگ یہہ زبان یہہ سخن بے مدد نہین

رباعی

ہر نالۂ دل جگر کو پارہ جائے
ایسا رووے کہ ابر شرما جائے
سر مانو نہین سر دہی کمبون نیم غرا
نہنڈی مین بھرو تو نکل جائے

مثنوی

فرزند پیمبر کا مدینے سے سفر ہی
ساون کی نئی اور ہے نئی جھڑی ہی

دنیا وہ عجب کہ جہان زیر و زبر ہی
گل خار ہی گر یاں ہیں صبا خار سبر ہی

گلرو صفت غنچہ کمر بستہ کھڑی ہین
سب ایک جگہہ صورت گلدستہ کھڑی ہین

آراستہ ہین سر سے قبا پوشش
عمامے سر و نیچے ہین عبا پوشش

یاران وطن ہو نہ ہین آغوش
حیران کوئی تصویر کی صورت کوئی خاموش

منہ ملتا ہی رو کر کوئی سرور کے قدم پر
گر پڑتا ہی کوئی علی اکبر کے قدم پر

عباس کا منہ دیکھکے کہتا ہی کوئی آہ
آنکھون سے چھپا لیجیو نہ دیکھے کوئی بدخواہ

کہتے ہین کہ ملکے ہین وفا سے کہ ہو اخوہ
واللہ دو نہین ہی عجب صدمہ جانکاہ

ہم لوگونسے شیرین سخنی کون کریگا
یہ لطف یہ خلق حسنی کون کریگا

روتے ہین جو عون و محمد کے ہین ہمدم
کہتے ہین کہ کمسن ہین دل بیکل کا ہمدم

اس داغ سے جیتی ہی ہین ہم نہین ہمدم
سر ہی کا یہ مہتاب ہی سر ہی کا ہمدم

تم حضرت شبیر کے سایہ مین پلے ہو
کیون دھوپ مین تکلیف اوٹھانیکو چلے ہو

ہیجھ لیوں لے کے ہین وہ دونو برادر اور
ہان ہمایوں ہمرہی ہین ہان اور اکبر
پالاہی ہین شاہ ہمرجائین کیونکر
ہمون ہین جنگل مین بوریا ہی گھر

وہ دن ہو کہ آداب غلامی کے ادا ہون
ہم بھی یہہ دعا مانگو کہ ہم شہ پہ فدا ہون

سنبھل مین ہین اور سنبھل مین مرتے ہین ہابر
گھر مین کبھی جاتے ہین کبھی جاتے ہین باہر
اسباب نکلوا رہے ہین عباس دلاور
نقیب سوار ہے نزدیک ہین اکبر

شہکو جنہین لیجانا ہی وہ پالے ہین کہوڑے
خالی ہوی اسطبل چلے آتے ہین کہوڑے

حاضر دولت ہین سب اور وزرا
کوئی ہنستا ہی اور کوئی ہنساتا ہی
کوئی ہنستا ہی اور کوئی ہنساتا ہی
ہودج ہی کے حاضر ہین محمل ہی ہی ہی
چار طرف ہین دربان کوئی آوی نہ جاوی

ہر محمل و ہودج پہ کھٹا ٹوپ پڑے ہین
پردے کے قناتین لگے فراش کھڑے ہین

رخصت کے لئے لوگ چلے آتے ہین ہر سمت
ہر قلب حزین ہی ہر اک چشم ہی پرنم
ایسا نہین گھر کوئی کہ جسمین نہین ماتم
سر چادر و سر خاک و سر خون و شہ عالم
غل ہی کہ چلا دلبر خوش خو شہ عالم

خدام کھڑی پیٹتے ہین قبر نبی کے
روضی پہ اودا سی ہی رسول عربی کے

۹

ہی جب سے کہلا حال سفر شدید ہین بیقرار
چین غم ارزان ہے کدورتین ہین دوگنا بیشمار
غال اوڑنی ہی ورانی ہی نیند کہین ہین نہین قرار
سرو چمن ہی شور کرہی ہی شہ ابرار

اب یہان کوئی والی نہ یا آہ ہمارا
جاتا ہی مدینہ سے شہنشاہ ہمارا

۱۰

عوران محلہ چلے آتے ہین بصد غم
کہتے ہین یہ دن جلت سراسے نہین کم
رہے کہ بطحہ سے کیا جینے ہی گوارا نہ ہم
فرش اوڑھنا ہی کیا جینے ہی گوارا نہ ہم

غل ہوتا ہی جب ہای جدا ہوتی ہی زینب
ایک ایک کے گلے ملتی ہی اور روتی ہی زینب

۱۱

رہے کہ بلا ہین ہی سب کرتے ہین نفرت
اس گھر ہی کہ ہو سم ہین کہان جاتے ہین شربت
سجہا نہین نہین ہای کوئی کرو چلنی بند
ساکھ کا خط آلو کرین کرو چلنی بند

للہ ابہی قبر پیمبر کو نہ چہوڑین
گھر فاطمہ زہرا کا ہی اس گھر کو نہ چہوڑین

۱۲

وہ گھر ہی ملک رہتے تھے جب گھر کے نگہبان
کیون اج ہے ویران گھر کے نگہبان
روضہ کی ہی خلف بہ نہین صاحب ایمان
یہ بے بہ مدینہ کرتے ہین کام سامان

ایک ایک لعین دشمن اولاد علی ہی
شمشیر ستم وہان سر حیدر پہ جلی ہی

۱۳
زوجہ کا مدینہ جو بھیجا گیا ہوگا خالی
بادی نہ ہوئی ہوگی نہ آوے گی نہ آوے گی
کیا جانیے کیا ہوگا اس سفر کے سوا کون
حضرت کے سوا کون

۱۴
زہرا ہین نہ حیدر نہ پیمبر نہ حسن ہین
اب اونکے جگہہ آپ ہین اور شاہ زمن ہین

۱۵
سنتے ہین کہ ہونگے دشت غربت مین گہر بار
آرام سے سوتے ہونگے کہان سر کو رکہہ کر
جہولا بہی کہان ہوگا کہان نیند بہی ہوگی
کیا ہوگا جو میدان مین ہوا گرم چلیگی
بہی پہول سے کمہلائینگے مان ہاتہہ ملیگی

۱۶
گرمی کی نہ دن اور نہ جاڑے کی ہے راتہہ
ان پہول سے بچوں کی کہان ہوگی بسر آہ
رستے کی مشقت سی کہان ہین ابہی آرام
رنگ اونکا تو کیا ہوگا سفر مین شہ والا
فطرہ بہی دم تشنہ دہانی نہ ملیگا
کوسون تلک اس راہ مین پانی نہ ملیگا

۱۷
اون پہول سے بچون کی نہ جانی ہی نہ جائی
بہوکے ہین کہ پیاسے کہی ہی نہ جائی
اس غم مین سنا نہین ملتا کسی ہی نہ جائی
مجہکو بہی غم ایسا ہی کہ کچہہ کہہ نہین سکتی
بہائی سے جدا ہوکے بہن رہ نہین سکتی

۱۸ کہاں کے لئے چھوڑ کر میں بہانے سجانی
اماں کے لئے چھوڑ کر میں بہانے سجانی
فانے ہی جو ہوئے تو غم اسکا میں نہ کہانی
بہائی کے طرف دیکھئے شق ہوتی ہی چھاتی
بی جائی کوئی بات بھی بن نہیں آتی
ظاہر میں تو مائین لحد سوتے ہیں اماں
میں خواب میں جب دیکھتی ہوں تو وہیں اماں

۱۹ ہی روح پہ اماں کی فلک کرتی ہیں زاری
سب بیٹے و بیٹیاں ہیں مصیبت میں ہماری
روداد بیان کرتے ہیں مجھ سے وہ ساری
فرمانی ہی بہائی سے خبردار رہیں واری
غم خوار ہی تو اور خدا حافظ جان ہے
نہ باپ ہی سر پر میری بچے کہ نہ مان ہے

۲۰ کہنی ہی زینب سے پکاری شہ عادل
بچے کئے ہمراہ ہیں گرمی کا سفر ہی
دروازے پہ تیار ہیں سب ہودج و محمل
ہی شام تلک سوگ کی کرنی ہیں آجکل منزل
لٹی ہی ابھی سر پہ ہوا وقت سحر ہی
چلتی ہی ابھی سر پہ ہوا وقت سحر ہی

۲۱ سنکر یہہ سخن مانوی ماں دیکھ ہماری
میں لٹتی ہون لیکر سفر اور کسی ہماری
غش ہوگئی ہی فاطمہ صغرا میری پیاری
یکبار کہے کر زمین بوسہ و زاری
اب کس پہ میں اس صاحب آزار کو چھوڑون
اس حال میں کسطرح سے بیمار کو چھوڑون

۲۲ ماں ہو میں کلیجا نہیں سینہ میں سنبھلتا
صاحب میری دلکو کوئی نہوئی ہی تمتا
میں تو اسی لے چلتی پہ کیسے نہیں چلتا
وہ جانمیں جو نہیں ہی نو دل اسکا بہلتا
دروازہ پہ تیار سواری تو کھڑی ہی
پر تو مجھی جان کی صغرا کی پڑی ہی

۲۳ سنکر یہہ سخن ماں کے آنسو نکل آئی
سنکر یہہ سخن سر کو جھکائی
بیمار کے نزدیک گئی سر کو جھکائی
منہ دیکھکے بابو کا سخن لب پہ نہ لائی
کیا ضعف و نقاہت ہی خدا اسکو بچائی
جس صاحب آزار کا یہہ حال ہو گہر میں
دانستہ میں کیونکر اوسی لیجاؤن سفر میں

۲۴ سنکر یہہ سخن بہنہ گئے سر کے بازو
کہہ کر یہہ سخن بہنہ گئے سر کے بازو
اور سورۂ الحمد پڑہا تنہا مرتبہ
آنکھون سے لگے آنسو
بیمار نے بائی کل زہرا کی جو سنی بو
مانسے کہا مجھہ میں جو جو اس آئی ہی ایمان
کیا میری مسیحا میری پاس آئی ہی ایمان

۲۵

بانو نے کہا ماں وہی آئی ہیں میرے جان
جو کہنا ہو کہو کہ ہی ہیں اور ہی سامان

دیکھو تو ادھر روتے ہیں بے شد و زبان
صغرا نے کہا اور کے محجب ہیں فراوان

وہ کون سا سامان ہے جو یوں روتے ہیں بابا
کھل کر کہو کیا مجھ سے جدا ہوتے ہیں بابا

۲۶

کیا سب اسباب کیا کل لے جا باہر
یہ گھر کا سب اسباب یہ فرش یہ بستر

والان سے کیا ہو گیا گھر ہو گیا صحرا
روتے ہوئے لوگوں کو نظر آتا ہی کیا

کچھ منہ سے تو بولو میرا دم گھٹتا ہی ماں
کیا سبط پیمبر سے وطن چھٹتا ہی ماں

۲۷

شب کا منہ تکنے لگی بانو ہوئی مغموم
صغرا نے کہا رو کے لگی بانو سے یہ مظلوم

بی بی سبھی یہ فرماتے تھے سید مظلوم
ہم آج سے آوارۂ وطن ہوتے ہیں صغرا

تم چھٹتے ہو اسواسطے سب روتے ہیں صغرا
ہم آج سے آوارۂ وطن ہوتے ہیں صغرا

۲۸

اب شہر میں یکہ مری ہی ہی نہ سواری
سنا بھی نہ ہو گی کبھی ایسی خبر آزار

ہیں پاؤں میں چھالے سفر میں جو ہوئے خار
پھرتا ہی وہ گھر میں سفر میں نہ ہوئے بیمار

غربت میں بشر کے لئے سو طرح کا در ہے
میرا تو سفر رنج و مصیبت کا سفر ہے

۲۹
لون جنبی ہی خاک اور نہ ہی کرمکے لیے کام
سنسار ہے یہ راحت نہ کہین رہا مین آرام

۳۰
سنی مین کہین صبح نہ جنگل مین کہین شام
دریا کہین حایل ہین کہین ہاسکا نہین نام

صحت مین گوارا ہی جو تکلیف گذر جاے
اسطرح کا بیمار نہ مرتا ہو تو مر جاے

۳۱
صغرا نے کہا کہانے سے خوشی ہی سبھی کو
ہانی جو کہین راہ مین ہانکون تو کہان کا

گرچہ ہو کا شکوہ نہین کرنیکی مین تاب
نیند فقط آپکا ہی تھا بدار

گرمی مین بہی راحت سی گذر جائیگی بابا
آیگا پسینہ تب اوتر جائی گی بابا

۳۲
وہان نیند کیونکر کہ بیدار ہو مار
ہے صبح مین بولیگی دوا اسپ بنا کر

گود مین لیکر علی اصغر
دن بہر بہی یکسان کٹی تجہیز و دفن مین
سوئینگی ہوین کہ عماری مین ٹہادو
بابا مجہی فضہ کے سواری مین ٹہادو

۳۴
شہ بولے کہ واقف ہی ہیں حال سے اللہ
میں کہہ نہیں سکتا بھی دہن پیش ہی جو راہ
کہاں جا سکا اس حال سے گو تم نہیں آگاہ
اب بھی ہی کوئی جسے بھی کی نہیں جان

ناچار یہہ فرقت کا الم سہتا ہوں صغرا
ہی مصلحت حق بھی جو کہتا ہوں صغرا

۳۵
ای نور نظر آنکھ مری تجھ بن جلتی
تو سمجھتی ہی نہیں میرا دل تجھ بن ہی جلتا
نیند ہی نہیں اور غم ہے جگر ہی میرا جلتا
ہے ضعف کہ دم لب پہ نہیں سینہ میں سنبھلتا

جز ہجر علاج اور کوئی ہو نہیں سکتا
دانستہ میں ہاتھوں سے تمہیں کھو نہیں سکتا

۳۶
سب کہتے تھے کی مانگا وہ بیمار بصد غم
منہ تکنے لگی ماں کا جو نہ سمجھی وہ ہم
چنوں سے عیاں تھا کہ چلیں آنسوؤں پیہم
ماں کہتی تھی بیٹی تجھے کیا ہی ہے بیٹا

مبہی تو کلیجہ میرا چھلنی ہی ہے ہم
وہ درد ہی جس درد کا یارا نہیں صغرا
تقدیر سے کچھ زور ہمارا نہیں صغرا

۳۷
سب کہتے تھے کیا نہیں نہیں
مرزا کہا کوئی کہ مرجائی ہے بیمار
سکتی ہیں مرضی ہی کہ مرجائی ہے بیمار
اللہ وہ آنکھیں کہ سکتی ہی وہ بیمار
کہ ہم ہیں بیمار سے فدا سے ہیں نہ ہم

بیزار ہیں سب ایک بھی الفت نہیں کرتا
سچ ہی کوئی مردی سے محبت نہیں کرتا

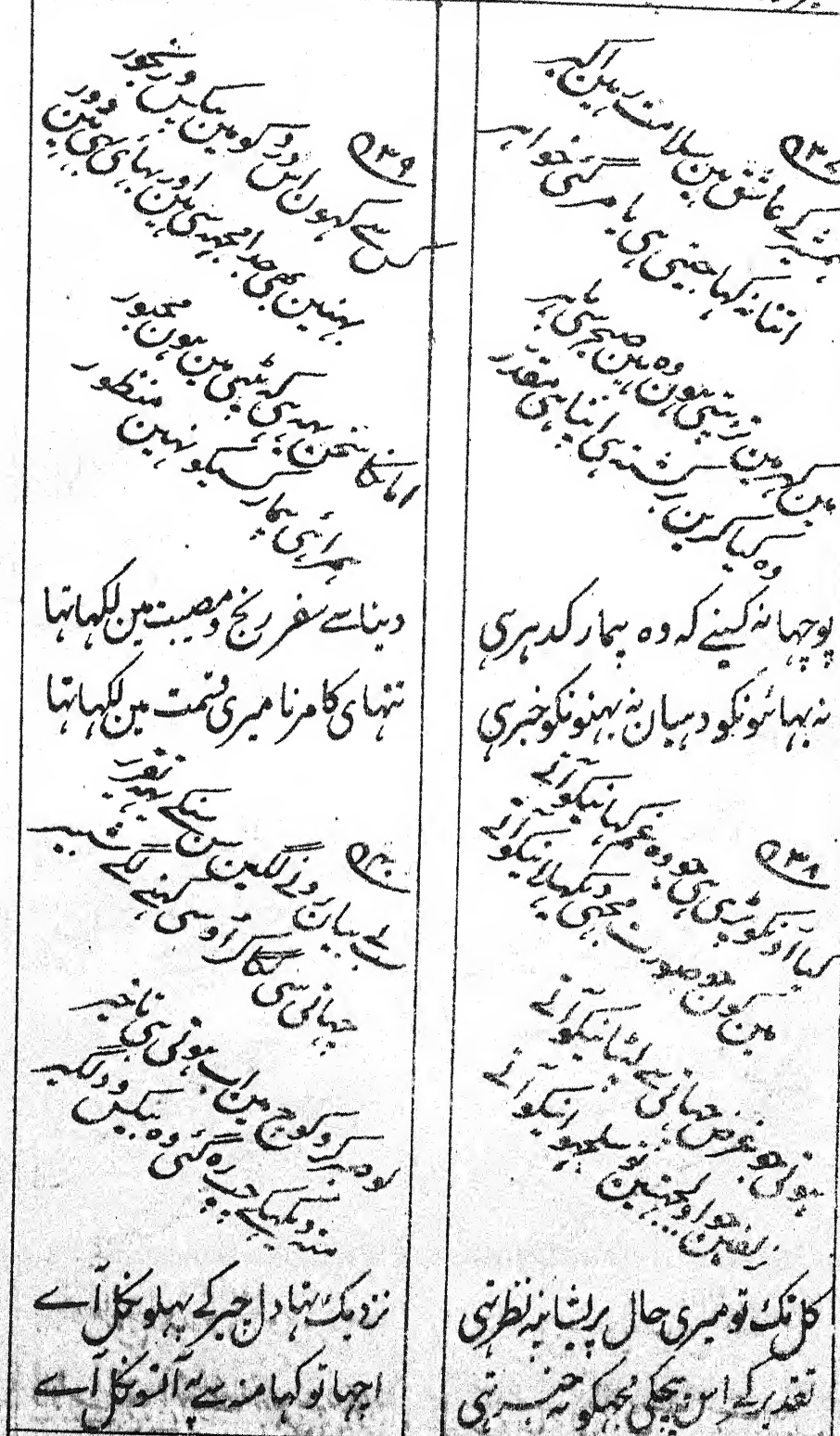

پوچھا نہ کسینے کہ وہ بیمار کدہر ہی
دنیاسے سفر رنج و مصیبت مین لکھا تھا

نہ بھائیونکو دہیان نہ بہنونکو خبر ہی
تنہای کا مرنا میری قسمت مین لکھا تھا

کل تک تو میری حال پریشان پہ نظر تھی
اچھا تو کہا منہ سے یہ آنسو نکل آے

تقدیر کے اس پیچ مجھکو نہ خبر تھی
نزدیک تھا دل چیر کے پہلو نکل آے

۳۱ بانو کو اشارہ کیا حضرت نے کہ جاؤ
اکبر کو بلاؤ علی اصغر کو بھی لاؤ
آئی علی اکبر تو کہا شاہ نے آؤ
روتی ہی ہیں ہمسے گلے اسکو لگاؤ

چلتے ہوی جی بھر کے انہین پیار تو کرلو
لینے انہین کب آؤگے اقرار تو کرلو

۳۲ بس آنکے اکبر نے یہ کی پیار سے تعظیم
کیون مجھسے خفا ہوگئین جعفر و میری نعیم
چلانے لگی حیرانی سے منہ رکھکے وہ دلکبر
محبوب برادر نبیری فرمان پیمبر

صدقہ تیری سر پر سے اوتاری کوئی مجھکو
بل کھای ہوی زلفونپہ واری کوئی مجھکو

۳۳ رخسار و بنا گوش جلنے کے مین صدقے
گیسو ارلٹے شانہ چلنے کے مین صدقے
افسوس ہے ان ہاتھونکے ملنے کے مین صدقے
کیون ہوگئے ہو انکے ہلنے کے مین صدقے

جلد آنکے بہنا کی خبر لیجیو بہائی
بے میری کہین بیاہ نہ کرلیجیو بہائی

۳۴ پیاری میری بہنا بہنا میری زینب
چھپ جاؤنگی کہان تمہین ڈھونڈینگے یہ سب
ہاں آئی ہے اکبر کی بہن ہے یہ علی اکبر
دیکھو نہین کیسے ہین یہ علی اکبر

دل سینہ مین کیونکر نہ وبالا نہ رہیگا
جب چاند نہ ہوگا تو اوجالا نہ رہیگا

۴۴۵ سر کٹ کے بھی جب سر سے جدا ہو گے بہائی
کیا کٹ کے بھی جب آن سے آن ہو گے بہائی
کیسے تھے بھی ہر بات میں یاد آؤ گے بہائی
نثر بعض خدا جانے کب لاؤ گے بہائی
کی وہ نوجیا نہ بھی یاد آؤ گے بہائی

کیا دم کا بھروسا کہ چراغ سحری ہین
تم آج مسافر ہو تو کل ہم سفری ہین

۴۴۶ ہان سچ ہی ہی ہمارا جینا نہین جانا
صحت ہی جو ہین تو نہین کہان میرا رہنا
بہیا جواب آنا تو میری قبر پہ آنا
کیا لطف کسیکو نہین جب چاہ ہماری
وہ راہ تمہاری ہی تو یہ راہ ہماری

۴۴۷ مرنا تو مقدم ہی غم کس کے ہوئے جان
دیکھا ہی کیا جب ہوئے جان
فنا کے طرف کون کرے کا رخ ہمارا
ہان بین ہی پہ سر کوی ہوگا نہ زہار
سانس آوگہڑیگی جو وقت تو فریاد کرونگی
مین بچکیان لیلیکے نہین یاد کرونگی

۴۴۸ ہان بچ ہی کہا کہنی ہی صفر نہین ہی قہران
ہان بچ ہی کہا کہنی ہی صفر نہین ہی قہران
سر کہ کر نکل جاتی ہی اب نہین ہی جان
یکیں ہی ہی ہی دعا ہی ہی ہر ان
صحت ہو تو بھی ہی ہی ہر ان

کیا بہائی جدا بہنو نسے ہوتے نہین بچے
کنبہ کے لئے جان کو کہوتے نہین بچے

۹۴۹
ماں صدقے گئی لیں بلک بلک کر گریہ و زاری
اصغر میرا رونا ہی صدا سنکے تمہاری

وہ کانپتے ہاتھوں کو اوٹھا کر بہ بیکاری
آرام بھی نہیں ہے سانس بھی ہے واری

بیٹھتی ہی بہو بھار بہن جان گئے تم
اصغر میری آواز کو پہچان گئے تم

۹۵۰
تم جانے ہو اور سنا نہیں جاتا مکنی
تب ہی نہیں جانی ہے ہی نہیں سکتی

جو دل میں ہی لب پر وہ سخن لا نہیں سکتی
کہہ یوں نہیں اماں کو ہی سمجھا نہیں سکتی

بیکس ہوں میرا کوئی مددگار نہیں ہے
تم ہو سو تمہیں طاقت گفتار نہیں ہے

۹۵۱
سنیا علی اصغر بھی ہی سنتا نہیں ہماری
کچھ بھی ہی سفارش کرو بابا سے ہماری

کوئی بھی سنتا ہی نہیں گریہ و زاری
کوئی بھی سنتا ہی نہیں کچھ دکھ کی ماری

۹۵۲
معصوم کے طرف سے کرفتار
صغرا کی طرف سے ہو بیمار

لے کے بلائیں لگی کہنے وہ بیمار
چپک چپک کے دیکھنے لگی وہ بیدار

دنیا سے کوئی دن میں گذر جائیگی صغرا
تم بھی یہ سمجھتے ہو کہ مر جائیگی صغرا

۵۴
عباس نے اٹھنے میں بہو دیو ہی سے پکارا
چلنے کے لئے قافلہ بس ہی سارا
لپٹا کے گلے فاطمہ صغرا کو دوبارا
اوجھے شہ دیں گھر تہ و بالا ہوا سارا

جس چشم کو دیکھا سو وہ پرنم نظر آئی
یک مجلس ماتم تہی کہ برہم نظر آئی

۵۵
عباس علی سے علی اکبر نے کہا تب
ہیں قافلہ سالار حرم حضرت زینب
پہلا وہ ہوں اسوار تو محمل میں ہیں تب
حضرت نے کہا ہاں یہی میرا بھی ہے مطلب

گھر میں میری زہرا کے جگر بند علی ہے
میں جانتا ہوں ماں میری ہمراہ چلی ہے

۵۶
بیبی نے جو نانی فرمیں دختر حیدر
آہو سے چلی زینب ناکوبی بسد پیمبر
خود ہاتھ میں لے زینب ناکو بی بی خاور
سر پر تھا ردا محمل کو اوٹھا تی علی اکبر

۵۴
بیبی نے اشارہ خاص سے کلثوم کو زار زار
روتے ہوئی ہمراہ ہوئی عترت اطہار
فرمانے لگے عباس علمدار نکو زار
پیدل بے فضا تو نے خبر دار خبر دار

باہر حرم آتے ہیں رسول دوسرا کے
پردا کوئی اوڑھا جائے نہ جھونکے سی ہوا کے

فرزند کمر بستہ جب داس کھڑی تھے
نعلین اوٹھا لینے کو عباس کھڑی تھے

۵۷
یکدن نو مہینا نہا بہیا مان سواری
یکدن نو مہینا نہا گرد ہے نبی کے لئے ناری

یکدن وہ نہا گرد ہے نبی کے لئے ناری
محمل نہا نہ ہودج نہ کجاوہ نہ عماری

محمل نہا نہ ہودج نہ کجاوہ نہ عماری
بی بی وہ نبی کی جسے رکتی ہے سواری

بی بی وہ نبی کی جسے رکتی ہے سواری
ننہی کئے بچونکے گلے ساتھہ بندہی تھے

ننہی کئے بچونکے گلے ساتھہ بندہی تھے
خط کیا ہین اجل کا یہہ پیام آیا ہی نانا

تھے بال کھلے چہرہ پہ اور ہاتھہ بندہی تھے
آج آپ سے رخصت کو غلام آیا ہی نانا

۵۸
زینت وہ محمل جو ہوی دختر زہرا
ناقہ پہ چڑہی سب حرم سید والا

ناقہ پہ چڑہی سب حرم سید والا
آنے لگے رہوار کہلا گرد کا بادل

آنے لگے رہوار کہلا گرد کا بادل
عباس سے بولے یہہ شہ شہر بطحا

۵۹
صدمہ ہی بچہڑنیکا میری روح نبی پر
رخصت کو چلو قبر رسول عربی پر

پیدل شہ دین روضۂ احمد پہ سدھارے
مفقود ہے صدا ای کہ آرامیری پیارے

نعرہ نہ سنا سینہ پہ کوبی نہ کسی کی
تھمتا نہین آرام رلوائے کو ہمارے

خط کیا ہین اجل کا یہہ پیام آیا ہی نانا
آج آپ سے رخصت کو غلام آیا ہی نانا

۶۰
خادم کو کہین آپکے آرام نہین ملتی
راحت کوئی ساعت بے غلام نہین ملتی

راحت کوئی ساعت بے غلام نہین ملتی
دکھہ کونسا اور کونسے ایذا نہین ملتی

دکھہ کونسا اور کونسے ایذا نہین ملتی
ہین آپ جہان پناہ وہ اصلا نہین ملتی

ہین آپ جہان پناہ وہ اصلا نہین ملتی
پابند مصیبت ہون گرفتار بلا ہون

پابند مصیبت ہون گرفتار بلا ہون
مین پاؤنسے اپنے طرف گور چلا ہون

۶۱

مین بکہ و فنہا ہون بگار ہزارون
بہ جان کے ہین دشمن آزار ہزارون
بہ پہول سے رکھے ہین خلش خار ہزارون
بہ سیر میرا اور خریدار ہزارون

دہان جمع کیے شہر کے خونریز ہوے ہین
خنجر میری گردنکے لیے تیز ہوئے ہین

۶۲

فرمائی جا کہان آپکا شبیر
سہان قبد کی ہی فکر وہان قتل کی تدبیر
مقتل ہین کہین ہیں کہین زندان کہین قبر
خونریز بکو

بچ جاؤن جو پاس اپنے بلا لیجیے مانا
تربت مین لوا سے کو چہپا لیجیے مانا

۶۳

امت مین عجب عدیم المثل ہی صاحب معراج
مین قبر مین بالک تخت و علم و تاج
دنیا کا زر و مال سبہی اونہین آج
مین گوشہ نشین فاقہ کش و مفلس و محتاج

اپنا علم و تخت اوسی دن گیا نانا
جب فاطمہ سی باغ فدک چہن گیا نانا

۶۴

یہہ کہکے ملا قبر سے شبیر جو رخصت
ہلنے لگا صدمے سے مزار شہ لولاک
جنبش جو ہوی قبر کو نہر آگئے افلاک
کانپی جو زمین صحن مقدس مین وہ خاک

اوس شور مین آئی یہہ صدا روضۂ جد سے
تم آگے چلو ہم بہی نکلتے ہین لحد سے

۶۵ مارا گیا جس وقت کلیجا میرا سارا
آوس دو رسی نکری ہی کلیجا میرا سارا

اب قتل میں ہوتا ہوں بے سانحہ و بارا
امت نے کیا پاس اور سب خوب ہمارا

بیدین میری بستی کو اوجاڑین نو عجب کیا
اعدا میری تربت کو اوکھاڑین نو عجب کیا

۶۶ سر چیکا ہی
اس وقت یہ رو کے شہ والا نے پکارا
وہان سے جواب آیا فاطمہ زہرا

پائین گے جگر کے ہیں تن چند فگے چاکی
رو رو کے یہ زینب نے کہی بات بھائی

ہی شور تیری کوچ کا جسدن سے وطن مین
پانیکو وہ ترسینگے جو نازونکے پلے ہین
پیاری ہین اوسی دنسے تڑپتی ہون کفن مین
تلوارین ہین اب اور میری چونکے گلے ہین

۶۷ زینب ہین جو کی بے کسی بے یار و زاری
گہبرا کے علی کی کفن سی کرنے لگی یاری

فرمانے لگے ای اخی مختار کے پیاری
نہین ہین تو زینب ہی ہین دو ہمیاری

گہرلٹنا ہی کیونکر مجھی چین آئیگا زہرا
کیا مجھ سے نہ رخصت کو حسین آئیگا زہرا

۶۸ منہ چومکہ فگے کیون کھلے ہو بھائی
سر پہ عمامہ ہی ہی دوش پہ چادر

فرماکر یہ نم ہین ہون ای زینب بیکس
مت کیجو پیچھا ہی اب ہو رہو گھر

۶۹
پہلا تو وہ نہا ظالم کر باندھی میری گردن
اب بازوی زینب ہین رسن بانده رہے ہین شیون

اب کون ہمارا ہے ستمگار فلک سے
ہانی نہا ہی ایک چراغ سر مدفن
اوسکو بھی بجھا دیتے ہین مجھہ ہی پہ دشمن

کیونکر نہ بہلا ماتم اولاد کرون مین
بچپن مین کیا تہا میرا ماتم شہ دین نے
اب کس سے اس اندہیر کی فریاد کرون مین
نانا کو بہی دی نہی خبر روح امین نے

۷۰
پہرتا ہی میری آنکہون مین شب کا منقل
وہ شور فغان اور وہ کہنے کو سس کا جنگل

وہ جلیان نیلو اونکے اور دہاڑون کا ہلچل
وہ نہر سے پیاسو نکے اوٹہانے کی ہلچل

شبیر کے سر پر سے یہہ آفت نہ ٹلے گی
دسوین کو محرم کے چہری مجھہ پہ چلے گی

۷۱
سنکر یہہ بیان بابا کا مادر کا جانی
رو رو کے پکارا اسد اللہ کا جانی

ہان والدہ سچ ہی
یہ ہمکا مجھی ہانی
پیاسے ہین میرے خونکے وہ ظالم کرے ہانی

۷۲
پہلو مین جو بہی فاطمہ کے زینب شبہ
اوس قبر سے لپٹے مجتبے صفدر

حیدر کرار
خضب ہی برادر
حیدر کرار
شبیر کی رخصت ہی برادر

قبرین بہی جدا ہین نہ افلاک ہماری
دیکہین ہمین لیجای کہان خاک ہماری

۷۳ یہہ کہکے اوٹھے فبر حزن سے نہ مظلوم
رہوا رہو ماگا تو سوار یکی ہوی دیوم

یاران وطن گرد ہے افسردہ و مغموم
چلا نے لگے خادم کہ چلا خلق کا مخدوم

بس آج سے بے وارث و والی ہی مدینہ
اب پنجتن پاک سی خالی ہی مدینہ

۷۴ نہانا کہ تک شہر کے یک شور قیامت
سمجہانے ہوی سبکو چلا جاتا ہے حضرت

رو رو کے وہ کہنا تہا جسے کر نے ہی رخصت
ہائینگے کہان پہر یہہ غمخوار ہی زیارت

آخر تو بچہر کر کف افسوس ملین گے
دو چار قدم اور بہی ہمراہ چلین گے

۷۵ قسمین ہین نہین ہوتی ہی اب سانہہ اور
تکلیف نہین ہوتی ہی اب سانہہ اور

اندر کو سونپا تمہین آنسو بہاو
پہر سے نہین ہم سے بہی آنسو بہاو

اوس بیکس و تنہا کی خبر پوچہتے رہنا
یارو میری صغرا کی خبر پوچہتے رہنا

۷۶ رونے ہوی وہ لوگ پہری شاہ سے ساری
جو صاحب قسمت تہے وہ ہمراہ سدہاری

کس شوق سے مروان حق آگاہ سدہاری
تا بدر خانہ اللہ سدہاری

اوتری نہ مسافر کسی مخلوق کے گہر مین
عاشق کو کشش لیگئی معشوق کے گہر مین

روشن ہوی کعبہ کی زمین نور خدا سے
کعبے نے شرف اور سہی پایا شرف سے

حیدر حیدر کے ہے سب پیمبر فقرا سے
آباد ہوا شہر نجف نام علی سے

خوش ہو کے ہوا خواہ یہہ کہتے تھے علی کے
جز خاک نہ ہو گا نشان یہی بدنوں کا

سب باپ کی خوبی نواسے ہیں نبی کے
انجام یہی ہم سے غریب الوطنوں کا

۷۹

کعبے میں یہی لینے ندا شاہ کو آرام
کوفے سے چلے آتے تھے ناشاد و ناکام

کعبے سے چلے آتے تھے ناشاد و ناکام
کوفے سے چلے آتے تھے ناشاد و ناکام

اعدا نے کیا قتل نہ حج کے بھی ہے ایام
کہو لبیک فاطمہ نے باندھے احرام

کہو لبیک فاطمہ نے باندھے احرام
کہو لبیک فاطمہ نے باندھے احرام

عازم طرف امر الٰہی ہوی شبیر
نبی ہشتم ذبیحہ کہ راہی ہوی شبیر

۸۰

ہاتھوں میں یہی بیل کے اور در کے تھے شبیر
منزل یہی آرام سے سوتے تھے شبیر

ہاتھوں میں یہی بیل کے اور در کے تھے شبیر
منزل یہی آرام سے سوتے تھے شبیر

شکوہ کہیں اوسی نہ کسی جا ہوی دلگیر
جلدی ہی سے ہو جای شہادت میں نہ تاخیر

شکوہ کہیں اوسی نہ کسی جا ہوی دلگیر
جلدی ہی سے ہو جای شہادت میں نہ تاخیر

مقتل کا یہہ تھا شوق شہ جن و بشر کو
جسطرح سے ڈھونڈھی کوی معشوقہ گہر کو

۸۹۱۶۲۳۱ ۱۲۰۴۱ ۱۰۵ ذخیرۂ کتب از اسد اللہ اسد الوقف

۸۱

ملتا نہیں کوئی مرد سافر بھولا سا راہ
بولو جو تم سے کھا اوس نے بجز شب شنو وبگاہ
بولو جو تم سے کھا اوس نے بجز شب شنو وبگاہ
اب یہی ہی ہمکو آرزو ای بندۂ اللہ
اب یہی ہی ہمکو آرزو ای بندۂ اللہ
کہتے نہیں سو اب ہمین خیمہ کوئی جاہ
کہتے نہیں سو اب ہمین خیمہ کوئی جاہ

کیا ملتا ہی اوس دشت مین اور کیا نہین ملتا
ہم ڈھونڈتے پھرتے ہین وہ صحرا نہین ملتا

۸۲

وہ عرض بہیر کرنا نہا کہ بسبب شنہ لوگ
وہ عرض بہیر کرنا نہا کہ بسبب شنہ لوگ
ہی سخت پراندوہ وہ صحرا نہ افلاک
ہی سخت پراندوہ وہ صحرا نہ افلاک
سنتا ہو اوہان آہی نو ہوتا ہی غمناک
سنتا ہو اوہان آہی نو ہوتا ہی غمناک
سنتا ہون کہ وہان دنکو اوڑانا ہی کوئی خاک
سنتا ہون کہ وہان دنکو اوڑانا ہی کوئی خاک

وہان رات کو رہتی ہی صدا سینہ زنی کی
درویش کی ممکن ہی سکونت نہ غنی کی

۸۳

کب شہر نزای مین ہی بہیجلانا ہی نیزہ
کب شہر نزای مین ہی بہیجلانا ہی نیزہ
کرتے ہین گرہان ہی بہان ہی کہ بہیجا
کرتے ہین گرہان ہی بہان ہی کہ بہیجا
کیا حال کہون نہر کا اوی شاہ خوش اوقات
کیا حال کہون نہر کا اوی شاہ خوش اوقات
خیمہ تو نہین نہین شتر ہی بہیجا
خیمہ تو نہین نہین شتر ہی بہیجا

طایر بہی دم تشنہ دہانی نہین پیتے
وحشی کبہی اوس نہر کا پانی نہین پیتے

۸۴

اوس جا نہ پہنچنا ہی دشمن کا نہ لینا ہی
اوس جا نہ پہنچنا ہی دشمن کا نہ لینا ہی
کرتے ہین کہ اوس آب مین آگ لگی ہی
کرتے ہین کہ اوس آب مین آگ لگی ہی
پانی کے لئے اوسکی ہر اک موج ہی تشنہ
پانی کے لئے اوسکی ہر اک موج ہی تشنہ
اس طرح ہوا جلتی ہی جس طرح چلین تیر
اس طرح ہوا جلتی ہی جس طرح چلین تیر

بجہتی نہین وہان پیاس کسی تشنہ گلو کی
بو آتی ہی اوس نہر کے پانی سے لہو کی

۸۵ سر کر کے بہت چلے فدیۂ عالم
اوس شخص سے بہتر کبھی اوسے ہم
اللہ نے چاہا تو بنا لے اوسے ہم

عاشق ہے بلا بوڈر آتی ہی ہر دم
غم اور رہا وصل کا عرصہ جو رہا کم

آفت یہہ نئی فوج شہنشاہ مین آئی
مسلم کے شہادت کی خبر راہ مین آئی

۸۶ سر ناوی خبر اللہ
غربت مین نہ ماتم کی سنا وی خبر اللہ
ناری ہوا حضرت یہ عجب صدمہ جانکاہ

گوندہی ہوی سر کہولکے پیٹے حرم شاہ
فرماتے تھے شہ سکوہی درپیش ہی راہ

ہوگا وہی ظاہر کہ جو تقدیر بشر ہی
آج اونکا ہوا کوچ توکل اپنا سفر ہی

۸۷ اوسدن سے نوبت ابرالحسن نہ کہا
کہا نا کرے دن قافلے والون نے نہ کہا

رستے مین ابھی نہا اسد اللہ کا جایا
جو چاند محرم کا فلک پر نظر آیا

سب نے مہ نو لشکر شبیر مین دیکھا
منہ شاہ نے آئینۂ شمشیر مین دیکھا

۸۸ سر کوآی
خوئین و رفقا جانکہ سر کوآی
مجبلو جھکے اور سخن لب پہ بھرائی

بہ جاند بیارک ہویدا اللہ کہا ہی
کفار پہ تو فتح اسی چاند مین ہی

رتبہ مہ خورشید سی بالا رہی تیرا
تا حشر زمانے مین اوجالا رہی تیرا

۸۹

اٹھنے میں ہو فضہ علی اکبر کو پکاری
لو دیکھ چکیں چاند بدر اللہ کی پیاری
عادت ہی کہ وہ دیکھئے ہیں شکل تمہاری
آنکھوں کو کئے بند فرماتے ہیں واری
آئی تو رخ اکبر ذی قدر کو دیکھوں
شکل مہ نو دیکھ چکی بدر کو دیکھوں

۹۰

شہ داخل خیمہ ہوئی فرزند کے ہمراہ
منہ دیکھ کے کہنے لگی بنت اسد اللہ
پہنچا ہی کہ طرح کا ای فاطمہ کے ماہ
فرماتے لگے رو کے ہیں سے شہ ذیجاہ
سر تن سے میرا اس مہ پرغم میں کٹے گا
زینب بہو مہینا تمہیں ماتم میں کٹے گا

۹۱

اس عشرۂ اول میں نہ ہونگے ہیں ہم
تاریخ سفر ہی و سکینہ کا ستم
غرہ بھی غرہ ہی کہ ای زینب پیغم
جب لال کے عاشق ہو وہ ہو جائیگا بیکس
دیکھو گے نہ پھر منہ علی اکبر سے پسر کا
اب شام میں ہوئیگا تمہیں چاند سفر کا

۹۲

پہنچا ہے کہ ہی مصیبت کا مہینا
پہنچا ہے کہ ہی تعزیت کا مہینا
پہنچا ہے کہ غرہ ہی ہے ظلم کا مہینا
آیا ہے کہ غرہ ہی شہادت کا مہینا
رخصت ہی ہے اب عمر کے مدت کا مہینا
گھر کیں گے ستمگار جو روئی گی سکینہ
اس چاند میں بن باپ کے ہوئی گی سکینہ

۹۳

رونیکے لئے خلق خدا ہی ہمیں دن رات
ان روز دن ہو ہمیں کو خوشی ہو نہیں ممکن
کر ساکن
لیونگے سب انتقام ہمسے کر ہمسن
اکبر کو جوان رونیکے ہمصور

بھولیں ہمیں ایسے نہیں غمخوار ہمارے
ہونگے سیہ پوش عزادار ہمارے

۹۴

غش ہو گئی سنکر یہ بیان زینب غمگیں
خیمہ میں وہی رات سی ہے بپا ہمیں
بیمار رہیں صبح تلک بے بیان ہمیں
خیمہ کو اکھاڑ کر خلیفۂ عالم

آخر وہی دریا وہی جنگل نظر آیا
تھی تیسری تاریخ کہ مقتل نظر آیا

۹۵

جب بھی کیا شروع سفر راہ خدا کو
منزل پہ فضا لائی عجب الف بلا کو
بک عبد ہوی عاشق رب دوسرا کو
ہاں روک لو باگیں ہیں یہ بیکاری فضا کو

گردوں سے فزوں اوج ہی اس پاک زمین کا
بھالے نظر آتا ہی چمن خلد برین کا

۹۶

ای قافلہ والو یہ ہے کربل کی زمیں ہی
سیارہ و خیمہ ہے اتارے کی جگہ ہی
دنیا ارونکی سے یہ ہے نیزے کی جگہ ہی
ہمت جو خدا دی تو یہ ہے مرنے کی جگہ ہی

ایسی نہ زمین پہر نہ افلاک ملیگی
پھر خاک وہ ہی جسمیں میری خاک ملیگی

رباعی

آنکھوں میں
مردم کا ہے احسان و کسب آنکھوں میں
الطاف ہے سب سے بہ قدر آنکھوں میں
ہی عین شرف خدمت احباب حسن
گر ہو نہ جگہ پہ ہاں میں ہم آنکھوں میں

رباعی

شب میں خلق
شب میں شکل ہی
شب میں سحر ہی شب میں شکل ہی
شب میں سحر ہی شب میں خمر ہی ہم
غنچہ ہی غنچہ ہی ہم
شکل ہی
کمر ہی خمر ہی ہم شکل ہی
ناز ہی ہی خمر ہی ہم

آغوش میں خورشید قامت کے پلے ہیں
سب عضو بدن نور کے سانچے میں ڈھلے ہیں

رباعی

وہ نظم ہیں کہ نثر ہو شرمندہ جو
عطر عنبر ہے
شکل ہیں
بادی نسیم نفحہ گل ہے جو
ہو سکے دیوان تو کاغذ ہو جا

۲

نہارِ رنگ سے چار و ہر حسن کا پتہ
نہ ماہ میں یہہ نور نہ خورشید میں ضیا
نہیں ایک سر پا میں جو خوبیاں ہیں سو
کرشمہ نہاں راستی ہوئی ناخن سے تا
اس حسن پر نہ مہر کو نہ ماہ کو دیکھا
دیکھا جو اُسی قدرتِ اللہ کو دیکھا

۳

آئینہ رخ آئینہ روی محمد
اور گیسوؤں میں نکہت بوی محمد
اجلال علی خلق حسن خوی محمد
آنی ہی تن پاک سی خوشبوی محمد
عالم کو یقین سیدِ لولاک کا ہوتا
سایہ جو زمین پر نہ تنِ پاک کا ہوتا

۴

جس وقت سے پیدا ہوا وہ گیسوؤں والا
مادر کی طرح بالنے آغوش میں پالا
فرماتے تھے منہ چوم کے اکثر شہ والا
مشکل پسند ہی میری کرے گا اوجالا
کیونکر نہ فدا ہوں کہ یہہ سایہ ہی نبی کا
اس چاند نے دیدار دیکھایا ہی نبی کا

۵

اور جبکہ کبھی آنکھ نہ سوتے تھے سحر کو
اکثر ہی کا منہ دیکھتے تھے آپ سحر کو
نکلے کو جھکتا نہ ہوا رکھ جو سر کو
کہتے تھے کہا جائے گا اوس خاک در کو
اس چہرے کے اس زلف گرہ گیر کے صدقے
فرزند پیمبر تیری تصویر کے صدقے

۶

اکبر کو بھی نہاں ہے یہ بک عشق کا مکر
بے سبط بھی چین نہ پڑتا ہے کسی دم
یہ عرض بھی جائے جو کہیں سبط اکبر سے
ہاں شاہ بھیجا دو تو ہمراہ چلیں ہم

خوف نظر بد سے نہ لے جاتے ہیں شبر
چھپ کر علی اکبر سے چلے جاتے ہیں شبر

۷

فرزند سے مادر کی محبت تو ہی سنا ہو
بانو نے کبھی آنکھ سے یک بل نہ رہا دور
آرام وہی دل کا وہی آنکھوں کا ہے نور
ہاں کو وہی منظور ہے جو ہے اسی منظور

خوش دیکھ کے چھاتی سے لگا لیتی ہے بانو
رونا تھا جو فرزند تو رو دیتی ہے بانو

۸

زلف و رخ اکبر کے بغیر نظر نہیں سکتی
اوس لال کے خدمت کے سوا ہاتھ کو کام
یاد اس کے تن آرا کے جان ہے وہ کل اندام
ہاں سنتی نہیں ہے پدر ارجمند آرام

بوی تن ہم شکل نبی بھاتی نہیں اوسکو
منہ رکھتی نہیں چھاتی پہ تو نیند آتی نہیں اوسکو

۹

بیٹا نہیں اکبر ہی سا تھا اوسی زبان
بیٹا نہیں اکبر ہی سا تھا اوسی زبان
جب کہتی یہ ہاں کان تو وہ کہتے تھے جان جان
جب کہتی یہ ہاں کان
پہلے سے مہیا تھا کیا شاہ کا سامان
پہلے سے مہیا تھا کیا شاہ کا سامان
پر کہتی نہیں جب تک نہ کہے شاہ جہان
یوں کہتی نہیں جب تک

ٹھیرا و کہیں بیاہ میری غنچہ دہن کا
سہرا ہی یہ دولہا کا یہ جوڑا ہی دلہن کا

۱۰

سنتے تھے جو بہشت کی آفات سے خوف
سنتے ہی کر رہے تھے خطا سے خوف

رونیکا سب سے پہلے کیا جو عمل شروع
فریاد نے تھے جو جا ہی کی کار سے خوف

ہوگا وہی اللہ کو جو مدّ نظر ہی
قایم رہی یہہ گیوون والا میری گہر مین

غم ہوگا کہ شادی کسی نعمت کی خبر ہی
ہی نور محمدؐ سے اوجالا میری گہر مین

۱۱

زینب کے محبت ہی تو ماہر ہی خدا کی
بلبل نے بھی پہلے کل کے محبت نہین پائی

سب دولت و حشمت علی اکبر پہ نثار کی
دم بھر بھی گوارا نہی بیچی کی جدائی

بیٹونکو تو بہائی کے غلامی مین دیا تہا
دنیا مین سلامت جو یہہ گلفام رہیگا

فرزندی مین ہم شکل پیمبر کو لیا تہا
ہم شکل پیمبر سے میرا نام رہیگا

۱۲

جہانی ہی کتا نے نہی جب اکبر کو بلا کر
حرمت سے بہن بیٹہے تہے عباس نامور

فرمانے لگی عاشق ہون تمہاری ہی صفدر
پہ سچ کہون ہون یا ری نہین اکبر بیکس

۱۳

کس شخص کی سر نصب ہی یہہ گیوون والا
جیتا ہی رہے مین نہ رونے ہی والا

نظمی کہا کر نے ہین اسکی ثنا خوان
مہری ہی سعادت ہے جو اس گیوں کا ہوا

۱۴ سکا جو اس گھر سے جنازہ مبارکا ہے
نکلا جو اس گھر سے جنازہ مبارکا ہے
خیمہ دونوا دہر اور اودہر ہو گیا ہے
خیمہ دونوا دہر اور اودہر ہو گیا ہے
کلثوم کا بھائی کا بیٹا علی اکبر
کلثوم کا بھائی کا بیٹا علی اکبر
سکینہ کا بابا سکینہ کا بابا
سکینہ کا بابا سکینہ کا بابا
بیمار و زار یکی ہی جاوا ی مفطر
بیمار و زار یکی ہی جاوا ی مفطر

۱۵ زینب کو یقین تہا یہہ مجہی دفن کرینگے
جو شخص کہ زندہ تہا وہ مرنے پہ تلا تہا
اِسکی نہ خبر تہی کہ یہی پہلے مرینگے
حور عین نظر آتے تہین در خلد کہلا تہا

۱۶ اب کاتب اخبار عزا کرز مین سخن
اب کاتب اخبار عزا کرز مین سخن
اشہارہ برس کے ہوی جب اکبر دلگیر
اشہارہ برس کے ہوی جب اکبر دلگیر
غربت مین گرفتار مصیبت ہوی شبیر
غربت مین گرفتار مصیبت ہوی شبیر
دعوے کے لئے جمع تہے تیغ و تبر و تیر
دعوے کے لئے جمع تہے تیغ و تبر و تیر
وہ پیاس سے مرتے تہے جو ناز و نعم سے پلے تہے
عاشق تہے دل و جان سے امام ازلی کے
تلوار تہین نہین اور آل محمد کے گلے تہے
کہتے تہے کہ قربان حسین ابن علی کے

۱۷ تہے لاکہ جوانونکی ہنستی ہوئی صورت
تہے لاکہ جوانونکی ہنستی ہوئی صورت
غل تہا کہ کرو فاطمہ کے گہر کی صفائی
غل تہا کہ کرو فاطمہ کے گہر کی صفائی
شہ دیکہتے تہے لشتی تہی زہرا کی کمائی
شہ دیکہتے تہے لشتی تہی زہرا کی کمائی
چہپتا تہا کلیجہ سے اوبہائی ہی بہائی
چہپتا تہا کلیجہ سے اوبہائی ہی بہائی

۱۸ جو دیکہتا تہا اونہین چشمہ کوثر
جو دیکہتا تہا اونہین چشمہ کوثر
لہر ین جو مارتے تہے تلوارونکے منہ پر
لہر ین جو مارتے تہے تلوارونکے منہ پر
منہ ہوی جاتے تہے پانی مین جو ہوتے تہے پسینے مین تر
منہ ہوی جاتے تہے پانی مین جو ہوتے تہے پسینے مین تر
گرمی مین جو ہوتے تہے پسینے ہوا آتی نہی فر فر
گرمی مین جو ہوتے تہے پسینے ہوا آتی نہی فر فر
جنت کو دیکہہ کے ہوا آتی نہی فر فر
جنت کو دیکہہ کے ہوا آتی نہی فر فر

۱۸

جب رو چکے قاسم کو نہ بیبیوں سے آس
جب رو چکے قاسم کو نہ بیبیوں سے آس
گلچین گلستان شہادت ہوئی عباس
گلچین گلستان شہادت ہوئی عباس
بھائی جو ہوا قتل تو صدمے ہوئی ہائیں
بھائی جو ہوا قتل تو صدمے ہوئی ہائیں
سر کوٹی تلی اکبر بے سر کے سوا پر نہ سنا ہائیں
سر کوٹی تلی اکبر بے سر کے سوا پر نہ سنا ہائیں
بیتاب تھے تھامے ہوی ہاتھوں سے جگر کو
بیتاب تھے تھامے ہوی ہاتھوں سے جگر کو
تکتا تھا پسر باپ کو اور باپ پسر کو
تکتا تھا پسر باپ کو اور باپ پسر کو

۱۹

نہ جانے ہیں مرنکو ہیلے ہیں جائیں
نہ جانے ہیں مرنکو ہیلے ہیں جائیں
سینے کو سپر دیں کلیجے کو بچائیں
سینے کو سپر دیں کلیجے کو بچائیں
اکبر کا ارادہ ہی کہ ہمراہ جہاں جائیں
اکبر کا ارادہ ہی کہ ہمراہ جہاں جائیں
میدان میں بابا مری لاشکو اوٹھائیں
میدان میں بابا مری لاشکو اوٹھائیں
جب شاہ نظر کرتے ہیں شمشیر دو دم پر
جب شاہ نظر کرتے ہیں شمشیر دو دم پر
ہم شکل نبی دوڑ کے کرتے ہیں قدم پر
ہم شکل نبی دوڑ کے کرتے ہیں قدم پر

۲۰

نہ کہنے ہیں ای جان بدر دیکھو زرد کو
نہ کہنے ہیں ای جان بدر دیکھو زرد کو
ماں بہنوں کی لوجاکے خبر دیکھو زرد کو
ماں بہنوں کی لوجاکے خبر دیکھو زرد کو
امت سے فدا کرنے دو سر دیکھو زرد کو
امت سے فدا کرنے دو سر دیکھو زرد کو
احسان ہمارا ہی اگر دیکھو زرد کو
احسان ہمارا ہی اگر دیکھو زرد کو
ہم نے وہ سہی رنج کہ کچھ کہہ نہیں سکتے
ہم نے وہ سہی رنج کہ کچھ کہہ نہیں سکتے
اللہ تم یک داغ پدر سہ نہیں سکتے
اللہ تم یک داغ پدر سہ نہیں سکتے

۲۱

جب جائیں گے صاحب ہمرای اکبر و لکبر
جب جائیں گے صاحب ہمرای اکبر و لکبر
دیکھا کرو اور ہمپہ چلیں بیبیاں دختر
دیکھا کرو اور ہمپہ چلیں بیبیاں دختر
اوسوقت کہو ہم سے جو بچہ مری تھدیر
اوسوقت کہو ہم سے جو بچہ مری تھدیر
زینب پہ تڑپتا تن صد پاش کو دیکھو
زینب پہ تڑپتا تن صد پاش کو دیکھو
ٹکڑی سم اسپان سے میری لاش کو دیکھو
ٹکڑی سم اسپان سے میری لاش کو دیکھو

۲۴ اکبر نے کہا خالق اکبر نہ دکھائی
اکبر نے کہا نہ کبھی کوئی لڑائی
شاہ نے کہا نہ کبھی کہیں کہائی
شہ بولے پدر دیکھے پسر جیسا جائی
دنیا میں ہی پیر جوان مر نکو جائی
جو کہتے ہو بابا سے بجا کہتے ہو بیٹا
انصاف بھی کچھ ہی کہ یہہ کیا کہتے ہو بیٹا

۲۴ جیتا پسر اونکا تو ملا اونکے گلے سے
تم پھر کے نہیں آنیگے تیغونکے تلے سے
جو منہ سے کوئی بات کہی پھر نہ گئی ہے
نہی سے کوئی ہاں کبھی ہوتے نہ سنی ہے
عباس سے بھائی کا کوئی داغ اوٹھانا
ایوب سے صابر کا کلیجا نکل آنا
شبیر کسی رنج میں مجبور نہیں ہے
پر داغ پسر سہنے کا مقدور نہیں ہے

۲۵ دوجا نو کا اکبر سے جانے میں زیان ہے
تو زینب بیکس کے تن زار کی جان ہے
مانند ابو لیلے بہادر سی تاب کہاں ہے
ہانو کے تو پہلو میں بھرا صبر کا کان ہے
زینب سی رضا مرنیکی لے لوگے تو جانا
بانو کو قسم رونیکی دے لوگے تو جانا

۲۶
ہم سکلن ہمیں سے نہ کوئی بات بن آئی
فضہ نے خبر جا کے یہ زینب کو سنائی
لو بیبی ہوئی شاہ کے لشکر کی صفائی
ارباب میں اور بیٹے میں بھی ہو گئی جدائی

طاقت نہ رہی ضعف سے تھرآتے ہیں شبیر
اکبر تو ہیں زندہ پہ موی جاتے ہیں شبیر

۲۷
ماں جو کی رضا دی علی اکبر نہیں آتا
زینب نے کہا مجھکو یہ
ہاں مجھکو بھلائیں تو بھلائیں علی اکبر
پر بے میری مرضی نہ رضا دینگے برادر

اٹھارہ برس پالا ہی حقدار ہوں میں بھی
وہ بیٹے کے مالک ہیں تو مختار ہوں میں بھی

۲۸
آوی تو مبی سامنے وہ گیسوؤں والا
پوچھونگی بتاؤ مجھے کس نے نہیں مارا
ارغاز میں ہی ہو میں سینہ بھی سنا لا
اللہ یہ ہوئے ہیں جو بوش سنا لا

مادر سی رضا مر نکی لینے کو نہ آئی
پرسا بھی مجھی بیٹو نکا دینے کو نہ آئی

۲۹
بہنوں کی ابھی نہا کہ نہ کبھی خبر آئی
اور باپ نے بھی علی اکبر نظر آئی
چلائی کہ بیری ہیکل نہ پدر آئی
نہ ور الباس سر بانو نے اور نا بھر آئی

زینب پسر نایب حیدر سی نہ بولے
لیں شہ کی بلائیں علی اکبر سی نہ بولے

۳۰

نہی جان نوا کبر مین نظر نہی سوی شبیر
کہنا نہا کچھ اور بہائی کچھ کرنے تھے تقریر
نہ کہنے تھے جا ہی کری مالک تقدیر
دیکھو نوا دہر کہنے مین کیا اکبر دلگیر

۳۱

وہ کہتی تہی مین کون ہون کیا مجھہ سے کہینگے
تلوارین لئے اہل ستم گرد کھڑی تھے
جو دلمین ہی انکے وہ بھلا مجھہ سے کہینگے
عباس کے لاشے پہ پھپھو بیہوش پڑی تھے

۳۲

سمجھے علی اکبر نہا ہین بیوہی زمان
نغلون مین اگر کچھ تہی ہین دیکہ نہ زنانہا
فرمونیہ کر ادہر کے بادیہ گریان
ہا کوئی دم تک ہوش نہ آنا
لپٹا کے گلے سے پھپھو پیار سے کہنا
نہ کوئی ظالم کوئی ستمگر لگانا
زینب سے بہ بابا یہ ذرا اور تو فرمان
گر مین اگر آنا تو نہ پھپھو بابا کو بانا

۳۳

زندہ نہ محمدؐ ہی نہ اب عون ہی بیٹا
سب کہتے کہ بابا سی نہ الفت تھی پسر کو
تم مجھکو نہ پوچھو تو مرا کون ہی بیٹا
چھوڑا بابا ستمگار و نمین مظلوم پدر کو

۳۴

جب سنی لیلا زندہ ہی اور مرگئے سب اور
فرمائی پھر وہ بھی سنئے بیٹا مادر
میں جانتا ہوں آپ ہیں شیدای زار اور
یوں پیار نہ کرتیں مجھی جانی سے کاکر

کہتیں مجھی صورت نہ دیکھائی علی اکبر
کہدو نہ میری سامنے آئی علی اکبر

۳۵

میں آپ صدقے بلائیں میری لیجئے
لے آیا ہوں بابا کو صلہ کچھ بھی دیجئے
میدان میں ماری گئے سب بہنیں بھی
عمنی ہی بلا شہ کی نصدق مجھی کیجئے

امان ہی خطا ہیں مجھی قدموں پہ گرادو
پالا ہی تمہیں نے نہیں میدان کی رضا دو

۳۶

بہ وقت مصیبت کا ہی مجھ کو خبر ہیں ہیں ان
حضرت نے کہا آپ سفارش ہیں ہیں ان
مادر سے کہا آپ کے الفت کے ہیں قربان
جانی سے لگا لیجئے اب دیکھا ہوں میدان

آزردہ نہو ناکہ نہایت مجھی غم ہے
امان نہیں میری ہی جو انکی قسم ہے

۳۷

ہانو نے کہا میں تو خفا کچھ نہیں واری
میں کون ہی جان ہی مالک ہیں تمہاری
راضی ہوں بہ رخصت بہ تو بنکو او سواری
تم سے تو نہ انکو نہ مجھی جان ہی پیاری

یہ خوش ہیں اگر تم سے تو خورسند ہوں میں ہی
مرضی جو ہی انکی تو رضامند ہوں میں ہی

۳۹

مجھکو تو فقط دودھ پلانے کی ہی الف
زینب نے تو اشہارہ برس کی ہی ریاض
صدقے گئے جب انکی یہی دین ہمین خصم
سر دیکر کرینگے ہم کیا میر مطاف
دعوای کنیزی ہی مجھی بنت علی سے
مین دودھ بھی اپنا نہین بخشونگی خوشی سے

۳۹

بانو سے بہت ہم نے سنا جب
حرب سے لگے دیکھنے اکبر سوی زینب
زینب نے کہا مجھسے کہلا اپنا مطلب
پھر چھاتی سے لپٹا کے کہی حجت زیبا
ہر چند سمجھتا نہین دل ای علی اکبر
چھاتی پہ دھری صبر کی سل ای علی اکبر

۴۰

بابا کی طرف بیٹے نے دیکھا بہ تبسم
خیمے مین گئے رخصت اکبر کا تلاطم
جلائی شہ دین کہ میری جان جلے تم
بابا کے ضعیفے پہ کیا خوب ترحم
اس غم مین نہین صبر کا یارا علی اکبر
فریاد ہی تمنے مجھی مارا علی اکبر

۴۱

روتے ہوی دیوڑھی پہ گئے اکبر دلگیر
کہوڑی پہ چچا لال گری خاک پہ شبیر
کس شمسے جاکر ہو رخصت نوے ہوی شبیر
محبوب خدا ای مین تو لے ہوی شبیر
ہم کہتے تھے دودھ نکے نہ پیا سیکو ستاؤ
لو اور محمدؐ کے نواسیکو ستاؤ

۴۲

یہہ احمد مرسل ہین فیصلہ کرنیکی جا ہی
روشن ہی ہین نور ہی کے یہہ ضیا ہی
انوار سے معمور کو یہان مرنا کیا ہی
یوسف ہی کری انکی غلامی تو بجا ہی
مالک انہین خالق نے کیا حشر کے دن کا
یہہ آیۂ رحمت ہین ادب چاہئی ان کا

۴۳

بولا عمر سعد یہہ اکبر ہی یہہ اکبر
دنیا مین ہی ایک ہی نمونہ یہہ پسر
اب خانۂ جنگ ہی تنہا ہوی سرور
ہان فوج ہوئی چلین تیر و خنجر
بڑہ بڑہ کے جو لڑتے تھے وہ جانباز کہان ہین
صف باندہ کے روکین قدر انداز کہان ہین

۴۴

یہہ سنتے ہی لشکر صفین ہوگئین تیار
دنکے یہہ لگے چوب علم کرنے کو بیکار
بجلی سی چمکنے لگی ہر شامی کی تلوار
دہلا گیا دہلا اوٹھا چار طرف دشت و کہسار
شور دہل جنگ کدر تا تہا فلک سے
خیرہ تہی نظر برچھیونکے پہل کی چمک سے

۴۵

یک بیک سی کماندار فدم آگے بڑہائے
خم ہوگئی سو فارونکو چلے ملک سے
کرچہار دن نے سب کو کیا تنگ دنکو بیچین
کرآئی کہین کمند دنکو کہین برچہا
روکنے کی جا وہان تو یہہ سامان و غا تہا
یہان اکبر مظلوم تھے اور سر پہ خدا تہا

مطلع

۴۴۶

میدان ستم مطلع انوار کرم ہے
ناج سر مہتاب ہر یک نقش قدم ہے
آغاز بہار چمن جاہ و حشم ہے
گلگشت گلستان ارم ہے

۴۴۸

پھولا ہوا ہی جسکا گلزار زمین پر
خورشید جہاں تاب ہی ہر بار زمین پر
نادر رہی ہی نور خیار زمین پر
ہی فرش نگاہ اولوالابصار زمین پر

ہی آمد ہم شکل نبی قتل کے بن بن
نزدیک ہی اب طور سی موسا اوترائی
آنی ہی بہار آج شہادت کے چمن بن
گردون سے تماشیکو مسیحا اوترائی

۴۴۷

جلوہ رخ اکبر کا جو نادر ہوا ہی
صحرای بلا نور سے معمور ہوا ہی
ہر ذرہ صفای سے رخ حور ہوا ہی
سنبل سنبل کے سبب طور ہوا ہی

۴۴۹

ناگاہ زمین بنکی نئی وادی رمین
صحرای بلا دور بنکے ہوگیا روضہ
نخل جو کبا سبز بنے آگئے دشمن
رشک مہ نو بنکے نقش سم توسن

انجم کے لئے باغ گہر چرخ برین آج
ذرون نے نگاہون سے سارونکو گرایا
گنجینہ قارونکو اوگلے گے زمین آج
کھوڑون نے الف ہوکے سوارونکو گرایا

۵۰
یک شور ہوا یوسف بے سر کو دیکھو
اور سلسلۂ زلف کمر کو دیکھو
پانی پر نور کے تنویر کو دیکھو
اس روی خمدار کے شبیر کو دیکھو

کرتے ہیں جو وصف لب اعجاز بیان کو
ہونٹھونکو زبان چاٹتی ہی ہونٹھ زبان کو

۵۱
ناگاہ بڑھی فوج ہوا جنگ کا ساماں
اور گرنے لگی طائف جسم شہ ذیشان
شہزادی نے جب یہ سنا نعرۂ مردان
نکوار علم کر کے کہا باشہ مردان

یک برق جہان سوز چمکتی نظر آئی
جس صف پہ چلی آگ بھڑکتی نظر آئی

۵۲
سر ڈیلنے لگے ناری
نعروں سے بہادر کے دہلنے لگے ناری
اوس شعلۂ جوالہ سے جلنے لگے ناری
سینے کے کڑنکو سنکلنے لگے ناری
ٹھہری نہ قدم ہاتھونکو ملنے لگے ناری

میدانمیں نواوس برق مجسم نے جلایا
تن سرد ہوا جب تو جہنم نے جلایا

۵۳
سنبھلیں نہ سنانے نہ سنانونکو گرایا
نکوار سے غازی نے کمانونکو گرایا
گھوڑونسے نمودار جوانونکو گرایا
نانونسے لعینونکے نشانونکو گرایا

جنگ اسد اللہ کے سب ڈھنگ دیکھای
تیغ علی اکبر نے عجب رنگ دیکھای

۵۴
مغفر مین درای نوبتی چال سے نکلے
پھر بیچکو فلکمہ کرتے ہوی ڈال سے نکلے
دولہے جو زرہ مین نوعجب حال سے نکلے
مچھلی کیطرح پیر کر اوس جال سے نکلے
چار آینے کو آٹھہ کیا کاٹ نے اوسکی
ٹہلادی ہر یک کشتی تن گہا نے اوسکی

۵۵
دونکری کیا جو نوبہ نوبہ نہ پہری
گردنے بی اگر نوجوشن نہ پہری
جوشن کو بھی جبکہ چکی تن نہ پہری
سر پہ ٹکی خفتہ ہی اوس نہ پہری
اسوار کو جنبش نہ ہوی خانۂ زین مین
اللہ ری صفای کہ درای ہہ زین مین

۵۶
اوٹہی ہو جنبی ہوی ہر تیغ شرر بار
اوٹہی سے سر ہو
اوٹہی ہو نوہوی نوہوی چار
جب غول یہ جاپڑے نہی نوہوی نوہوی اسوار
سیدل یہ نوسیدل نہی اسوار پہ اسوار
سو کہی ہوی لپ جاٹ کے دم لیتے تھے اکبر
دو چار صفین کاٹ کے دم لیتے تھے اکبر

۵۷
گہوڑے نیے اوڑی گر دسوار نہین پہر
سیدانے کرے کمک سر پہ نہ پہر
جلدانی ہی ہانو کہ سر پہ نہ پہر
یہان حضرت شہ کو نوبت نہ پہر
اوٹہہ اوٹہہ کے نظر کرتے تھے میدان ستم کو
فرماتے تھے لوکچہ نظر آتا نہین ہم کو

۵۸

[illegible] کر دونگو بلا دے نہ ٹھہ نا لے
[illegible] نہ ہوئے کلیجو سنا لے
چلا لے ٹھہ ہا نہوئے
آواز نہ دی ہا پا کو ای کیوں دو لے
[illegible] کے نہ بری ای لال خدا کیجو او ہا

تو باپ کو دنیا سی گذرتے ہوی دیکھے
بابا تجھی مقتل مین نہ مرتے ہوی دیکھے

۵۹

[illegible] ہوئے [illegible] ہوئے [illegible] ری
[illegible] مین ہوئے [illegible] ہوئے [illegible] ہی
[illegible] ہی [illegible] ہی [illegible] کو دیکھی
[illegible] ہی [illegible] ہی [illegible] ہی
[illegible] ہی [illegible] ہی [illegible] ہی
[illegible] ہی [illegible] ہی [illegible] ہ

۶۲ زاری

بانو نے سنی شہکی جو بہت کرکے وزاری
دروازہ پکی دیکھا وہاں کرکے پکاری
اکبر ہے ہو اکیا جو ہے حالت ہی تمہاری
حضرت نے کہا رہنے دو سنی بات ہماری

۶۳ نکل آؤں

بانو نے کہا میں ہی کہا ہے نکل آؤں
بیتاب ہے دل خیمہ ہی باہر نکل آؤں
گھبراری ہیں اصغر کو لٹا کر نکل آؤں
کہتی ہو ی ہی علی اکبر نکل آؤں

اکبر کے پھر آنیکی اب اُمید نہیں ہے
ڈری نظر آتے ہیں وہ خورشید نہیں ہے

۶۴ جھنکار

مبد انہیں سنتے ہو ہے نیلو اونکی جھنکار
اور ہیبتوں کی پہل وہ چمکی ہیں جو ہر بار
بے نہیں فرزند ہے جلتے ہیں وہ سر کار
وہ تشنہ جگر ایک اور دہ سگڑوں نفار

۶۵ نہ اصغر

مڑکر ہمیں صورت بھی دکھاتے نہیں اکبر
ہم دیر سے چلاتے ہیں آتے نہیں اکبر
وسواس نکلنے کا میری کیجیو نہ باور
بی فاکہو تو اور لوں میں فرس ہی نا بار
دکھاری ہوں دکھا یکو دیکھیگا کوئی کیا
کہیجیو گا پوچھی کوئی حال جو میرا

فریاد کو آئی ہی یہہ اُمت سی بنے کے
دائی ہی یہہ ہم شکل رسول عربی کے

۶۷

آغوش میں اسنی علی اکبر کو ہی بالا
بالے کو محبت نے اسی کر سے لگالا
پھر انہانہ اس سے یہ کیسو ون والا
پھر چند سنبالا یہ کیا دل نے سنبالا

اندھیری اسوقت جہان اسکے نظر مین
مرجائیگی جیتے یہہ نہین جانیکی گھر مین

۶۷

بانا ہ میری سر کی قسم دیکے بلاؤ
حضرت علی اصغر کی قسم دیکے بلاؤ
انور کی قسم دیکے بلاؤ
اکبر کو پھیر کی قسم دیکے بلاؤ

تیرونکی بہہ بوچھار ہی اور تیغ زنی ہے
میدان مین یہہ کیسی میری بچی پہ بنی ہے

۶۸

حضرت کو یہہ جب فتح کا مژدہ سنایا
جمال سے ناقہ کو پھیر کر مسکایا
جب آپ نے چہرہ جدر کر کا یا
کہا ہر ستم جانہ یہ چہا یا نظر آیا

فرمایا کہ اللہ بڑی جنگ ہی رن مین
تیرو نمین یہہ اکبر ہین کہ سورج ہی گرہن

۶۹

نظر آئی جو اور نے ہوی کیو
سنبل سی کلیجہ پہ کٹاری سی خوشی ہو
پہچان کے بیٹے کو پکاری
تاباں میری شبیر میری نور نظر ہو
ہاتھی نہ ہی ہمت یہ فدا اکبر ہی پر ہو

گہرای نہ گو فوج ستم چھا گئی بیٹا
بابا کی لڑائی ہمین یاد آگئی بیٹا

۷۰

ناگاہ بہن دیکھا کہ چلا نیزہ جو سنوار
چلاری شہ دین کہ میری جان خبردار
وہان سینہ اکبر سے ہوی نوک سنان پار
آری کلمجیکو پکڑ کر شہ ابرار

پہل رجھیکا چھاتی سے نکلتے ہوی دیکھا
خون سینہ اکبر سے ابلتے ہوی دیکھا

۷۱

کہتے ہیں کہ روزکا فاقا
نہی پاس کہ دنکی تھی آقا
ہی ہی علی اکبر کہا اور غش ہوی آقا
بیٹے کے جمال سے نہ ہٹا دیدا فاقا
ہی پہ گری غش سے ہوا کچھ جو افاقا

بسمل ہی نہ اسطرح کبھی خاکپہ تڑپے
جسطرح حسین ابن علی خاکپہ تڑپے

۷۲

آواز سنا کر ابہی کہوڑی سے گری ہین
پہل رجھیکا کہا کر ابہی کہوڑیسے گری ہین

۷۳

خانون قیامت کی صدا تنے ہین آری
ہی ہی میری بولے سنان سینہ پہ کہای
اٹہارہ برس والے زجان ابہی گنوری
لاشہ پہ نگاہی مچہکی دو ہای

پہل تو نکے بجلی کے طرح گوندرہی ہین
رہوار دونسے لاشیکو عدو روندرہی ہین

۷۴

لاشے پہ چلے خاک بسر سید عالم
اکبر کے شہادت کا بڑا رنج ہیں نا تم
فریاد و فغاں کی صدا آنے لگی پیہم
ہلنی تھی زمین کانپنا تھا عرش معظم
سیدانیوں میں شور جو تھا سینہ زنی کا
ہلتا تھا کلس خیمۂ شاہ مدنی کا

۷۵

کہہ میں دیکھتا ہوں کیا
راوی نے یہ لکھا ہی کہ زینب کا یہ ردا
کب لے کے نکل آئی اوٹھا جبھی
خورشید سا تھا بکھرے ہوئے بالوں میں چہرا
دیکھا نہ گیا اشک ہماری نکل آئے
خورشید چھپا دن کو ستاری نکل آئے

۷۶

کہہ کر کبھی روئی کبھی روتے کو اوٹھا کر
زینب نے کبھی اوٹھ کبھی بیٹھ کبھی گر
ہی ہی علی اکبر میری ہی ہی علی اکبر
کہہ کر نظر شاہ نے کی جبھی کو سر
کہہ کر چلے آنی ہی سپہ ٹھنی خواہر
دیکھا کہ چلے آنی ہی سپہ ٹھنی خواہر
چلائی کہ گردن تو اوٹھاؤ علی اکبر
پردیسے پہو پہی نکلی چھپاؤ علی اکبر

۷۷

کہہ بس طول طویل جگر افگار کہاں تک
بس طول طویل جگر افگار کہاں تک
پہونچی پہنچی نظم شہ ابرار کہاں تک
پہونچی پہنچی نظم شہ ابرار کہاں تک
پر حرف نکلتے نہ لانا نہ زبان تک
پر حرف نکلتے نہ لانا نہ زبان تک
تو غدر ہی کر غدر کیا جائی جہان تک
تو غدر ہی کر غدر کیا جائی جہان تک
کیا کچھ نہیں حضرت کے تصدق سی ملائی
اس نظم کے تخمین سخن فہم صلائی

تمت

رباعی

ابن اسد اللہ کا دربار یہی ہے
مجلس نہیں یک گنبد گلزار یہی ہے
پہلو در اشک نذر کرلیں مردم
جو چاہیں سو لیں سخی کی سرکار یہی ہے

رباعی

اکبر کہنے تھے یا کیوں نہ ہو
اس فروی کے غم میں جاں کیوں نہ ہو
فرمانے تھے شہ رونی کی جا ہی اکبر
اٹھارہ برس کا جو جدا ہو نہ ہو

مرثیہ خلیق

۱
جب تک کہ خدا کا علم سرنگوں نہ ہو
یک شور نہار خانہ دین برسوں نہ ہو
سقای اہلبیت بی غسل خوں نہ ہو
سید انبیا میں و تلاطم فزوں نہ ہو
ڈوبا لہو میں چاند شہ مشرقین کا
خالی کیا اجل نے بھرا گھر حسین کا

۲
کرنا نہا حلے و مسی کرنا
بہائی وہ مہکائی ہوئی نوٹی ہوئی
سیدہی نہیں ہوئی ابھی
اطالب رضائی و غاہی جوان سے
نوکو نہیں جھونکے ہی شیر کا جگر
پیری میں اس جوانکو بھی کھوئیں تو کیا کریں
کیوں منصفو کہو جو روئیں تو کیا کریں

۳

برسنا ہی ہاتھ جوڑ کر جشن کا نوعین
نیچہ کو کہنے کہنے ہین منہ پھیر کر حسین
فرمانے ہین کہ سنتے ہو سید انوکے ہین
عباس کے الم مین یہ رہا ہی شور و شین

بہای جہان سے جانب خلد برین گئے
پرسیکو یہہ جی کے تم ابتک نہین گئے

۴

بکین ہو یہہ کو گہر مین تمہارا ہی انتظار
صدمے سے مانگے دلکو نہین طاقت قرار
چھولی ہین سکارنی ہی کہ نمکو بار بار
دیکہو اوانپے جانے والونکو مین نثار

ہم کوئی دم مین آب دم تیغ پیتے ہین
یہہ چند دم تمہاری سہاری ہے جیتے ہین

۵

اصغر کو دیکہو عابد بیکس کی گود مین
سجہا ولی ہو یہہ کو نہ نیند ہی ہے سر
راندونکے غم مین ہو نمبو نکے ہو پدر
گریہ نہا سنتے ہین ہا کا دی مرغ پر

کسکو یہہ داغ پیر فلک نے دیا نہین
سر پر کسیکے باپ ہمیشہ جیا نہین

۶

سر پر ہی عمر کم ہی کہ جیسے ہمر ہوی نمبر
نمر سے ہی عمر کم ہی اور ہی کہ اوف عظیم
ہان ہی نہین ہے اور ہی نہین
ہمر دونو بہائیونکی جگر غم سے تھے دونیم
پیر ہلال مین جامی و حافظ رہا کریم

راندونکو یہہ الم ہی کہ منہ موڑی جاتے ہین
ہم تو جہا نہین تم سا لپر چہوڑی جاتے ہین

۷

کرنیکے جان باکا اقبال گھر کا نور
یوسف جمال صاحب لولاک صاحب طور

جبرئیل بار دار ولا اور سنی غیور
آنکھونکی روشنی جگر و دل کا سرور

خود دو کلان کو اجر زیارت حصول ہین
تم ہو تو اہلبیت مین گویا رسول ہین

۸

راحت کے دن ہین آمد فصل شباب ہی
پہلا ابھی کتاب جوانی کا باب ہی

اٹھارہوین برس کا پہلا گلاب ہی
بے حاشیہ ابھی ورق آفتاب ہی

نقطے ہین خال کے خط عنبر فشان نہین
بابا نثار ہوا ابھی پوری جوان نہین

۹

اگر تمہاری قدر نہین ہی گی کسیکو آہ
اس حسن کا ثمر نہین گر کوئی خیر خواہ

ہوئے جو لوگ احرام سلک کے خیر خواہ
سنکو بھیجے تا کی بمعبر اراہ

آنکھو نپہ رکھتے فخر سے نعلین پاک کو
اکسیر جانتے انہین قدمونکے خاک کو

۱۰

جسکی ہر اک خوشی ہی نہ دنیا کی کچھ ہوس
ہی دلکو شوق آب دم تیغ ہر نفس

بھیجے تو کر نے بیاہ تمہارا اسی برس
دولہا بنا کے شان شہانی ہی دیکھنے

طفلی تو دیکھی حسن جوانی ہی دیکھنے

۱۱

پھولو پھلو کہ زینت باغ جہان ہو تم
آخر ہی عمر میں ہمیں نوجوان ہو تم
شاداں سبھی کی روح کہ راحت رسان ہو تم
مرنے کے بعد باپ کے نام و نشان ہو تم

کسکو یہہ داغ سپہر فلک نے دیا نہیں
سر پر کسیکے باپ ہمیشہ جیا نہیں

۱۲

اکبر کا رنگ اور گیا سنتے ہی یہہ کلام
کی عرض ہا نہ ہو کہ شہ سے کہو یا امام
فرزند ارجمند ہیں تیرے تو نیک نام
اکبر تو ہی حضور کا اور ناسا یک غلام

اس امر سے سوا کوئی شرمندگی نہیں
آقا کے بعد موت ہی پھر زندگی نہیں

۱۳

بندی ہزار جسکے ہیں سر پر حضور کے
دنیا ہو اور آپ سے بن ہی کسی کے نور
روشن جو ہی جہان اسی دم کا ہی ظہور
ذرہ ہر ایک ہی نور قدم سے ضیاء طہور

چھٹ کر پدر سے باپ کے پیاری کہاں رہیں
جب آسمان نہو تو ستاری کہاں رہیں

۱۴

سہا ہی نہ فعل ہو گا کہ تشنہ لب
حضرت بھی جو رو لئے ہیں اسکا یہ سبب
بندے کو بھی سعادت عظمیٰ کی ہی طلب
دیجے رضا جہاد کی مجھ کو رسول رب

کہئی نہ یہہ کہ ساتھ ہند و تشنہ کام کا
منہ سے نکل پڑیگا کلیجا غلام کا

۱۵

سینہ میں دل لرزتا ہی جینے کے نام سے
زندہ وہی ہی پہلے مری جو امام سے
سیر اسکو دیکھے کوثر کے جام سے
مولا نہ گر کہا تو وہی کا غلام سے

دیکھیگا کون لوٹنے فوجیں جو آئیں گے
بندی سے بیڑیاں کہی پہنے بجائیں گے

۱۶

عابد خدا کے فضل سے ہیں عابدوں میں فرد
عابد رہا ہی عمر انکیہ اہل درد
مظلوم مرد بار غم انکیہ گرم سرد
سہ لینگے وہ نصیبی و غربت کے گرم سرد
ہمراہ کام کے نہیں لاتے جز نبرد

وہ آل مصطفا کا مدار المہام ہو
جو ہو پسر امام کا اور خود امام ہو

۱۷

خونمیں نہاکے گر نہو آج سرخرو
پھر کس کو منہ دیکھاوگے کیا منہ دیکھاؤگے
چمکا رہی ہیں تیغیں کہا ہی اب جسم میں لہو
غصے سے جوش کہا ہی اب جسم میں لہو

کس سے کہوں اگر نکروں عرض آپ سے
بیٹے کی ابرو متعلق ہی باپ سے

۱۸

دیکھے رضای حق ہی مری یا نہ رضا
خیمہ میں جلیگا نہ میری یا نہ رضا
چپ ہو رہینگے سنکے ہو یہی انکا کلام
بن جائینگا زبانکے بلانے میں یہ کام

مانیکا وہ ادب ہے جو صابر ہی اہل ہی
مشکل کشا کے لال کو سب بات سہل ہی

اس معرکہ سی جو نہین واقف وہ آپ ہین
بیٹا ہماری حق بطرف ہے کہ باپ ہین

لوگو بلاؤ اکبر یوسف جمال کو
کیون رہین اتنی دیر لکی میری لال کو

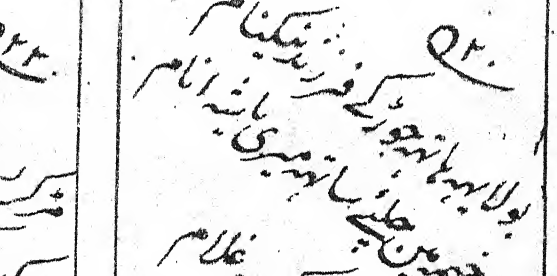

کرنے ہو رحم حال پہ مظلوم باپ کے
پھر کون سا تھہ دیکا میرا بعد آپ کے

تم زندگی ہو دختر شبر الہ کی
کیسی رضا وہان تو دعائین ہین سیاہ کی

۲۳ سکھو نہ ساتھ لیکے چلو بھائی سرکار
ہمکو نہ دیکھو نظر سے نہیں نامہ کار
اچھا ہمیں نظر سے گرا دو کلعذار
پر دا اوٹھا کے منہ سے ہمیں بولا وہ کلعذار
چلئے نواب خیمہ میں باتیں ہیں ناگوار

داماں ہے بنت فاطمہ پر ہاتھ چاہیئے
مشکل پڑی تو عقدہ کشا ساتھ چاہیئے

۲۴ بنت الشرف ہیں آپ جو شیریں خصال ہیں
راندو نکو رو دیکھکے صدمہ ہو الکمال
بڑکر پھوپھی سے بولے نہ اکبر صد ملال
چلئے دراالملک تو کہوں کچھ بدر کا حال

سب کہر نثار حضرت شبیر کیجئے
لٹنے کا وقت ہی کوئی تدبیر کیجئے

۲۵ سکھو نواب حصول سعادت ہے ہی ہیں
کہنے اسیکے رکھیں اور کرنے آس ہیں
کہنا ہوں صاف میں کہ فقط ایکا ہی ہیں
دینے نہیں رضا جو شہنشاہ حق شناس

حق ہی ادا ہوی نہ خوش خصال کے
خوب اب رو حضور نے دی ہمکو پال کے

۲۶ ہمکو نہ دیکھو نظر سے گرا دو کلعذار
پر دا اوٹھا کے منہ سے ہمیں بولا وہ کلعذار
چلئے نواب خیمہ میں باتیں ہیں ناگوار
اوٹھہ جاؤ نہیں جہاں سے بابا کے سامنے
میرا گلا کٹے شہ والا کے سامنے

۲۷ سکھو نواب حصول سعادت ہے ہی ہیں
کہنے اسیکے رکھیں اور کرنے آس ہیں
کہنا ہوں صاف میں کہ فقط ایکا ہی ہیں
دینے نہیں رضا جو شہنشاہ حق شناس

حق ہی ادا ہوی نہ خوش خصال کے
خوب اب رو حضور نے دی ہمکو پال کے

۲۷ مرنے جو سر کنارے تو ہونا ہمارا نام
خیرات کیجئے خاکسیہ ہو جانیکے نام
جو دونو صاحبونکی خوشی خوشی غلام
لیکن حکم ہی صبر کی ہمت کا ہی مقام
آسان ہی جبر دلپہ اکر اختیار ہو
وہ کیجئے کہ فاطمہ سے آنکھہ چار ہو

۲۸ مہمان ہین کوئی دم کے شہنشاہ بحر و بر
رخصت کو گھر مین ہی ہین ہانی ہوی سحر
صدقے گئے ہوہی نہ تو ہا بہ دو پسر
زنان حکم ہی حجاب کی ہی سو کیجئے اگر
بیٹونکو سب نے سبط نبی پر فدا کیا
بتلائی تو آپنے زہرا سے کیا کیا

۲۹ ہونا ہی مدعا سرکہ مین محبت کا امتحان
اب گھر مین اس کے پاس ہی ہی فرزند نوجوان
ماری گئے جو دشمن سردار رانل و جان
چاہی ہی سر نیکے وفادار بے بیان
گھر اپنا فاطمہ کے بہونے ڈبو دیا
فرزند کو بچا لیا وارث کو کھو دیا

۳۰ سرکار کیجئے صبر کی سل ہر سرکار
چاہی نہ شہنشاہ نامدار
لیجئے مجھکو بیچ شہنشاہ بحر و بر
کیجئے کہ آپ آکر زہر مین کیون عم کا زار
حاضر ہی صدقے ہونیکو اکبر سا جان نثار
بانین وہ کیجئے جو محبت مین ٹھیک ہون
لیکن یہہ شرط ہی کہ بہو بہی ہی شریک ہون

۳۱

کہنے کے بعد فاطمہ سردار رہین ہی
اور زینب دان سید ابرار رہین ہی
کہنے کو سب ہین پر میری مختار رہین ہی
ہان ہین ہی پر ہی غم خوار رہین ہی

ارشاد یہہ کرین تو نثار امام ہون
بیٹا ہون آپکا مگر انکا غلام ہون

۳۲

بہہ کر کہا یہی کہ پکاری امام دین
لو الوداع ای حرم محترم سلین
آہو بچی منصل دریچہ کے اہل کین
لے اوڑھنی جامہ کوی زینب حزین

رخصت کو آئین جو میری ناز ونکے پالے ہین
اکبر کو رو کیو وہ تمہاری حوالے ہین

۳۳

اکبر یہہ سن کے بولے کہ ہی غضب
لو آفت آئی کہہ کے چلے شاہ تشنہ لب
ہاتھ سر پہ دھر کے رونے لگے سب
دوڑی سر و پا برہنہ سکینہ بصد تعب

بیٹے نے پکڑی پاؤن شہ کربلائی کے
زینب نے سر لگا دیا سینہ سے بہائی کے

۳۴

کر کے بہ سوز و درد کہے یہ شہ زمین
شاید پھر آپ سے نہ ملوں جی رہی ہین
آنکھون سے بوجھی آتی ہی ہچکی رہی ہین
بولے یہہ ہاتھ جوڑ کے بانوی غمزدہ حزین

دکھہ درد مین پدر کے پسر کام آتے ہین
آپ اکیلے ہوئے کس لئے مدد کو جاتے ہین

۳۵

شادی نہین سدا چمن روزگار مین
رویا خزان مین وہ جو بنسا ہی بہار مین

۳۶

بولا وہ عندلیب چمن بہ ور بتول
طوطی وہی ہی سب پہ مہینہ جو ہو بول
ای بلبل باغ فیض گل گلشن رسول
داغ گل ریاض تمنا بدل قبول

شادی نہین سدا چمن روزگار مین
رویا خزان مین وہ جو بنسا ہی بہار مین

۳۷

کہنے کہنے کہ نہ ریاضت کا کچھ خیال
صدقے گل ریاض نبی پہ ہزار لال
ہی آنے تو نہیچے کا کیا ملال
ارمان ہی صدقے ہونیکی ہی ارزو کمال

گو دل یہہ چاہتا ہی کہ دم بھر جدا نہون
کام آئین غیر حب تو یہہ کیونکر فدا نہون

۳۸

بولا وہ نوجوان
گر کر قدم پہ شہ کے یہہ فیلۂ زمان
بس ارزو ہی جہاد کی دین رسول کی
صدمہ ہوا یہہ سنکے جگر کو حسین کے
کانپے جو پاؤن شہ کے گئی نبض ہاتھ سے

خون کہٹ کیا امام زمان زرد ہو گئے
اچھا کہا مگر ہمہ تن درد ہو گئے

۳۹

اکبر بھری جو گرد قدم سے اوٹھا کے سر
بولے کلے لگا کے شہنشاہ بحر و بر
ای تن کے جان ای سب فوت جگ
کریا اپنا زور خیر جہاں سے کر و سفر

۴۰

بس قطع ہو گئی جو توقع تھی آپ سے
اٹھارہوین برس مین کہرتے ہین باپ سے
سجے لگا بندوہ صفدر سلاح جنگ
کہا جو خود سخ ہوا اور مینہ کا رنگ
پہنے زرہ نو جنگ کے دلکو ہوی امنگ
تن کر چلے لپٹ گئے تن سے قبای تنگ
پہر کر جہکے جو قبلۂ دین کے سلام کو
تڑپا دل اسقدر کہ غش آیا امام کو

۴۱

حلقے سے بہو کے جو نکلا وہ آفتاب
ہمراہ نیچے آیا آسمان جناب
جرنیل کافرین پہ جو دیدہ ور آب
گہبرا کے شیخ کہنے لگا یا سوی کاب
تڑپا جو دل تو ہاتھونکو حضرت کے تھام کے
سر رکھدیا پسر نے قدم پہ امام کے

۴۲

گہبرا کے عرض کی پسر مہ نقابین آپ
کعبہ بین آپ یا شہدین تنہا بین آپ
شنکے کہا امام فلک نقابین آپ
ہمصورت جناب رسول خدا بین آپ
الفت نہین بہو پاس رسالت مآب سے
ایسے سعید لال کے خدمت ثواب ہے

۴۳
صبر نے میں اس لحاظ کے ای بندہ نواز میرے
بخشش میری شفیق میری مہربان میرے
مہر و میری حسن میری مہربان میرے
میری میں باپ کیا کری ای نوجوان میرے

طاقت نہی دلکو جس سے وہ دولت بچھڑ گئی
مین تو یہہ جانتا ہون کہ دنیا اوجڑ گئی

۴۴
آئے ہین ہم یہی خبر سنکر و سفر کرو
احباب اور دشت کو دیران کہر کرو
نیچے ہین آفتاب کے سب سبز کر و
دیکھے یہہ کیا ہے منہ اوپر کرو

یکبار ہی یہ غنچۂ خاطر کہلے نہین
مدت گذر گئی کہ گلے سے ملے نہین

۴۵
کہکے خود سے ادا کیا نور عین کو
کس حسن سے ادا کیا بخالق کو دین کو
رونا اوس آفتاب نے چھوڑا حسین کو
روشن ضیای رخ نے کیا مشرقین کو

قدسی درود پڑھتے تھے چہرہ کی نور پر
کھوڑیہ آپ تھے کہ تجلی ہی طور پر

۴۶
کیون زلف کے تناہین اوجھے ہین سو صاف
سمجھا ہو ایمان تو معصوم ہی صاف
نقشہ سر لیہ ہی فصاحت کے خلاف
ہار یک اس خط کے ہین ایسے خلاف

ابتو نظر یہ یہہ شب معراج چڑھ گئی
قدرت خدا کی دن نہ کہٹا رات بڑھ گئی

۴۷

ہی آسمان غم و شرف سبہ فلک جناب
ابر و ہین و ہلال نو بنا کی آفتاب
منظور شمس و قمری کا ہو کر حجاب
وہ دیکہہ کے رخ خلف ابن بوزر جمہر

باریک بین سمجہہ گئے مطلب انیس کا
اونتیس کا وہ چاند یہہ ہی چاندتیس کا

۴۸

بیمار کیہہ ہین نیچر اخیم کو جو سب
محنت ہین اسکے سیکڑے ناطق ہوئے عجب
دار الشفا یہہ خوب ہین بندگان رب
دیدار انکی ہر مریض کی صحت کا ہی سبب

چشمک ہی انکو عیسی گردون پناہ سے
مردی جلا دئی ہین کرم کے نگاہ سے

۴۹

رخسار کو وہ جو کہون او سمن داغ ہی
خورشید ہی تو کیا ہی وہ دنکا چراغ ہی
سرکو وہ ماغ ہی
درونکو سینہ چاک کرے دل باغ باغ ہی
وہ گل ہی جسکے

دنیا مین کوئی شی نہین اس آب و تاب کی
رنگت جو سیونی کی تو خوشبو گلاب کی

۵۰

کل سرخ و سپید و سبز و کبود اوسکے سامنے
مخفی حسین کا روی نکلو اوسکے سامنے
بے رنگ ہی گلاب کی بو اوسکے سامنے
باغ بہشت ساختہ رو اوسکے سامنے

خوشبو سے ہین بے ہوی پردی دماغ کے
تازے یہہ دونو پہول ہین زہرا کے باغ کے

۵۱

پڑتا ہی ماہ رخ کا جو پرتو ادہر ادہر
پھرتی ہی چاندنی سی کرن طرح طرح ادہر ادہر
گرتے ہین کانپ کانپ کے سو سو ادہر ادہر
لشکر مین بے دغا ہی دوا رو ادہر ادہر

غل ہی عمر کا سراہی لائین جو زور ہو
اسکو نگاہ بد سے جو دیکھی وہ کور ہو

۵۲

نکلا لگا کے خبر زری ابن سعد شوم
بولا یہ کیا ہر اس ہی ادہر ادہر ہی دھوم
سنتا وہ بیکجوان ادہر فوج کا ہجوم
کہنے ہوا برادی شجاعان نامزدم

پیارا ہی پسر ہی شہ مشرقین کا
خوش ہو کہ خاتمہ ہوا فوج حسین کا

۵۳

تلوارین لو بنا مو نے جلدی سی چلاؤ
نیزی ہلا ہلا کے سوار ادہر آؤ
ہان ای کمان کشو قدر انداز یان دیکھاؤ
فرزند فاطمہ کے پسر کا لہو بہاؤ

گر نور احمدی کے جہان مین ضیا نہو
انعام پہر وہ دون جو کسینے سنا نہو

۵۴

لالچ مین آی سنکے یہ باتین وہ زر پرست
سمجھے کہ اسطرف ہی ظفر اوسطرف شکست
دریا پہ پھر سوا ہوا اہلے سے بندوبست
جبوی ملان فوج ستم مثل پیل مست

جنگل تہا سب سیاہ ہجوم سپاہ سے
کوسون چھپی ہوی تہی زمین گاہ سے

مطلع

۵۵ جب بہر جنگ شاہ کا لخت جگر رہا
بعد از زنان لئیں اب جب شیر نر رہا
تنہے ہوی کہنا کہ طرف خود فمر رہا
جب رنج نور ہوی بے سپر رہا

یون خندہ رو گیا وہ جری رزم گاہ مین
جاتا ہی جسطرح کوئی اپنے سپاہ مین

۵۶ ناگہ چلی میان دو صف بن شعلہ خیز
دم بھر مین گرم ہو گیا ہنگامہ ستیز
اتنو نہین ایک کو نہ ملی مہلت گریز
سالم تہی نخل قد نوشان ثمر نہ تہا
دونو صفون مین ایک کے گردن پہ سر نہ تہا

۵۷ تنہی اسنخوان شانہ سے بازو کٹے ہوے
دامن زرہ نہا سنبل تاو سے سلے ہوے
مو دار سب بہی کاسہ سر او سے سلے ہوے
ہر بیلی گرہ نہا بند کمر او سے سلے ہوے

جو اوپچی دو چار ہوا صاف چار تہا
فولاد موم خام سکیلا خیار تہا

۵۸ کرتی نہی پامال صفون کو وہ بن سبز
دہشت سے نہا سپاہ مخالف کا حال غیر
نہ خود کو پناہ نہ زرہ سے سپر کو خیر
چار آینہ سے لاگ بہ پہنہ زرہ سے بیر

سکہ پڑی نہی اکبر غازی کے حرب کے
لوہا بہی دب گیا نہا بہہ معنی ہین ضرب کے

۵۹

۶۰

۶۱

۶۲

یکجہتی علم تبر مین برسون گذار کے
بن پھیک دو چڑہی ہوی چلے اوتار کے

یہہ اکبر جری کے اجل کا پیام ہے
آیا وہ پہلوان جو بزمان ہی سام ہے

۶۴

بعد از سلام مژدہ کے عمر نے کیا بیان
آپ آئی کہا کہ آگئی مدت کی تھین جان
بولا وہ پہلوان
سن کر یہ کار زار کی بہ کون جوان
سر گرم کار زار ہی

عباس ہی کہ فاطمہ کا نور عین ہے
کی عرض اوس شقی نے کہ ابن حسین ہے

۶۴

کاڑہین جب سی دست عمر نے کا سیر
سر گرم کار زار ہی بہ کون جوان
سر گرم کار زار ہی
پوچھا شقی نے ہو سکا کس کا فدر
اوسنے کہا جوان نہین پورا بہ پہلوان

اٹہارہوان بہ سال ہے سن کے حساب مین
سبزہ ابہی شروع ہی باغ شباب مین

۶۵

بولا شقی کہ نوجوان کر سے ہی بہ جوان
نوڑہین ہو جی صف نکن کی ہی بہ مجال
نوڑہین ہو جی صف نکن کی ہی بہ مجال
سن کر یہ کہا کہ ہین شہ خوش کر لال
سن کر یہ کہا کہ ہین شہ خوش کر لال
سن شمر نے کہا کہ ہین اس کے ہمسال
سن شمر نے کہا کہ ہین اس کے ہمسال
طفل و جوان و پیر ہین اس کے ہمسال

سر رہو کون قہر خدا ہی دغا نہین
اسپر کہ تین روز سے پانی ملا نہین

۶۶

بہ نوکہین جوان ہی ہو اس کی ہی ہمسر
بہ نوکہین جوان ہی ہو اس کی ہی ہمسر
نو دس برس عمر ہی بہ نہین نوی شہ
نو دس برس عمر ہی بہ نہین نوی شہ
سن کر یہ آئی جوش مین غیرت کی ہی لہر
سن کر یہ آئی جوش مین غیرت کی ہی لہر
نوجوانکی منہ پہ ماری طمانچہ

کیا جانے جنکو سامنا انکا پڑا نہین
سنکہا ہوا نسے کوئی دلاور لڑا نہین

۶۸

فاسم نہا ایک طفل کمسن وہ مرتضا
جیسے کہ بیٹا ہو لبن نہا جیسے کہ سن وہ مرتضا
ارزق کے چار بیٹونکو مارا کہ رن نہا
آخر یہ بھی قتل ہوا کیا نہ بن نہا

دیکھینگے آپ بھی کہ غضب انکے وار ہین
یہہ شیر بیشۂ اسد کردگار ہین

۶۹

کہنے لگا وہ ہان نہین مشکل ہے اس سے جنگ
ہاری ہوی ہین ہمتین جانی ہی ارنگ
دیکھو گے معرکہ مین لڑائیکے رنگ و ڈنگ
آئی جو ہاتھ اسکا تو ہو جاوی وہ ہی ڈنگ

کاندہی سے ڈہال ہاتھ سے تلوار چھین لون
زین سے گرا کے خاکپہ رہوار چھین لون

۷۰

آیا ادہر کہ رخش وہ جسکا مزار ہے
ہمشکل مصطفا نے کہا یا علی مدد
شیر الہی سا جگر جسکا ہے
شنتے ہی ہوی شیر الہی سی للکہ ہیبت ور
ہوتا ہی کیا حریف کسی کا کہ ہیبت ور

دریای موج خیز نہہ تھے وہ حباب تہا
زہرہ شجی کا آنکہ ملاتے ہی آب تہا

۷۱

کوڑا کیا فرس کو جو باگ اوسنے پھیر کے
ہر صف مین غل ہوا کہ چلا منہ مین شیر کے

۴۱

ہٹ کر رہا ہے جو سنبلا وہ نخل غرور
ہٹ کر رہا ہے جو سنبلا وہ نخل غرور
بولے ہیں ہٹ کر کے علی اکبر غیور
بولے ہیں ہٹ کر کے علی اکبر غیور
آمد ہیں و شکوہ و تعلی و مکر و زور
آمد ہیں و شکوہ و تعلی و مکر و زور
گر جا نہا اسقدر تو بنا ہی ضرور
گر جا نہا اسقدر تو بنا ہی ضرور

سرکش زمین پہ گر کے سنبلتا نہیں کبھی
ہاں معرکہ ہی بنکے لڑائی بگڑ نہ جائی
نخل غرور پھولتا پھلتا نہیں کبھی
چوٹین نئی ہون سب کوئی مضمون لڑ نہ جائی

۴۲

غرہ ہمین نہیں کبھی دعوا ہی گر نہ ہو
غرہ ہمین نہیں کبھی دعوا ہی گر نہ ہو
نیزی طرف نہ بڑھ ہماری طرف خدا
نیزی طرف نہ بڑھ ہماری طرف خدا
آمد نو دیکھی جنگ کا بھی ہے یہ ڈھنگ
آمد نو دیکھی جنگ کا بھی ہے یہ ڈھنگ
مالک کبھی نہ من بلا ہی جلد جا
مالک کبھی نہ من بلا ہی جلد جا

سانون جہنم آتش فرقت مین جلتے ہین
دونو کو معرکے مین امنگین ہین جنگ کے
شعلے تیری تلاش کو باہر نکلتے ہین
باگین اوٹھی ہوئین ہین کمیت و سرنگ کے

۴۳

ہان ای محیط طبع روانی دیکھا ہی
ہان ای محیط طبع روانی دیکھا ہی
پیری ہین اور نشو جوانی دیکھا ہی
پیری ہین اور نشو جوانی دیکھا ہی
ہان ای زبان سیف زبانی دیکھا ہی
ہان ای زبان سیف زبانی دیکھا ہی
ای نطق اج تجھ بیانی دیکھا ہی
ای نطق اج تجھ بیانی دیکھا ہی

ہان معرکہ ہی بنکے لڑائی بگڑ نہ جائی
چوٹین نئی ہون سب کوئی مضمون لڑ نہ جائی

۴۴

لونگا زبون دیکھنا ہون نصب زرہ گاہ
لونگا زبون دیکھنا ہون نصب زرہ گاہ
غل ہو درود کا عوض شور واہ واہ
غل ہو درود کا عوض شور واہ واہ
نولی ہی تیغ اور ہیر ہی ضیغم اللہ
نولی ہی تیغ اور ہیر ہی ضیغم اللہ
آمادہ نبرد اور دلیر ہی رو سیاہ
آمادہ نبرد اور دلیر ہی رو سیاہ

دونو کو معرکے مین امنگین ہین جنگ کے
باگین اوٹھی ہوئین ہین کمیت و سرنگ کے

۷۵
دو خ اودہر کی خدا رین کا چمن اودہر
کانٹے اودہر ہین لالہ خ و گلبدن اودہر
کافر اودہر شب سول زمین اودہر
مرجب ہی وسط فتنہ خیز شکن اودہر

آہو کا اور شیر کا انداز اور ہی
حقا کہ سحر اور ہی اعجاز اور ہی

۷۶
دو چکیان ہے کوندے کرتے ہین بار بار
ڈھالونکی پر زی اور تنے ہین دو ہو رہی ہین وار
طاؤس ہین ہزار جلاد ہین ہزار
شکر ہی ہے کہ زبان نہیں ہے میدان ہی بکار

غالب یہی ہین کو وہ فوی زہی کیو سے
غل ہی کہ لڑ رہی ہین سلیمان دیو سے

۷۷
بینا ہی مثل تیغ اودہر سے نابینا
دب دبے کرے بھی تو ہی وہ صورت سے
لکا کا ہی جوش ہین شیر کا
بیہ اضطرار جنگ ہین ظالم بیہ بیہ

جملے تو دیکھہ منہ سے جہلم کو اوتار کر
اور دو سیاہ آنکھہ تو شیر دلنے چار کر

۷۸
گرجتا ہین ہزار کرتا ہی وہ لاکھہ کمر زور
سکین کہان جراع کہان ہر دن کا نور
اوجھر سے کرے جو اوٹھا ہی سر غرور
ہو لے تو موت کا ہی طمانچہ نہین ہی دور

سچ کہتے ہین ہر اس ہین کیا زور چل سکے
پنجہ ہین شیر کے ہو تو کیونکر نکل سکے

۷۹

[illegible] سے بچایا جو اوسنی سر
[illegible] نہ کٹا سر سے کر سپر
[illegible] کے منہ سے
[illegible] ہوی جہلم
[illegible] نہا گھر
[illegible] نہ محفوظ نہا
[illegible] ہو انہا زرہ کر طرح جگر
[illegible] انہا

۸۰

[illegible] کر کاوسر
[illegible] ہین پیر
[illegible] ہے تی ہا نہ ہین
[illegible] دوش ہا
[illegible] بکدوسر
[illegible] گران
[illegible] ہے عمود پر
[illegible] کے ادہر
[illegible] لگی سپر

کر اسطرح نکل گیا مٹھی سے چھوٹ کے
ثابت ہوا زمین پر گرا ہا تھہ توٹ کے

۸۱

[illegible] ہمان لے مل کے ہات
[illegible] دشمن
[illegible] سنبال کے ہات
[illegible] کے
[illegible] نہ کے
[illegible] ہات
[illegible] ہات
[illegible] نہا
[illegible] نہا
[illegible] نہا
[illegible] نہا

تاب و توانکو حرب مین ہارا ہوا تہا وہ
تیغ زبانکی زخم کا مارا ہوا تہا وہ

جانا کہ ہر کہ موت سے جای امان نہ تھی
دیکہا جو غور سے تو سنانکی زبان نہ تھی

۸۲

[illegible] ہین
[illegible] ہین
[illegible] ہین
[illegible] ہین
[illegible] ہے
[illegible] ہے
[illegible] ہے
[illegible] ہے
[illegible] ہے
[illegible] ہے
[illegible] ہے
[illegible] ہے

مہلت ابہی ہی تیغ دسر کو سنبال لے
باقی ہو کچہ ہوس تو اوسی بہی نکال لے

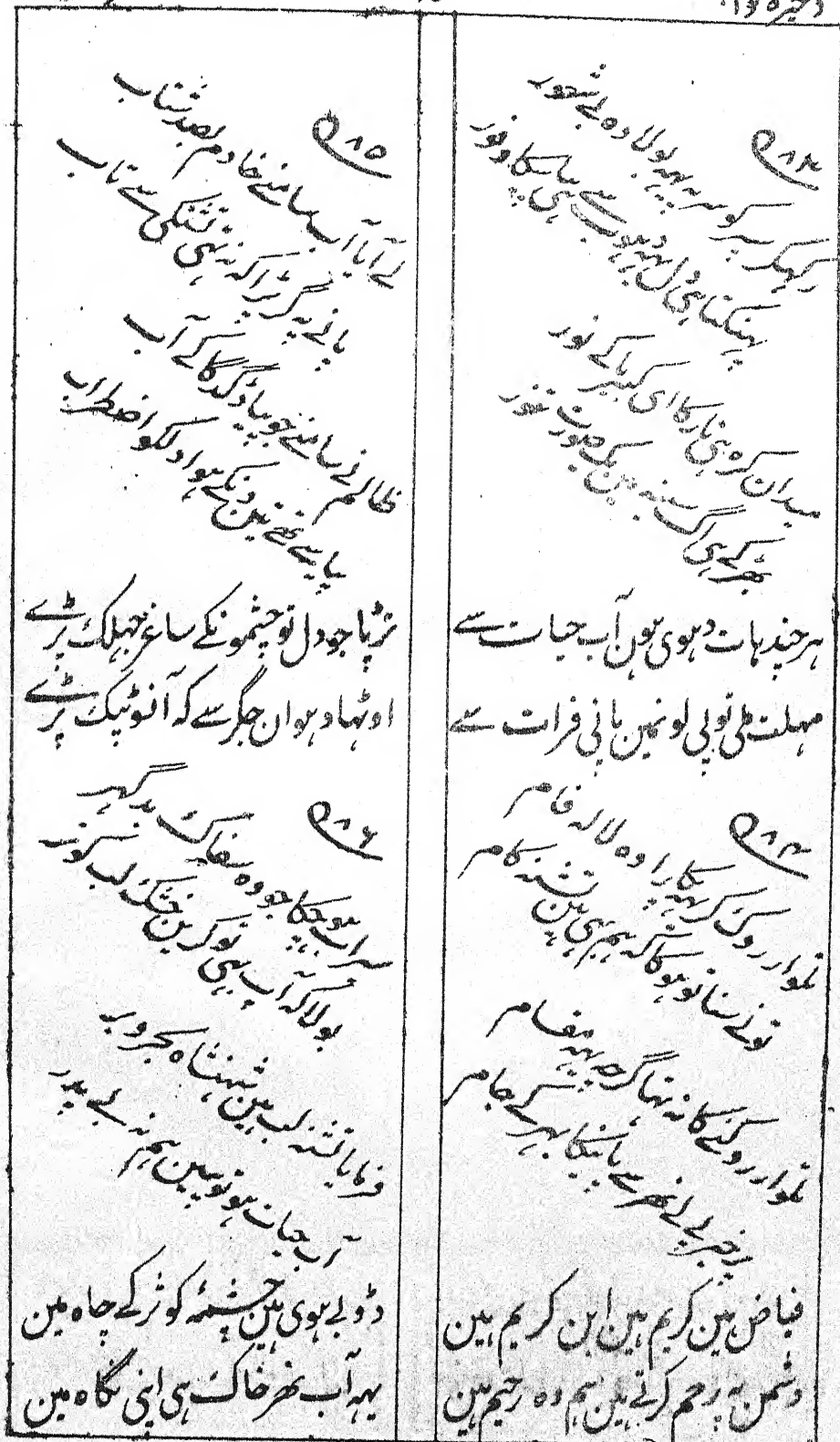

ہر چند ہات دہوی ہون آب حیات سے
مہلت ملی تو پی لونگا پانی فرات سے

نثار ہو گیا جو وہ سفاک بدگہر
سر اسکا جو وہ کاٹ رہا تھا تڑپ تڑپ
بولا کہ آپ ہی تو ہین خلق لب کوثر
فرمایا تشنہ لب ہین شہنشاہ بحر و بر
آب حیات ہو تو ہین ہم زہر کے پیاسے

ڈوبے ہوی ہین چشمۂ کوثر کے چاہ مین
یہہ آب بھر خاک ہی اپنی نگاہ مین

فیاض ہین کریم ہین ابن کریم ہین
دشمن پہ رحم کرتے ہین ہم وہ رحیم ہین

۸۷

شبیر نے جو دور سے دیکھا ہجوم جفا
دو چار گام بڑھ کے یہ بیٹے کو دی صدا
ای مرحبا رسول کے ہمشکل مرحبا
سیراب سلسبیل سے تم کو کری خدا

کیونکر نہ صبر و شکر میں ایسا کمال ہو
کیونکر نہ ہو کہ ساقی کوثر کے لال ہو

۸۸

نعرہ کیا کہ اوسکے دل جفا شعار
نعرہ کیا کہ اوسکے دل جفا شعار
مثل اسد شکار پہ آیا وہ شہسوار
مثل اسد شکار پہ آیا وہ شہسوار
ہاں انبوہ نابکار
ہاں انبوہ نابکار
بیٹھا ہی کیوں عرب کے حمیت کو تو نہ کہو
پانی تو پی چکا ہی بس آب آبرو نہ کہو

۸۹

شکر رسن پڑا وہ جفا کار بد گہر
شکر رسن پڑا وہ جفا کار بد گہر
روکر کہا ری اوراثناہ کا پسر
روکر کہا ری اوراثناہ کا پسر
لہرا رہی ہی فرق پہ وہ ماہی نظفر
لہرا رہی ہی فرق پہ وہ ماہی نظفر
مارا جو ہم نہ ہم نے بھی کاری کی کر الغدر
مارا جو ہم نہ ہم نے بھی کاری کی کر الغدر
چھوڑا سوار کو نہ فرس کو نہ تنگ کو
یک شور تھا کہ کھا گئی مچھلی نہنگ کو

۹۰

دو ہو کے گرز اجبر اب وہ پہلوان
دو ہو کے گرز اجبر اب وہ پہلوان
جبریل سر اوٹھا کے پکاری کہ الامان
جبریل سر اوٹھا کے پکاری کہ الامان
شمر زبن بن ڈوبے شمشیر جو چمکان
شمر زبن بن ڈوبے شمشیر جو چمکان
تکبیر کہکے جوش میں جو ہا وہ نوجوان
تکبیر کہکے جوش میں جو ہا وہ نوجوان
افلاک سے نکل گئی ساونت کی صدا
آئی خدا کے عرش سے احسنت کی صدا

۹۱

سنتے ہی شہ نے سر کو جھکایا بحکم حق
دیکھا زمین پہ بیچ میں ہیں شاہ بحر و بر
سر کر کے ای طرف سے سوئے شہ نظر
فرمایا کس کے پاس سے تو ہو کے آیا ہے
زینب یہ کہتی ہے کہ پیارے جگر کے پاس
موت آئی اب تو روح کو راحت نصیب ہو
کیجے دعا کہ جلد شہادت نصیب ہو

۹۲

فرمایا شہ نے ای علی اکبر نہ ری نثار
میں کیا کروں نہیں میرا زمانہ اختیار
کوفہ سے شیعوں کو تمہارا ہی انتظار
نکلو مرے پسر سے نہایت ہے شہسوار
لائی کہاں سے دل کہ تمہیں صدمہ اوٹھا سکے
تم مالکو اور حسین نہ پانی پلا سکے

۹۳

روتی ہے بیبیوں میں بہو شاہ دیں کی سر
دیوڑھی پہ آ کے روئی بہن علی کے ہمشکل پیمبر
زینب یہ کہتی نکلی ہے بیٹی حسین کی باہر
رانڈوں کے رونے کوٹنے کی ہے صدا برابر
کہرام ہے اور اک فوج میں ڈوبا ہے شور و شین میں
یوں حملہ ور تھی تیغ زنوں کی قطار پر
جاتا ہی جیسے شیر غزالوں کی ڈار پر

۹۴

آئی گئے جو بیچ میں لشکر کے جنود بار
ہیں راہ تیغوں سے سن ہو گیا گھوڑوں کا بار
اب آر پار ہو گئے ہیں اور ہر فوج نابکار
علی ہی اور ہر اب لڑنا ہی ہے ناچار
نیزہ ملا دو سینہ سے گھوڑوں کو پھیر کے
کشتہ کر دیا حسین علی اکبر کو گھیر کے

۹۵

روکے تمام فوج لڑا دس تشنہ لب کی راہ
سر کھول کر اور اڑ کے پھینکا وہ رشک ماہ
ڈھالوں نے دشت کین نہا کے کون نک سیاہ
نعرے چل رہی ہی کہ اللہ کی پناہ

لاکھوں سے معرکہ مین کوئی یون لڑا نہین
غل تہا کبہی عرب مین رن ایسا پڑا نہین

۹۶

گرد و نہ تہی صدا ی چکا چاک تیغ و نیز
ڈوبا تہا خون مین تہ دین کا مہ منیر
فوارے تھے جو کرتا تہا اب صاف خیر
اب ہر طرف ہی مین نمایاں ہی ہی بغیر

زخمون نے تو ہی چور ہی اور ہم ہی چور ہین
افسوس بس یہی ہی کہ بابا ے دور ہین

۹۷

نکلا پری سے شش رہی جب جفا شعار
ہمراہ تہے نیزے کی انداز دس ہزار
ہاتہ مین تہا سپر کہ نہ برسین کہین نہ وار
نیزے کا جسم پر کہ ہو کیسی ہی ہلو ہوی تکار

اوڑا اوڑ کے طے جو کرتا تہا راہ صواب کو
غل تہا کہ پر خدا نے دی ہین عقاب کو

۹۸

نکلا کمان سے تیر کے جو طلقہ سے وہ جناب
نہی ہر تو جیسے بکی کرن گرد آفتاب
دولہے لہو مین لتہ پتہ گلگون شباب
دونی ہی خون کے آنسو روے وہ بہ رکاب

مجروح شیر بیجین تہا اوس ہجوم کے
نیزہ بہ نیزہ کہا رہی تہے جہوم جہوم کے

۹۹

طے کر کے معرکہ یہ بہادر ہی تھے مگر ناگہان
سینہ پہ سامنے سے لگی ظلم کی سنان
تھرا کے گر پڑے فرس تیز گام سے
نیزہ سے گر پڑی جو ہوئی تن سے جان
دل تھام کر رہی جو ہوئی تیغ زن سے عیان
نیزہ جگر سے کھنچکے پشت زمان سے
تکڑی جگر کے خونکی ڈبرون مین بہ گئے
کھوڑ پہ یا علی ولی کہکے رہ گئے

۱۰۰

سعد و سیاہ پر سعد و سیاہ
چلا رہا نہا یون پہ چلا ہی واہ
ابن سعد کیا تبر انبر چلا ہی واہ
ابن سعد کیا تبر انبر چلا ہی واہ
ہم ہین کسی سے قتل نہونا ہمیں ننگ و ماہ
ہم ہین کسی سے قتل نہونا ہمیں ننگ و ماہ
سب ہین حسین ہوگئے آخر ہوی سیاہ
سب ہین حسین ہوگئے آخر ہوی سیاہ
کردی کوئی خبر علی اکبر گذر گئے
دیکھو زمین پہ ہین کہ شبیر مر گئے

۱۰۱

شاہ کربلا شہ شہ شہ ذوالجلال
ای ابن فاطمہ پسر شبر ذوالجلال
ای ابن فاطمہ پسر شبر ذوالجلال
ای ابن فاطمہ پسر شبر ذوالجلال
جلد آکے دیکھیے پسر نوجوان کا حال
جلد آکے دیکھیے پسر نوجوان کا حال
لاش سموے گھوڑے کی ہوتی ہے پامال
لاش سموے گھوڑے کی ہوتی ہے پامال
جو حملہ ور ہنا تیغ دو دم تول تول کے
دم توڑتا ہی اب وہی منہ کھول کھول کے

۱۰۲

ہوگئی ہے جانگداز جو صدا گوش شاہ مین
ہوگئی ہے جانگداز جو صدا گوش شاہ مین
ہوگئی ہے جانگداز جو صدا گوش شاہ مین
ہوگئی ہے جانگداز جو صدا گوش شاہ مین
دنیا سیاہ ہوگئی شہ کی نگاہ مین
دنیا سیاہ ہوگئی شہ کی نگاہ مین
دوڑی گری اوڑھی گرتے جاتی راہ مین
دوڑی گری اوڑھی گرتے جاتی راہ مین
آے جگر گوشہ ہی ہوی قتل گاہ مین
آے جگر گوشہ ہی ہوی قتل گاہ مین
تشویش تھی کہ مادر اکبر نکل نہ آئی
خیمہ سے بنت فاطمہ باہر نکل نہ آئی

۱۰۴

چلا لے نعش کو ای علی اکبر کدھر ہی تو
منا ہی باپ اپنے کی دلبر کدھر ہی تو
کچھ سوجھتا نہیں میری باور کدھر ہی تو
دن ہی کہ رات ای مہ انور کدھر ہی تو
آباد گھر حسین کا تاراج ہو گیا
خورشید دوپہر سے غروب آج ہو گیا

۱۰۵

دوڑی حسین سنکے یہ آواز دردناک
دامن پکڑ قمیص تن یوسفی چاک
فرزند کو تنا نظر آیا بدی خاک
بس گر پڑی پسر کے برابر امام پاک
تڑپا جو دل تو لخت جگر سے لپٹ گئے
روحی فداک کہکے پسر سے لپٹ گئے

۱۰۶

دیکھا تو جسم بیٹے کا چھلنی ہے تیر سے
دم ہی نکل چکا ہے بدن کا شگاف سے
منہ رکھکے منہ پہ کہنے لگے شاہ کربلا
کیون بابا جان کہدو گذرتی ہی دل کیا
بولو تو منہ سے کچھ کہ میں بیکس امام ہون
سو کہی زبان دیکھا کے کہا تشنہ کام ہون

۱۰۴

آکر کہا بابا دھرون مین
ناگہ صدا یہ ای
ای نخل باغ فاطمہ زیر شجر ہون مین
خالق سے لو لگی ہی چراغ سحر ہون مین
آکر کہا پیارا اپنے پیرون مین
جلد ای
درد جگر کہین نہ اجل کا بہانہ ہو
دیدار دیکھ لے تو مسافر روانہ ہو

۱۰۷

سر پیٹ کر حسین پکاری کہ ہائے ہائے
بیٹا حسین دیکھ کے تیرا یہ حال ہائے
جان اپنی دیکھ کے یون اگر یک جا ہر ہمانہ آئی
ای نور عین یا بین تمہاری خدا کہائی

سبدسی بغض ہی سپہ بدصفات کو
گہیری ہوی ہین خونکے پیاسے فرات کو

۱۰۸

سنتے ہی اوس شکار کے
آنسو بہے نکل کے آنکھون سے زار زار کے
چاہا کہ مل کے آنکھون سے کرون کنار کے
گرد و غبار مرد ین کے طرف کی کراہ کے
گھوڑا جو منہ کو کل گیا دم سا نہ آہ کے

ایتہی زبان تو ہو نہ سکی بہی نہار کے رہ گئے
گیسو زمین گرم پہ بل کہا کے رہ گئے

۱۰۹

جھک کر سکار ہی شاہ نے بیٹا کہ بیٹا کر گئے
غش آگیا ہی درد جگر سے کہ مر گئے
ہاتین ہی کچہ نہ کین کہ جہان سے گذر گئے
حلقے چھے ہر ہی اور نہ دم بہر بہر گئے

یون قافلہ سے چہوٹ کے شبیر رہ گیا
سب نوجوان نکل گئے یہہ پیر رہ گیا

۱۱۰

سمجہے چھے ہر ہی کا نہیں وجود انکا سا نہ
پیر و جوان کا نہی ہی کہیں وہ کہا کا سا نہ
غربت مین کون دی پدر نا نوا انکا سا نہ
واحسرتا کہ چہوٹ گیا کارواں انکا سا نہ

خیرا کے اکے جاتے ہو نم آسرا تو ہی
گو ہم شکستہ پا ہین پہ سر پر خدا تو ہی

۱۱۱

[illegible] کیلئے شاہ جو بیٹے کے لاش پر
[illegible] سر کو خم
اس سے کہی ہوگئی نا موس سر کو خم

۱۱۲

[illegible] کیلئے ہی حوران بہشت
[illegible] سر
[illegible] کیلئے بیابان و ذرین بہشت سر

آفت مین ایک کو خبر دست و پا نہ تہی
سر پر کسیکے تہی تو کسیکے ردا نہ تہی

۱۱۲

[illegible] ایک ضعیفہ کا تہا بہ حال
[illegible] مین [illegible] ہوی تھے نہال
[illegible] مین [illegible] ہوی
[illegible] کہ [illegible]
[illegible] ضعیفونکی [illegible] نکی حال
[illegible] ہی [illegible]
[illegible] ہی کہ ہی اری میرا تو نہال

دینی ہون واسطہ مین رسالت پناہ کا
رستہ کوئی بتادی مجہی قتل گاہ کا

۱۱۳

[illegible] سر کو خم
[illegible] ہی [illegible] مقتل ہی
[illegible] نہین [illegible] ہی
[illegible] نہین [illegible] جنگل ہی
[illegible] ہی [illegible]
[illegible] نہین [illegible] ہی
[illegible] سر کو خم
[illegible] ہی [illegible] ہی
[illegible] ہی [illegible] ہی
[illegible] ہی [illegible] ہی
[illegible] سر کو خم
[illegible] ہی [illegible] ہی
[illegible] ہی [illegible] ہی
[illegible] ہی [illegible] ہی
[illegible] سر کو خم

مانکا پیام کچہ اوسے دینکو آئی ہون
اپنے مرادون والے کو لینکو آئی ہون

۱۱۴

[illegible] ہی [illegible] ہی
[illegible] ہی [illegible] ہی
[illegible] ہی [illegible] ہی
[illegible] ہی [illegible] ہی
[illegible] ہی [illegible] ہی
[illegible] ہی [illegible] ہی
[illegible] ہی [illegible] ہی
[illegible] ہی [illegible] ہی
[illegible] ہی [illegible] ہی
[illegible] ہی [illegible] ہی
[illegible] ہی [illegible] ہی
[illegible] ہی [illegible] ہی

پیٹونکی بین کرکے تن پاش پاش پر
بیٹہلا دو ہاتہہ تہام کے اکبر کے لاش پر

۱۱۵ لوٹا اجل نے میری بہری کر کو ہی غضب
خونمیں ڈبا دیا مرا نور کر کو ہی غضب
ٹکری کیا شبیہ میں کر کو ہی غضب
بچی کی میری علی اکبر کو ہی غضب

۱۱۷ ای عجز گیسوون والے نبی نثار
ای پنجتن گیسوون والے نبی نثار
ای یادگار گیسوون والے نبی نثار
ای مشکبار گیسوون والے نبی نثار
ای میری چار گیسوون والے نبی نثار

اس عمر مین یہہ نخل جوانی کا پھل ملا
دنیا سیاہ ہو گئی رستا پہاڑ ہے
بنی میری لٹی تجھی کیا ای اجل ملا
جنگل بسا ہوا ہی میرا کھر اوجاڑ ہے

۱۱۶ امیری خوش بیان مجھی اپنی صدا سنا
امیری نوجوان مجھی اپنی صدا سنا
امیری پہلوان مجھی اپنی صدا سنا
امیری تنکی جان مجھی اپنی صدا سنا

۱۱۸ وہ بہن بہنے تنکی مجھی بولو نکہا و بھر
ماں صدقے جائی بہنے ہوئی گہین آو بھر
کہل جائی اتکا غنچہ دل مکر آو بھر
جی بہر کے بگڑے کالون نو جا و بھر

عزیت مین شوق سے شہ والا کا ساتھ دو
مانکو پٹھا کے پردیمین بابا کا ساتھ دو

۱۱۹

اب رو کے لے کتب فاکے غان خلیق
بزم عزا مین سب مین نیری قدر دان خلیق
سیری ہی اب سفارشی دیوان بخشوان خلیق
کیا جائی روانہو کب کاروان خلیق

خیمے مسافران عدم نے نکالے ہین
جس قافلے مین ہم ہین وہ سب چلنے والے ہین

رباعی

میخانہ کو شہ کا شرابی ہون مین
کیا میر کا خوف نور ابی ہون مین
کہتی ہی خشک رکھو نہ مجھی
ای اہل عزا مدام آبی ہون مین

رباعی

شہ پر جو ہوئی نثار کامی کا ہی
صدقہ ہی حسین امام نامی کا ہی
مین کیا نظم کرون ثنا کب
آقا یہ ثنا نیری غلامی کا ہی

رباعی

اے شاہ مبارکین
جب کربلا مین کٹ گئے سب یار حسین
جنت مین کیا رہی تمنا باقی
منہ جب چمکنے لگا و گلگون شہادت
سچ کہتے ہین یار کہنون شہادت

بے فضل خدا کے یہہ مہم سر نہین ہوتے
ہاتھہ آئی وہ دولت جو میسر نہین ہوتے

۲ روبا دو سی ہزار کا پیرہ راہ ری فیمت
زانوی حسین اور وہ سر راہ ری فیمت
طوبا کے تلے خلد میں گہر راہ ری فیمت
دنیا سے ہمہ راحت کا سفر راہ ری فیمت

کیا جلد گیا سوی ارم دار فنا سے
سو کہا جو سینہ ہی تو جنت کے ہوا سے

۳ خواہش ہمہ ہیچ کر کوئی حور ادہر آئی
ہیصاحب اقبال و ہنور ادہر آئی
لہرا نا ہنا کوثر ہی کہ ہیہ در ادہر آئی
فرمانے نہ حیدر کہ ہیا در ادہر آئی

مشتاق ملاقات کے سب چھوٹے بڑے ہین
محبوب خدا ہاتھ ہونکو پھیلای کھڑے ہین

۴ فرمانے ہین ہر امیری غمخوار کو لاؤ
جلدی سے ہر بار کے مددگار کو لاؤ
نظم سے نکہ ہے جرار کو لاؤ
لاؤ میری کے حیدر دیندار کو لاؤ

پایا نہ کفن وہان تو یہان شاد کرونگی
مین جملہ جنت اسے امداد کرونگی

۵ حور و نکاوہ سیوے کفن سامنے لانا
در دہ اشارہ کر ہماری طرف آنا
کوثر وہ ہی منظور ہی گر پاس بچھانا
اس قصر جواہر سے کہین دور نجانا

جو کہہ وہ کرین فخری خدمت شہدا کی
ہم سب ہین کنیزین پسر شیر خدا کی

۶

حفاکہ بہر زینب شہ دیں پناہ لے بخشی
ایمانکا شرف فاطمہ کی ماہ لے بخشی
طالب تباہ وہ جبکا وہی اللہ لے بخشی
بخشا اوسے خالق نے جسے شاہ لے بخشی

جنت اودہر آئی جدہر آئی قدم انکا
کردیناہی انسانکو فرشتہ کرم انکا

۷

ای حر دلاور تیری نقد ر کو صدقے
زینب کے فدا غربت تو نوفر کو صدقے
مہمانکے تصدق شہ دلگیر کو صدقے
اوس صحبت پرنور کے تاثیر کو صدقے

ناکام کا یون کام ملاقات مین بن جاے
برسوں کا جو بگڑا ہو وہ یک بات مین بن جاے

۸

اب بہانے قسم کرنا ہی بہتر آدھا دن
جب قتل ہو احرسا مدگا رموافق
ہے وہ جبر سا لگے نہ بر منافق
مرجانے پہ بکدل ہو سب شاہ کے عاشق

ایک ایک سے پہلے تہا خریدار اجل کا
سر بک رہی تھے گرم تہا بازار اجل کا

۹

یون جا رہے تھے میدان شہادت مین وہ ابرار
جیسے کہ بکھرتی ہو بلبل سوی گلزار
خود دولہے تھے فوج تھی جنکی نکلے تھے بنا کر
ہاران کرم جاتے تھے تیر و تبکی بوچھار

برچھی جو لگی نخل تمنا مین پہل آیا
جان اگئی جو وقت پیام اجل آیا

۱۰

جنہونکو عطائی احدی جانتے تھے وہ
آزار کو لطف صمدی جانتے تھے وہ
جینے کو مقدر کی بدی جانتے تھے وہ
مرنیکو حیات ابدی جانتے تھے وہ
سو کہی ہوی ہونٹھو نپہ محمد کی ثنا تھی
دو روز کی ہیاس اونکے لئے آب بقا تھی

۱۱

قربان تولای حبیب ابن مظاہر
کیا وصف مہین تھے باطن و ظاہر
عصیان سے بری طیب و پاکیزہ و طاہر
جانباز جہاد و بدہ فن جنگ سے ماہر
سر ملتا تھا پیری سے قدرت مین خم تھا
اسپر بھی جوانونسے کچھ آگے ہی قدم تھا

۱۲

جونہی رفقو کا پرا ہو گیا خالے
بہر نا نہاد مہر مروہ کو بن کا والے
بہر نا کوئی ہوں کا نہ ہمدم نہ موالے
لاشونکو لگانے تھے گلے سرور عالے
بیتاب تھے اسطرح ہر یک دوست کے غم مین
جیسے کوئی روتا ہی برادر کے الم مین

۱۳

لاشونکے اوٹھانے سے بنائی تھی فراغت
جونکے نیزونکو برچھے اہل شقاوت
حضرت کے یکایون نے کیا عزم شہادت
سننے لگی ہر اوہ محمد کی بضاعت
سیدانیونکا دودہ جو پے پے کے پلے تھے
جلادونکی تلوارین تہین اور اونکے گلے تھے

۱۴
لاکھو نے لڑی حضرت عباس کے بھائی
حملو نمیں دیکھا ہی شہ مرد نکی لڑی
سر شان پہ بیٹوں نے جعفر کے دیکھا ہی
ملسر کی جو میراث ہی فرزندوں نے پائی

لاکھو نمیں پہر اس حال سے شاہ دو جہان تھے
دو طفل جلو میں فقط اور تین جوان تھے

۱۵
دو طفل وہ جو تین شب و روز کے پیاسے
زینب کے پیارے شہ بالا کے نواسے
خود اپنے شہادے کے طلبگار رضا سے
بیتاب کہ کیوں رہ گئے ابھی شہ سے

جینے کی ہماری جو خبر پائینگے امان
لاشے ہی یقین ہی کہ نہ منگوائینگے امان

۱۶
او سوف عجب عمر نہا شہ جن و نس کو
او روحکو رحمن نہی آرام حرس کو
او کہو سکنے تھے بہا بیکو نہ اکبر سے پیارے کو
زیبون و محمد کو نہ شبر کے قمر کو

میوی تھے سب یک باغکے پھول ایک چمن کے
وہ بھائیکا بیٹا تہا یہہ بیٹے تھے بہن کے

۱۷
فرمانے لگے موت آئی تو چہپ جاؤں گی گھر سے
بارب میرا گھر ہی نہیں دلدار و نکے دم سے
بچہ ہیں ہمیں انسے یہہ جدا ہوں نہیں ہم سے
کر جاؤں کہیں جلد کلانیج دو دم سے

ہاتھو نسے یہہ محبوب گنوائی نہیں جاتے
داغ اب تیری بندے سے اوٹھائی نہیں جاتے

۱۸

ناگاہ ہوا شور مبارز طلبی کا
ہر فصد لعینون پہ کس بل ادبی کا
سنتے ہی ہوا غیظ مین ہر مشکل نبی کا
رایت بھی ہوئی فوج رسول عربی کا

حیدر کے نواسونکے بھی ابرو پہ بل آیا
بیٹا تو یہہ بگڑا کہ پری سے نکل آیا

۱۹

سر کاری جو اونہون کے ہوئے ابرار
ہر گرزی ہوئے نیزے وہ جرار
بس ہو گئے سردار
کی عرض یہ عجب کہ ای سپہ سالار
یہہ دونو غلام مرتے ہین لے جا رے طلبگار

پیچھی ری اور رونے یہہ لگی زہرا ری
ہانہ اپکے ہی عزت دو نہر ہماری

۲۰

مالک ہین خداوند ہین سردار ہین دونو
ہم انکے بزرگونکی نمک خوار ہین دونو

۲۱

یہہ کہکے جو رونے لگے زینب کے جگر بند
حضرت نے کہا ہین ہین ہا حال خلاف
کہدی ہین کسی بہن سے کہ ہو خاک پہ یہ فرزند
سنتے ہی کہا بہن سے کہ ہو خاک پہ یہ فرزند

تنہائی کے دکھہ فاطمہ کا لال سہی گا
لاشیکے اوٹہانیکو کوئی زہ جی گا

۲۲

دونو سے یہہ فرمائے اور ہر دو نے نہ سنا
چپ بھی نہی رانڈ و نہین اور ہی شاہ کی بہو
سر زانو پہ نہاکر مین اور لب پہ یہہ نقرہ
محجوب کرین بیٹیون نے ہی ہی میری نقدیر

۲۳

نانو نے کہا دونو کی عمر بن مین ابھی کیا
نکلے سے وہ نکلے نہ کوئی معرکہ دیکھا
مبدا کی رضا دیئے نہونگے نشہ وارا
آزردہ نہون آپ یہہ غصے کی نہین جا

۲۴

اناہی و مرصیح سے یہان لاکے بہلانا
اونکے لئے اور ونکی زراہی ہی نمانا
ہاتی اجازت یہہ سخن خوب نہ جانا
نانین مین یہہ سارے کبھی یہان نہین آنا

۲۵

یہہ ذکر نہا فضہ جو خبر لیکے یہہ آئی
فرماد کہ اب لیتی ہی زینب کی بلائی
لو میری خوراد ون نے رضا جنگ کے پائی
ای زینب علی بیٹے ہین آپکے بھائی

جو چاہین کرین بیٹونکی قابل مین کہان ہون
اب وہ میری فرزند نہ مین دونو کی ماں ہون

بچی ہی شریک شہدا ہوتے ہین لوگو
اب بھانجی ماموں سے جدا ہوتے ہین لوگو

۲۶

فضہ سے یہ سنا نہا کر بن وہ لگے کہنے
اور خاکیہ بچہ کو جھکن حضرت زینب

فرمایا کہ صدقے کی بلا میرے مطلب
غربت میری کچھ کی نہیں ہاں نہیں ہاں زینب

بہتر ہی جو لڑنیکو وہ پیاری گئے دونو
یہ خوشخبری آئی کہ ماری گئے دونو

۲۷

بچے ہیں نہ لڑنے کے نہ بنکے سے واقف
نیزے نہ تلوار کے نہ بنکے سے واقف

میدان نہ آگہ نہ صف جنگ سے واقف
دونو میں نہیں ایک بھی جو رنگ سے واقف

بوٹا سے ہیں قد بھی نہیں کچھ ایسے بڑی ہیں
گھوڑے پہ تو وہ پہلے پہل آج چڑھی ہیں

۲۸

بانو نے کہا دیکھو تو بھیا اونکو بلا کر
فرمایا نہیں آئیں گے خود جیسا کہا کر

اصرار کیا بانو نے بگڑ دن کو جھکا کر
فرمایا کہ اچھا کوئی کہتا ہی ہے جا کر

صدقے گئے کچھ کام ہی یہاں آکے سدھارو
جاتے ہو تو شکلیں مجھی دیکھلا کے سدھارو

۲۹

فضہ گئی اور خیمہ میں لائی نہیں ہمرہ
ای صفت سہرا زرہ ہوی وہ ماہ

قدموں پہ گری جھک کے ہاتھونکو چوما
رتبا کے کہا کہنے لگی بنت پیمبر

ماموں پہ فدا ہوتے ہو میں تمپہ فدا ہون
لو روؤں نہ میں ابتو نہ غصے خفا ہون

۳۰

چھوٹے نے کہا جو کہ ہاتھ جوڑے
ہر دم یہی اسی فکر میں ہم دونو برادر
جاتا نہا وہان ایک کے بعد ایک دلاور
ہر دوست سے مل مل کے گلے روتے تھے سر پر
ہم کیا کہیں ماموں پہ جو کچھ رنج و تعب تہا
او وقت میں رخصت طلبی ترک ادب تہا

۳۱

لاشوں کا وہ آنا وہ بچوں کا بلکنا
جرأت نہ بڑی عرض کی نہی کی جو صاحب میں
جب سنتے تھے ہمراہ کوئے حضرت عباس
آزردہ ہوتے آپ ہی ہمیں وسواس
جوڑی ہیں کبھی ہاتھ کبھی گرد پھری ہیں
راضی ہوی جب پاؤں پہ او وقت گری ہیں

۳۲

خوش ہوکے کہا ماں نے کہ ناموس ہے بہو
اب دیر نہیں جلد سدھارو میری بیٹو
ہاں جائیے منہ دیکھ کے خنجر سے نہ پھیرو
دودھ بخشو مگر عمر و شرف کو نہ پھیرو
تو قبر تمہاری ہو میری ناموری ہو
سر دونو کے لاؤ تو میں جانوں کہ جری ہو

۳۳

ہمراہ کوئی وہاں سے نہیں لاتا ہی نہ
جو نام پہ مرتا ہی وہی جاتا ہی نہ
سچ کہ جانثار کو ہٹایا نہیں جاتا ہی نہ
ثنا ہی قدم مرد کے کھایا نہیں جاتا ہی نہ
مڑ کر نہ ہٹے قابل احسنت وہی ہے
جو کھیت میں سرسبز ہو ساوت وہی ہے

۳۴

دربار کے طرف پہ سمین بکنے نہین نمازی
گر شیخ بھی جھکے تو سر کٹنے نہین نمازی
آنکھون کو جھکنے نہین نمازی
تلوار و نہین گر کو جھکنے نہین نمازی
بجلی ہی گری

۳۵

آفت ہین جو اس اونکی بجا رہتے ہین ہمارو
جرار اونکی تیوری جدا رہتے ہین ہمارو
سر کرنے ہین صفدر
نینون کی مہمان ہین سر کرنے ہین صفدر
آفاق کے دل پاک ہین کرنے ہین صفدر
عزت پہ ہر گرکے نظر کرنے ہین صفدر
تلوار و نہین سینون کو سپر کرنے ہین صفدر

دم ہونٹون پہ آئی تو شجاعت نہین جاتی
مرنے پہ بھی چہرہ کی بشاشت نہین جاتی

۳۶

واری ہون ہی ہم آپ کے ہر کام آؤ نوجانون
آداب فاتحہ کو بجا لاؤ نوجانون
سنان کہاؤ نوجانون
ان جیا ہو بہر حسن سے جا مرجاؤ نوجانون
ترشے کر جب اس نوج کو مرجاؤ نوجانون

جرار ہو سب حال سے محرم ہین تمہارے
مجھکو ابھی دھڑکا ہی کہ سن کم ہین تمہارے

۳۷

ہان صدقے گئی کہاں پہ دریا کے سنبھالے
ہنکے طرف پہ سمین کہ بھر کے سنبھالے
سر دھو کے سنبھالے
سر پہ ہو تو ہو تلوار و نکو گر کے سنبھالے
ہار ہو تو ہو ہار و نکو گر کے سنبھالے

ایسے تو نہین جو مجھی محجوب کرو گے
مین دودھ نہ بخشونگی جو پیاسے مرو گے

۳۸

جس ہانپکو رہے اسد اللہ کا پیارا
کیون جاؤ ادھر پھیر کیا کام ہمارا
غافل کے لئے کافی ہے اتنا ہی اشارا
گر آپ بقا ہو تو مناسب ہے کہا رہ

وہ کام ہو جس کام مین کوثر پہ گذر ہو
دم بھر کے لئے کیون عرق شرم مین تر ہو

۳۹

اب بہا لڑی آپکے جو ہاتھ ایک کا تھک جاوی
ہلو ہو اگر اور سیدھ نو ہیہ پھیر کر جاوی
ہاتھو مین صفا ہو کر سبل ہی پھیر کر جاوی
صف ہو نو اولٹ جاوے ہو نو سر کر جاوی

حملو مین سب انداز ہون خانی کے ولی کے
پہچان لین خود سب کے نواسے ہین علی کے

کچھ ہم سے نہ تلوار سے نہ دہال سے ہوگا
جو ہوگا وہ سب آپکے اقبال سے ہوگا

۴۱

ارشاد نہ حضرت کا بجا لائین تو مجرم
بیوے سے ہی در باکبطرف جائین تو مجرم
در جائین تو بے فدر جو ہو آئین تو مجرم
مڑ جائنگے دنیا مین سدا کون جیا ہی

دودہ آپکا ہم دونو غلامون نے پیا ہی

۴۰

دونو نے کہا ہوگا ہی فضل خدا سے
کیا بات ہی چیچے مین تو مر جائنگے پیا سے
ہم اور نہین کوئی علی کے ہین نواسے
غافل نہین آپ غلامونکی دعا سے

۴۳۱

جینے ہین نور ضعف شکنے ہم نہین کے
جیسے ہین ہم سنبر ہین جیسے نہین کے

سکتے ہین ہم ہی ہین جو ہمکو نہین کے
ہین ہم ہی ہین جو ہمکو نہین کے

ہین ہم ہی ہین جو ہمکو نہین کے
ہین ہم ہی ہین جو ہمکو نہین کے

جیسا کسی صورت ہمین مطلوب نہین ہے
اب کیا کہین کچھ اپنی ثنا خوب نہین ہے

۴۳۲

ہین ہم ہی ہین جو ہمکو نہین کے
ہین ہم ہی ہین جو ہمکو نہین کے

ہین ہم ہی ہین جو ہمکو نہین کے
ہین ہم ہی ہین جو ہمکو نہین کے

وہ نام پہ کیونکہ نہ مرین جو نہ وفا ہون
نب وقت ہی غصے کا جو وعدہ وفا ہون

۴۳۳

ہین ہم ہی ہین جو ہمکو نہین کے
ہین ہم ہی ہین جو ہمکو نہین کے

ہین ہم ہی ہین جو ہمکو نہین کے
ہین ہم ہی ہین جو ہمکو نہین کے

کیا زیست پہر اونکی جنہین ماں نہ بخشین
نور ہی جو میلے ہون تو دودہ آپ نہ بخشین

۴۳۴

ہین ہم ہی ہین جو ہمکو نہین کے
ہین ہم ہی ہین جو ہمکو نہین کے

ہین ہم ہی ہین جو ہمکو نہین کے
ہین ہم ہی ہین جو ہمکو نہین کے

خندق ہو تو لاشونسے بھی پاٹ کے مرجائین
تیغین نہ چلین گر تو گلے کاٹ کے مرجائین

۴۳۵

ہین ہم ہی ہین جو ہمکو نہین کے
ہین ہم ہی ہین جو ہمکو نہین کے

ہین ہم ہی ہین جو ہمکو نہین کے
ہین ہم ہی ہین جو ہمکو نہین کے

لڑنا ہی ہمین فوج سے مطلوب لڑوگے
لو رد ہو نہ معلوم ہو اخوب لڑوگے

۴۶

لو بجنے بارہ دوہ سہارو صبر کیجیو بارو
لو گیو نوسو ارو صبر کیجیو بارو
ارو بجی ہوی تیری بارو صبر کیجیو بارو
مبلی ہی بہو بیٹیون کی ارو نار صبر کیجیو بارو
دولہنا دولہنون ہیر ہی بارو صبر کیجیو بارو

خوش ہونگی مین سب کہوڑ دیہ جس آن چڑہوگے
دیوڑہی سے جو دونو در بکنا نکل آئے
شادی ہی بری آج کہ پروان چڑہوگے
نزدیک بہہ نہا منہ سے کلیجا نکل آئے

۴۷

دونو دولہنین جہیز دنکے ملینگین
فرماکے بہو بیٹیون کو بہائین دیجائین
اور نہا مر بارو کو تیرہین دن کی جائین
فرماکے رخصت جہنین ہونا ہووہ آئین
لے بیان آئیون تو بجی تیری جائین

رہین بہہ برات اپنی دیکہانیکو چلے ہین
بہہ وہ ہین جو آغوش مین زینب کے پلے ہین
دونو دولہنین بیاہ کے لانیکو چلے ہین
بجی ہی تیری راہ مین مرنیکو چلے ہین

۴۸

لے بیان آئین جو کلیجہ کو سنبہالے
جبک جبک کے سر نکیجہ کو وہ کبود والے
جوش مین چیخ چیخ کے وہ بارو کے بالے
وہ بکہ گئی ان کی غم غرقاب دالے

۴۹

دیکہا کہ جین آئین علی و زینب دونو بارو
بن جبک کے سر نکیجہ کو وہ دونو بارو
سنکر کہ سوی جنج بہہ لاشہ بے بہ
مختاج کاہہ بہہ بہہ ہی ای خالق اکبر

۵۰

کہکشاں پہ سخن ہیں اور نہیں گردش مہ و خورشید کا پایا
دونو نے شرف پایہ معراج کا پایا
دونو نے کیا سیر صد و دن کے دیکھا
سجلی کا سا انداز ہے یا دھوپ چھاؤں کا سا پایا
دوڑی کہ دیکھا ہی نہ یا دھوپ چھاؤں سا

ثابت نہوا ایک پہ کیا ہو گئے دونو
شوخی مین یہہ آہو تہا اگر طیر تہا وہ بہی
جنگل کو جو دیکھا تو ہوا ہو گئے دونو
یہہ باد پیما تو فلک سیر تہا وہ بہی

۵۱

ایک ایک ہے چاندار کرن نور سے پرتو
دیکھو وہ کاوی زاری وہ دوارد
دیکھو وہ ونکی وہ رونق ہر یک نعل کا پرتو
کیدونکی وہ رونق ہر یک نعل کا پرتو
ہر رونکی دیکھا نے جھلک چار سمت تو

یک چاند تہا وہ جو سم تو سن کا نشان تہا
کیا جانئے کیا نام ہین اکے اب و جد کے
بالای زمین عالم بالا کا سمان تہا
تیور سے یہہ ظاہر ہی کہ بچے ہین اسد کے

۵۲

سکلین ہی نہ نکلے تہے سو کوس کا وہ
دو گام مین نہا دیئے سو کوس کا وہ
قد ایک سے شان ایک سے اور ایک سے کاو
قد ایک سے شان ایک سے اور ایک سے کاو
ہیئت مین بجلی وہ رفتار مین جیلا وہ
ہیئت مین بجلی وہ رفتار مین جیلا وہ

۵۳

کہور و نکو اور نہ ہوی ہوئی ہے جو ہر در
کہور و نکو اور نہ ہوی ہوئی ہے جو ہر در
فوج سم نعل رہا ہین ہر در
یک شور ہے کون و مکان مین افتاد و نہور
یک شور ہے کون و مکان مین افتاد و نہور
ترکے ہین ارادی اسدی افتاد و نہور

۵۴

پیشانیان خورشید جہانتاب سے بہتر
رخسار و نکین گل شاداب سے بہتر
گردنکی صراحی در نایاب سے بہتر
چھاتی کے عنبر سونے کے آب سے بہتر

ابرو نہین پیشانی ذیقعدہ کے نیچے
ہین دو مہ نو بال سے دو بدر کے نیچے

۵۵

حیران ہین عارض پہ حسن اور دو نورکین
کسمان ہین مژگان ہین سنان ہین
ابرو وہ کمان ہین کہ قربان ہین جن پر
آنکھین وہ کہ یونکی نظر اٹھتی ہین جن پر
گیسو ہین کہ یا سایہ کی کہسار نے ڈالے

یہہ گیسو ورخ خونین ہین رنج کی جا ہی
دو بدر شبین چار شنبہ و پنج کی جا ہی

۵۶

شنبہ دہی شنبہ منڈہن نوشنبہ نوشہ دالے
کہیہ یونکے سنبلو سنا نوشہ دالے
سر نقطے سجل کے
مختصر ہین خط خال کے خم ہین نلی نے نل کے
دیکھی ہین کسی خم پر کسی نلی نے نل کے

سطرین ہین یہہ سب گیسو دنکی بال نہین ہین
مہرین ہین خط حسن پہ یہہ خال نہین ہین

۵۷

ناگاہ یہہ بہرہ سر عمر سعد سکارے
ای شہ دلونا مر ونب کربلا ہی تمہارے
تلوار سے کر یہہ سکار ی وہ صفا رے
خالق نے ہماری لئے دنیا کو سنوارے

خورشید ترین تاج سر عرش بریں ہین
پہلا یہہ شرف ہی کہ غلام شہ دین ہین

۵۸

نامدار اسد اللہ مددگار دو عالم
دیندار و نمودار و جہاندار دو عالم
سلطان قضا منتظم کار دو عالم
سرتاج فلک جنود سنار دو عالم

وہ دیکھلے آگاہ جو حیدر سے نہیں ہی
بہتر کوئی شاہد در خیبر سے نہیں ہی

۵۹

سنکر یہ جبر شمر و عمر دونو پکارے
ابغوم یہ تو فتنہ کہیں ہم نے نہ مارے
افلاک کے شق رافت کہیں نابند تارے
اب و زر و حالہ وہ لے جو انہیں رے

حیدر کبطرح صاحب شمشیر ہیں دونو
لڑکا انہیں سمجھی نہ لوی شیر ہیں دونو

۶۰

یہ سنکے کیا سب نے لڑائی کا سر انجام
کہلے لکے یہ صف میں علمہای سیہ فام
کہیں کہیں حکمی کہیں جبر کہیں صمصام
کہیں کہیں چی کہیں نیزے کہیں سیہ شام
بدلی کبطرح جھوم کر آئی

یون آنے تھے سب لوٹ کو فوج آنی ہی جسی
بچونہ صفین آنے نہیں موج آنی ہی جسی

۶۱

وہ دلاور
اوس شور میں سنکر یہ ہی تھے
اوس شور میں سنکر یہ ہی تھے
برواہی نہ مطلق کسی بہنوئی کی بہنوئی
کہنا تہا بڑی بہنای سے چھوٹا کہ برادر
دیکھیں تو ذرا آپ قریب آکے لڑیں گے
وہ کہنا تہا دیکھو نہ تغافل رہی کد پر
آنے دو اجل انکو لئے آتی ہی زد پر

۲۲
آتا ہی شکار آپ سے جسم طرف نشتر
دانستہ جھیلے میں وہ کرتا ہی ذرا دیر

۲۳
جاتے ہیں کہاں انبوہ آئی ہے نشتر
جس جا ہیں صفیں دیکھو ہے لاشوں کی وہیں ڈھیر

ہاتھ اپنا چلے گا نو جکھہ پا کے چلے گا
ٹھوکر وہی کھا بگا جو کھبرا کے چلے گا

۲۴
ہے نشتر آہ ہر سینہ میں کرتا ہی اودھیر
تفنگ آہ و بکا لیکے سفر آئی اودھیر
پیام مرگ لیکے سفیر آئی اودھیر
سب ہونکے حلقہ میں تیر آئی اودھیر
دو جگہ ہے دو لاکھہ نشتر آئی اودھیر

آخر وہ جری لخت دل ضیغم دین تھے
سر تھے صف اول کے کہیں جسم کہیں تھے

۲۴
مارا وہ نہیں جن کے ہو ضعف و جبن جذبہ
ہے ہوا رولے مال ہے سر ہی ربذہ
ہاتھہ ہے کماندار و لے خاطر جوشیدہ
پیکان خطا کار تھے سب زخم رسیدہ

سہمی ہوئی تھے نیر کہ آفت نہی جہان پر
پیکان نہ سری پر تہا نہ چلہ تہا کمان پر

۲۵
وہ مرگیا تلوار اڑہا کر جسی وار تا
آوس خل کو تلوار سے کاٹا اسی جہاٹا
خل نے جراحت کو عجب جن سے بانٹا
خل نے کوئی شاخ نہ اولجہا کوئی کانٹا
نکلی

ابتک یہہ ہوا باغ جہا نہیں نہیں دیکہی
غل تہا کہ بہار ایسی خزا نہیں نہیں دیکہی

۶۶

تلوار نے چھوڑے کئی بنا رنگ دیکھا
ضرب اسد اللہ کا سب نے تنک دیکھا
جب ہوئی وہ زور دم جنگ دیکھا
رکاب سو بھی سکب سو بھی جو رنگ دیکھا

اتنا کوئی طفلی میں نمودار نہ ہوگا
ہاتھ ایسا تو جعفر کا بھی طیار نہ ہوگا

۶۷

وہ بیچ اور پھول سے نازک وہ کلائی
سب جس سے ہویدا بیضا کی صفائی
وہ اور کلیان جنہیں نزاکت نہیں بائی
ضعیم کے بھی پنجے پہ یہ قدرت نہیں پائی

زور ایسا جہاں کوہ سبک ہاتھ کے تل سے
ضرب ایسے کہ پوچھی کوئی جبریل کے دل سے

۶۸

اعدا تھے دم جازیہ ہر بار نذارد
منشے کے قلم بانہہ علمدار نذارد
پیدل نظری فوج کے اسوار نذارد
دوائی تو دوا رتھے تو جار نذارد

یوں فوجکی دفتر کو اولٹتے نہیں دیکھا
یوں چہرہ یہ چہرہ کبھی کٹتے نہیں دیکھا

۶۹

جانبازان دیکھا نہ تھے میدان میں ایسا
دل تھا ہی ہوئی دیکھنے شاہ سرفراز
جلاز تھے فاسم بہ شجاعت کا ہی انداز
فرمانے تھے اکبر بہ لڑائی ہی کہ اعجاز

بڑھتے تھے کبھی گاہ سرک آتے تھے عباس
جب وار وہ کرتے تھے پھڑک جاتے تھے عباس

۷۰

ہر بار صدا دیتی ہی ای گیسوؤن والو
کیا کہنا ہی بہتر ہی کہ کہدو نکالو
رہوار رہی جاتے ہین باگونکو سنبالو
حلقہ ہی کڑی آنکھہ زرہ پوشونہ ڈالو

اب ہٹنے کی مہلت میرجان انکو ندینا
منت بہی کرین گر تو امان انکو ندینا

۷۱

ہان شیر وہی شیر وہی کامری شیرو
جان راج زرے نین نامری شیرو
بچہ ہین تمہاری سپہ نامری شیرو
دونو کا جدا للہ کا ضرغامری شیرو

یک شمس تو یک برج شرافت کا قمر ہی
ماں کیسی کی بیٹی ہی پدر کسکا پسر ہی

۷۲

شہ کہتے تھے بچہ ہین لڑین گے کہان تک
لاکہونسے لڑی دونو مین طاقت ہی جہان تک
دور دور سی بانی نہین ہوتی ہی کسی تک
اب پہنچے کے کوئی نہین لے آئی یہان تک

سیراب بہی ہو تشنہ دہان ہونے نپائی
ہی ہی میری کہر مین ہو جوان ہونے نپائی

۷۳

سیدانیان در و انیہ نہین کہولے ہوی سر
بچکولے کا ہیٹے نہی ہانوی مضطر
نصہ ہی یہ لگی کہنی ہی یہ
پردی سے لگی کہنی ہی یہ

بتلا مجہی بچی میری کیا کرتے ہین دونو
وہ کہتی تہی لا کہونسے دغا کرتے ہین دونو

۷۴

وہ رخ پہ نظر آتے ہین اور نہ ہوی کہو
وہ نیچی بجلی سی کبھی کرتے ہین ہر سو
وہ ابر مین چھپ چھپ کے نکل آتے ہین مہ رو
دم ہول سے سینہ مین سماتا نہین ابتو
ہی ہی مجھی چھوٹا نظر آتا نہین ابتو

۷۵

ہیہات ہی ہی ہی خضر نہ ہی
ہیہات ہی ہی ہی کام مرا اب
فرمایا کہ ہو گا میری مطلب
اب کچھ نہین وسواس آیا میرا مطلب
لو بے ہوی ملک صف ماتم بچھ چلو
بچی میری داخل ہوی خیل شہدا مین
سجدہ تو کرون شکر کا درگاہ خدا مین

۷۶

بہ ذکر نہا جو طفل کی فتح کا ناگاہ
چلای حرم لٹ گئی لٹ گئی اللہ
سجاد کو سوی خیمہ زینب و نجاہ
دوڑے طرف دشت و غارو ہوی
تلوار بن علم قاسم و عباس لئے تھے
ہم شکل نبی چاک گریبان کئے تھے

۷۷

عباس کے غصہ مین لعینون کو پکارا
سجاد نے ہی کہہ کے بہت ان کو پکارا
کفار کوئی تاب نہ لا
پس ہوی کفار کوئی تاب نہ لایا
نیزے لگے سنبھلو نہ سنبھلو نہ سنبھلو
آلودہ خون دو مہ کامل نظر آئے
گو دیکھے پلے خاکہ بسمل نظر آئے

۷۸

سر تا بقدم چور تھے دونو کے تن زار
آنکھ اٹھا کے نہ تھے رکتے نہیں ہتھیار
پیکان سے پہلو نہیں بہت جما ہوئے بار
نکلو ارین نہیں فضو نہیں کم ہاتھ نہیں تلوار

لب پر یہہ سخن تہا شہ والا نہیں آئی
دم ہونٹھو پہ آئی مگر آقا نہیں آئی

۷۹

لاشو نکے قریب آکے پکاری شہ صفدر
ای تہا جو تو جو دی یہہ بیکس و مضطر
یہہ کر مزمین اور یہہ گل سے تن انور
رنجی سے اوٹہا کر میری زانو پہ سر

مامو نسے عجب وقت مین منہ موڑ رہی ہو
کن آنکہونسے دیکہون تمہین دم توڑ رہی ہو

۸۰

سنکر یہہ صدا ہوش مین آئی وہ دلاور
سر کہینچ لیا زانو سے اور کہینچ لی خنجر
آنکہون سے بہلو نہیں بہت جما ہوئے بار
دو چکیان لین دونو صغیرون نے برابر

فردوس معلے کے مسافر ہوی دونو
کروٹ بہی نہ بدلی تہی کہ آخر ہوی دونو

۸۱

گرد مین ہوئی وہ جبین عنبر شمین بالا
آنکہین نہ لہو نہین جگر و دل نہ وبالا
سجدے مین گرے جو ئے شہ والا
سجدے سے نہایا علی اکبر نے سنبالا

رفت کا یہہ تہا جوش کہ نہر آتے تہے شبیر
ہر مرتبہ لاشونسے لپٹ جاتے تہے شبیر

۸۲
عباس نے کیا عرض یہ بہادیدۂ خونبار
سیدانیان خیمہ سے نکلی ہین نہ دو چار
لیجائے انہین خیمہ مین اب بانو ابرار
سنتی ہی کہان دیکھیے فرزند کا دیدار

۸۳
لاشے جو نہ جاوینگے تو غم کہانیگی زینب
صدقہ اب اونارونکی تو دسواس مٹے کا

۸۴
سر پیٹ کے لاشے پہ والے رہی روتی
خیمے کے قریب دونو کو روتے ہوی لائی
غل تھا کوئی جلدی صف ماتم کو بچھائی
لوائی شہنشاہ کے ہمشیر کے جائی

۸۵
حضرت نے کہا کیون بیاہوی بانو
کھولے لڑی دونو غلامان ہوا خواہ
حضرت نے کہا مج مین فاصر ہی زبان آہ
زینب بھی ہوا گئی جگ اسرا للہ

چھوٹے کو علی اکبر دلگیر لئے تھے
صفین وجمل مین بھی تن ایسے پڑی تھے
یک لاشکو خود کود مین شبیر لئے تھے
تم پوچھو لو عباس تو نزدیک کھڑی تھے

۸۶

عباس کے بیٹے پہ شہ دیں کا ہے یہ فرماں
جو کرے بیعت یزید اس کو ملے گا زر و کاں
ہو کے آمادہ لڑی فوج علی فوج گراں
اسطرح کرتے ہوئے فوج سے وہ فوج رواں
نعرہ مارا کہ ہوں میں فوج کا سردار حسین

تو ارین جب انکی مجھی یاد آتے ہین بہنیا
صدقے گئے یہہ نیند ہی باغش مین پڑے ہو
دو بجلیان انکھو نمین چمک جاتے ہین بہنیا
بیٹھی ہین حسین ابن علی اوٹھہ تو کہڑے ہو

۸۷

یہہ سنتے ہی ہر خی ہے رخ زرد پہ آئی
حضرت نے کہا انکا صدقہ ہی یہہ بھائی
کونین مین عزت مری فرزندون نے پائی
راضی ہوئی اللہ سے یداللہ کی جائی
حضرت مجھی پیار آتا ہی اقبال پہ انکے

۸۹

غفلت عجب ای نیند کی نانو
آیا ہی سکین کا سب ای نیند کی نانو
جو کلمہ میری خاطر سے اب ای نیند کی نانو
سوئے ہوئی ہی شب ای نیند کی نانو
پھر کہا ہی جو بچپن کا یہہ انداز نہین ہے

بیکس ہین خدا رحم کری حال پہ انکے
گردن ہی کہین پاؤن کہین ہات کہین ہے

۹۰

اب ضبط کی طاقت نہیں اماں کو سنا لو
اک تیر زبان پر ہے کمان پر ہے کمر پر
سینہ میں کھبا ہی دمِ رخصت کے لئے لو
واری مجھے خدمت کے لئے پاس بلا لو
میں ہونگی تو راحت سے تمہیں پاس نہ ہونگی
کیا کذری کے منزل پہ جو مان پاس نہ ہونگی

۹۱

پہلا تو سفر اور نئی لوگ نئی راہ
سر کھوئے کہ زر بیچئے یہ بات نہیں آسان
صدمے گئی سہنی سے ہی اب تو نہیں آگاہ
پوچھا دی نہیں جبر سے فردوس میں اللہ
پر ہول ہی رستہ مجھی تشویش بڑی ہے
فرمان ہو مان منزل اول ہی کڑی ہے

۹۲

وہ بھائی تو ہوں نہ بہنیں کوئی اس آن
کہنا کہ ملازم ہیں ولی ابن ولی کے
ہم آتے ہیں لشکر سے حسین ابن علی کے

۹۳

اب کون میری پہلو میں سو ویکا جیو
بڑے کا کلیجا مبر اول ویکا جیو
یہ داغ تو دنیا سے مجھی کہو ویکا جیو
دن جا کر شب آنکی تو کیا ہو ویکا جیو
راحت کسے کروٹ کسے پہلو نہ ملیگی
مرجاؤنکی زلفونکی اگر بو نہ ملیگی

۹۴
دنیا کو ندیکھا نہا کہ موت آگئی تمکو
خیمہ سے نکلنے ہی اجل ہاگئی تمکو
ماں صدقے ہو جنکل کے ہوا ہاگئی تمکو
ای کلمہ گو کسکی نظر کھا گئی تمکو

۹۵
ہی ہی مجھی پوشاک شہانی ندیکھائے
صدقے گئی اماں کو جوانی ندیکھائے
غصے ہوئی ہی تمپہ میں واری مجھی تمکو
ماں اب نہیں کوئی ہے تمہاری مجھی تمکو
لب پر سخن غدری جاری مجھی تمکو
صدقے غشی ہوئی ہی تمہاری مجھی تمکو

۹۶
میں بھی تو یہہ جانوں کہ دل افسردہ نہیں ہیں
لو کھدو بس اتنا کہ ہم آزردہ نہیں ہیں

۹۷
کہدو کہ وہ محذومہ کو نہیں کاری
ہے جاتی ہے تمہاری
آنو نہ واری
نہیں رونے میں بھی کچھ میں کے پہلو نہیں نکلے
تم دیکھہ لو انکھیں میری آنسو نہیں نکلے

۹۸

فرماکے یہ بخت سو گئے بن ویر ہوئے بیمار
بولیں کہ کدھر ہے علی اکبر میرا دلدار
بانو نے کہا شاہ سے یا دیدۂ خونبار
اب فرق بصار تمن ہی ہی ہی

یہہ وقت نہیں طول کلامی کا نہیں ہے
جز حسن بیان فہم و عاشق بین نہیں ہے
ہے ذکر ہی عبادت محمد و کرم کا
اب جلد وہ حاصل ہے جو کچھ بیش نہیں ہے

یہہ حسن فصاحت ہی یہہ شیرین سخنی ہے
پیر ہیں جوان تو ہی فقیر ہیں غنی ہے

رباعی

یہہ مجلس عزای جناب امام ہے
یہہ تعزیت سرای شہ خاص و عام ہے
یہہ جلوہ گاہ روح رسول انام ہے
دربار مصطفےٰ ہے ادب کا مقام ہے
ہر جا سخن تراش عبارت فروش باش
در مجلس عزا چو نشینی خموش باش

رباعی

گلے میں بانہہ کہ نامہ سیہ کرے جو بیان نہ ہو
گر سیط نبی کی مہربانی ہو جائے
مردوں کی لحد میں زندگانی ہو جائے
دوزخ نہیں دوزخ سے مجال جن کی
ساتھ والوں کی آگ پانی ہو جائے

رباعی

گیا جب وہ تو ماری جا چکے تھے ہوش و حواس
لہو میں ڈوب کر نہ دیکھ کر نہ دیکھ صفر
لگی ہے سبز کہ سبز کو یہہ
لگی

اری لوگو سنبھالو مجھکو میرا جان جاتی ہے
میری یاس کی خونکی بو پروں سے اسکے آتی ہے

سلام از میر خلیق

علی کی تیغ چمکی ہر جگہہ اعدا کے لشکر مین
اُحد مین بدر مین صفین مین خندق مین خیبر مین

غلامان علی و احمد و زہرا کا حصہ ہے
ارم مین خلد مین تسنیم مین طوبا مین کوثر مین

نہال باغ زہرا کے محبت سے ہی شادابی
ثمر مین شاخ مین پتے مین غنچی مین کل تر مین

بپا رہتا ہی سبط سید لولاک کا ماتم
زمین مین آسمان و نہ مین ہوا مین بحر مین بر مین

چمک ہی صاف رنگ و الفت شبیر و شبر کے
زمرد مین گہر مین لال مین یاقوت احمر مین

بسی ہی نکہت گیسوی خوشبوی کل زہرا
اگر مین مشک ختن مین عطر مین سنبل مین عنبر مین

وہی حامی وہی رازق وہی منعم وہی حافظ
بیابان مین سفر مین شہر مین ر دیسمین گہر مین

یہہ ساری روشنی ہی نور حسن ماہ زہرا کے
کواکب مین فلک مین چاند مین مہر منور مین

سمندر شہ مین جو چہل بل ہے یہہ سب تعزیت نہین دیکہی
چہلاو مین ہوا مین ابر مین بجلی مین صرصر مین

دم پیکار تیغ شاہ مرداں پیر جاتی تھے
زرہ مین چار آئینے مین دستانے مین بکتر مین

خوشا تیری چمک کر برق کیصورت در آتی تھ
چہلتی مین جہلم مین ڈہال مین جوشن مین مغفر مین

یہہ غل تہا ذوالفقار حیدر کرار یکتا ہی
اصالت مین چمک مین کاٹ مین دم خم مین جوہر مین

جلال حضرت عباس غازی کا تلاطم ہے
صفو نمین مورچو نمین غول مین فوجو نمین لشکر مین

ہمین کیا ڈر علی اپنے غلامونکو بچائین گے
لحد مین نشر مین میزان مین پرصحن محشر مین

معافی دار جنت مین ہماری نام لکہے ہین
قبالہ مین سجل مین خط مین پروانے مین دفتر مین

نمونہ تیری صنعت کا ہی جلوہ تیری قدرت کا
جبل مین دشت مین کہسار مین دریا مین اختر مین

لب تشنہ کی تنا میں جو مزا ہی یہہ نہیں دیکھا
عسل ہیں نیشکر میں شیر میں قند مکرر میں

بہرا تہا سر بسر خون تن فرزند پیغمبر
تبر میں تیر میں شمشیر میں نیزی میں خنجر میں

گڑی تہی سیکڑوں برچھی کے کانٹوں کی پیکان
کلی میں بازو میں پہلو میں صدر میں سر میں

ستم ہی شمر و خولی نے سر شبیر لٹکایا
درختو نہیں سناں کی چوبیں رومال میں دریں

بہرا تہا خون تن شبیر کے زخمو سے بہہ بہہ کر
قبا میں پیرہن میں سبز عمامی میں چادر میں

خلیق افسوس ہم ہیں ہند میں اور دوست جا پہونچے
مدینہ میں نجف میں طوس میں اللہ کے گھر میں

سلام از میر انیس

شبیر کے غم میں رو رہے ہیں
منہ آب گھر سے دہو رہے ہیں

روتے نہیں بزم میں عزادار
فردیں عصیاں کے دہو رہے ہیں

گندم گندم سے جو سے جو ہے
پائیں گے وہے جو بو رہے ہیں

سلک گوہر ہے رشتۂ نظم
کیا کیا موتے پرو رہے ہیں

بے آب ہے شہ کو تیرا دن
اعدا سیراب ہو رہے ہیں

بیتاب ہے پیاس سے سکینہ
اصغر جہولے میں رو رہے ہیں

سیف اسد خدا کے آگے
پنہاں سب کینہ جو رہے ہیں

ڈہالوں نے چرا لئے ہیں سینے
تلوار ونکے سر فرو رہے ہیں

جسکو نہ کیا ہو چار پارہ
ایسے کہیں سو میں دو رہے ہیں

بے رنج ہین خفتگان مرقد — کیسے راحت سے سو رہے ہین
کیا آب حیات ای خضر — ہم جان سے ہاتھہ دہو رہے ہین
تیرونکے ہی شہکے تن پہ بوچہار — تلوار ولنے چو رہو رہے ہین
محبوب خدا کے تن کے کپڑے — اعدا خون مین ڈبو رہے ہین
سب رحم لہو کے آنسو ونے — شہکے غربت پہ رو رہے ہین
اکبر سے پسر کو دی ہی رخصت — دولت شبیر کہو رہے ہین
بیڑا امت کا تہامنے کو — اپنی کشتے ڈبو رہے ہین
کہین جن پہ ریاضتین وہی گل — کانٹے میری حق مین بو رہے ہین

ہوتا ہی انیس خون انصاف
مضمون میری قتل ہو رہے ہین

ولہ

ضبط کرنا تم سرور مین ہو سکتا نہین — سر جہکا کر بیٹہ مجلس مین جو رو سکتا نہین
گہر اندیہ ار پرسش اعمال ایذای فشار — قبر مین ہی چین سے انسان سو سکتا نہین
کار ذاتی مین ہین عاجز پا کبازان جہان — اپنے منہ کے گرد پانی آپ دہو سکتا نہین
کہتے تھے حضرت زمانیکا یہی انقلاب — مر گیا بیٹا جوان اور باپ رو سکتا نہین

خوب گوندہین ہین در مضمونکے یہہ لڑیان انیس
جوہری یہی اسطرح موتی پرو سکتا نہین

سلام از میر انیس

سلامی چشم مین آنسو ہین یا دریا چھلکتا ہے
جگر کے داغ ہین یا کھیت لالہ کا لہکتا ہے

دم تحریر گلرینزی ہی یا سطرین ہین کاغذ پر
صریر کلک ہی یا باغ مین بلبل چہکتا ہے

چلے تھے کربلا کے راہ کو پہچان کر حضرت
وگرنہ رہبر عالم کہین رستا بھٹکتا ہے

حرم روکے کہا جب آسمانکو دیکھکر شہ نے
علی اکبر اذان دو صبح کا تارا چمکتا ہے

کہا صغرا نے شاید میری بابا جان پیاسی ہین
گلے مین سات وین تاریخ سے پانی اٹکتا ہے

زمین کربلا پر فاطمہ کے پھول بکھری ہین
شہیدونکی یہہ خوشبو ہی کہ سب جنگل مہکتا ہے

شہ دین دیکھتے ہین شوق حرمین یون سوی میدان
کہ جیسے کوئی آنکی کسیکی راہ تکتا ہے

علی اکبر طلب کرتے ہین رخصت کو کی کیا جانے
لگی ہی مانکو بچکی غم سے اور زینب کو سکتا ہے

کل زہرا کے غم مین نوحہ خوان ہین بلبلین ساری
صدا فریاد کی آتی ہی جب غنچہ چٹکتا ہے

وہان بٹتا ہی غلہ قحط ہی یہان آب و دانے کا
ادہر فاقہ ہی اور کھانا وہان لشکر مین پکتا ہے

تن رنجور پر ہاتھہ اپنا زینب رکھہ نہین سکتے
تپ غم سے بدن سجاد کا ایسا دہکتا ہے

کہا بانو نے شہ سے تیر چلتے ہین کلیجہ پر
میرا منہ جب یہہ بچہ نرکسی انکھونسے تکتا ہے

یہہ ننھی ننھی دونو ہاتھہ بل کھای ہین تکیونپر
مسوڑی ہوگئے ہین ننھکون تالو لپکتا ہے

صراحی دار یہہ گردن دہلے جاتی ہی بن پانی
گلے مین سانس جب رکتی ہی سر دیدی ٹپکتا ہے

بچالو واسطہ زہرا کا صاحب میری بچیکو
نہ چھاتی منہ مین لیتا ہی اب انکھین جھپکتا ہے

وغا مین حضرت عباس یون جاتے ہین دشمن پر
کہ شیر جیسے جانب آہو لپکتا ہے

بھوز ہرا کی چلاتی ہی یون جا جا کے دیوڑھی پر
اری پانی کوئی لادو میرا بچہ بلکتا ہے

اندھیری سے جو کہرا تا ہی دم ایام گرما ہے
ہر یک بچہ در زندان بہ پیر دیدی ٹپکتا ہے

انیس اللہ تجہیز سہل کردی قبر کی منزل
لحد کا دھیان جب آتا ہی کیا کیا دل ڈہکتا ہے

ولہ

مثال بدر جو حاصل ہوا کمال مجھے
کہٹا کہٹا کے فلک نے کیا ہلال مجھے

کمال شوق زیارت ہی ایکے سال مجھے
کریم ہند کے ظلمت سے اب نکال مجھے

اجل قریب ہے جلدی نجف مین پہنچا دے
بس ای نصیب نہ اکلے برس پہ ٹال مجھے

جو خضر بخت مجھی کربلا مین پہنچا دے
نہ آوی خواب مین بہی ہند کا خیال مجھے

یہہ الفتین بہی ہین دنیا مین یادگار ای مرگ
میرا خیال تجہی ہی تیرا خیال مجھے

ٹہیر ٹہیر کے مرونگا دہ نیم بسمل ہون
فلک نے کند چہری سے کیا حلال مجھے

کسیکے سامنے کیون جا کے ہاتہہ پہیلاؤن
میرا کریم تو دیتا ہی بے سوال مجھے

حسین کہتے تھے پروردگار رہیو گواہ
کہ قتل کرتے ہین ناحق یہہ بدخصال مجھے

حسین کہتے تھے پشت فرس سے کرتا ہون
مدد کا وقت ہی ای یکسی سنبال مجھے

پکارا خنجر بران کہ الغیاث ای شمر
نکرنے کے نواسے کے خون لال مجھے

اندھیری قبر مین مشکل انیس کو ہی بہت
دیکھا و شیر خدا چاند سا جمال مجھے

سلام از میر انیس

لحد میں سوئی ہیں چھوڑا ہی شہ نشینو نکو
اجل مکان سے کہان لیگئے مکینو نکو

سدا ہی فکر بلندی بلند بینو نکو
ہم آسمان سے لائی ہیں ان زمینو نکو

یہہ جُھرّیاں نہیں ہاتھو نپہ ضعف پیری نے
چنا ہی جامہ اصلی کے آستینو نکو

لکا رہا ہون مضامین نو کے پھر انبار
خبر کرو مری خرمن کے خوشہ چینو نکو

مزا یہہ ہی کہ مضامین تو دستیاب نہیں
مقابلہ کو اولٹتے ہیں آستینو نکو

خیال خاطر احباب چاہئے ہر دم
انیس ٹھیس نہ لگ جائی ابگینو نکو

ولہ

دیکھا یا ضعف نے زور اپنا جب مکانی سے چلے
مثال نبض وہیں رہ گئے جہان سے چلے

خدا کے راہ کے سودے میں لب کو بند کر
بڑھی ہی خیر اگر کام کچھ زبان سے چلے

یہہ شرط ہی کہ نہ دعوی کروں طلاقت کا
کسیکی تیغ جو بڑھ کر مری زبان سے چلے

ہوا سخن کے سبب شہر شہر میں شہرا
قلم کیطرح جہان ہم چلے زبان سے چلے

محال ہی غلبہ اسفلون کو اعلے پر
زمین کا زور بھلا خاک آسمان سے چلے

قوی ہی ضعف تغرج کجا حرام کہان
دو منزلا کیا کرد و قدم مکان سے چلے

بلا کسیکے طرف آی رخ ادہر ہو گا
نشانہ ہونکی ہمیں تیر جس کمان سے چلے

انیس بار علایق پہ اور بار گناہ
اوٹھا وہ بوجہ جو اس مشت استخوان سے چلے

سلام از میر انیس

گذر گئے تھے کئی دن کہ کہر میں آب نہ تھا
مگر حسین کو مجرائی اضطراب نہ تھا

نمود و بود بشر کیا محیط عالم میں
ہوا کا جب کوئی جھوکا چلا حباب نہ تھا

فشار سے جو بچا میں ہوا زمین کو عجب
صدا لحد نے یہہ دی حکم بوتراب نہ تھا

اگر بہشت میں ہوتے نہ کوثر و تسنیم
تو رونے والونکے آنکھوں کا پھر جواب نہ تھا

بجا ہیں برق کی چمک تھی تاثیر رکی لیک
ذرا جھپک کے کھلے آنکھ تو شباب نہ تھا

حسین اور طلب آب ای معاذ اللہ
تمام کرتے تھے حجت سوال آب نہ تھا

نبی کے پاس جو آیا ہوا وہ شخص نہال
ثمر اوسے بھی ملا جو کہ باریاب نہ تھا

علی کے پای مبارک نے جو ضیا پائی
وہ نور حضرت موسی کو دستیاب نہ تھا

فقط حسین کے بچونپہ بند تھا پانے
بہت قریب تھی وہ نہر فحط آب نہ تھا

انیس عمر بسر کر دو خاکساری میں
کہیں نہ یہہ کہ غلام ابوتراب نہ تھا

دلہ

غنچے ہیں اس چمن میں اگر زر لئے ہوے
مجرای اپنی چشم ہی کو ہر لئے ہوے

سر نیکے نکلیں بے بیان دیوڑی پہ جب گئے
بیٹے کی لاش سبط پیمبر لئے ہوے

کہتے تھے شاہ دیکھئے کیا ہو مال کار
جاتا ہی کربلا کو مقدر لئے ہوے

اکبر گئے جو رن میں تو محو نظارہ تھے
ہاتھونمیں برچھیونکو ستمگر لئے ہوے

یوسف چھپا رہی ہی منہ اپنا نقاب مین — حیران تہا آئینہ کو سکندر لئے ہوے
عیاس بہر کے مشک بہری جب تو بولے شاہ — بہائی ہین آج دوشہ کوثر لئے ہوے
روتی تہی بنت فاطمہ بکہرائی سر کے بال — ہنستا تہا شمر ہاتہہ مین چادر لئے ہوے
مانند ابر روتے تھے دریا پہ شاہدین — ہاتہو نہین اپنے دست برادر لئے ہوے
کسکو ملے یہہ صبر کا جوہر بجز حسین — کہاتے تھے رحم تیغ دو پیکر لئے ہوے
آئی تھے بہر جنس شہادت پدر کے ساتہہ — مٹہی مین نقد جان علی اصغر لئے ہوے
نیزہ پہ یہہ تہا جو دہوپ مین سبط نبی کا سر — سورج مکہی تہا مہر منور لئے ہوے

سلام از میر مونس

سلامی ہاتہہ مین کیا خوشنما پہولونکے دستے ہین — دماغ اہل مجلس مرثیہ کہلتے ہی بستے ہین
سلامی کیا معطر روضہ پر کے رستے ہین — کل بستان جنت بہی انہین رستو مین بستے ہین
محرم مین سلامی جب کہ رونے پہ کستے ہین — نوچہلم تک برابر بادل انکہونکے برستے ہین
ہماری چشم تر سے کیا ہی نسبت ابر نیسان کو — وہ برسا تا ہی پانی اور یہان موتی برستے ہین
کفن خوشبو ہوا میت کے جب روضہ شہ مین — خدا کے فضل سے مردے بہی واں پہولون مین لیتے ہین
ثنای کیوئی اکبر مین خامہ چل نہین سکتا — بہت باریک کوچی ہین بہت باریک رستے ہین
علی اصحاب سے کہتے تھے ہین مالک دو عالم کے — کبہی واں جاکے رہتے ہین کبہی یہان آکے بستے ہین
تمہین اپنے کہر کی جسطرح دریافت ہین راہین — ہمین معلوم یون ہے عرش پر جانیکے رستے ہین
بلا پر ہی بلا کوفہ مین نازل سر پہ مسلم کے — کبہی ناؤک کبہی آتش کبہی پتہر برستے ہین

پدر سے جب سکینہ نے کہا فریاد ہے بابا
کہ آتش کرمی ہین ہم پانیکو دونو ترستے ہین

کہا حضرت نے بے بے ہاتھ آی کسطرح پانے
کنار نہر کو سون تک ستمکار روکے دستے ہین

ردائین ہی نہین لاشونپہ فرزندان زہرا کے
ہوای گرم جب آتی ہی زخم تن بکستے ہین

ہوئی ہی صبح عاشورہ صف آرای ہی میدان مین
کمر خونخوار قتل دلبر زہرا پہ کستے ہین

سوال آب جب کرتے ہین جاکر فوج اعدا سے
کر کتے ہین کمانین تیر پیاسونپر برستے ہین

کوئی شہکے مدد کو کربلا تک آنہین سکتا
پڑین ہین گرد فوجین بند ہر جانکے رستے ہین

حرم کہتے تھے وحش و طیر تک سیراب ہین بازے
ہمارے ننہی ننہی بچے پانے کو ترستے ہین

زمین کربلا کہتی ہی باغ آسمان کیا
ریاض فاطمہ کے کل میرے دامن مین بستے ہین

کل زہرا سے آبادی ہوی ہی اوس دشت مین ورنہ
زمانہ مین کہین بہی اوجر جنگل ایسے بستے ہین

بندے ایک سنمین اسطرح بازو اسیرونکے
کہ کلدستہ مین جیسے باغبان پھولونکو کستے ہین

جنہون نے شہکو دشت ماریہ مین تیر ماری ہین
لحد مین اونکو بچھو کاٹتے ہین سانپ ڈستے ہین

وغا کرتے ہین حضرت تیغ بجلی سی چمکتے ہے
کہٹا کہنکہوڑ ڈہالونکی اوٹھی ہی سر برستے ہین

خوشی ایسی ہی اپنے قتل کی فرزند زہرا کو
کہ کلہای جراحت دمبدم کہل کہل کے ہنستے ہین

مزار شہ پہ کہتے ہین ملک داخل ہو زوار رو
یہی فردوس کے در ہین یہی جنت کے رستے ہین

ہمارے اور سبکے موتو مین فرق اتنا ہے
یہہ سچی ہین وہ جہوٹے ہین یہہ مہنگے ہین وہ سستے ہین

ہمارا مول کیا ہی یک نظر لطف و عنایت کے
اگر انصاف سے دیکہین تو ان مولو مین بستے ہین

عیان ہوتا ہی یون لہوٹا کہرا فہم سخندان پر
کہ لوٹے پر طلا کو جسطرح عیار کستے ہین

اصالت جنکی ظاہر ہو عبث ہی امتحان اونکا — وہ جوہر مین نہین جو ہمکو مثل تیغ کستے ہین
کہلے گا جب سیہ نامہ میرا پہیلے گی تاریکی — حساب یک بند کا کیا یہان دستے کے دستے ہین

شہا مونس کو اپنا روضہ انور دیکھا دیجی
کہ اوسکے دیدۂ تر آب زیارت کو ترستے ہین

دلہ

ذبح پیاسا جو کیا فاطمہ کے پیارونکو — سر جھکے رہتے ہین ہم کوفت ہی تلوارونکو
حق سزا دینا ہی دنیا ہی مین خونخوارونکو — منہ کہلا رہنے کا آزار ہی سو فارونکو
کیا سخی حق نے کیا فاطمہ کے پیارونکو — مول لے لیتے ہین جنت کے خریدارونکو
شب جو زندان مین ہوی تازہ گرفتارونکو — سر پہ ٹکرای کہ در کر دیا دیوارونکو
جی گئے وہ جو مرے جاکے در سرور پر — لنک الموت مسیحا ہوا بیمارونکو
~~خوف کیا نار جہنم کا ہم اونکے ہین غلام~~ — آتش کل جو بنا دیتے ہین انکارونکو
حیدری تیغ کا ڈورا تہا غضب قاطع کفر — جسنے تسبیح کیا کاٹ کے زنارونکو
پہول چن لیتے ہین رنگین چمن مضمون کے — ہم وہ کلچین نہین بلبل جو چہوین خارونکو
برسٹے ہی جاتے تہی کہا کہا کے اوپر تلوارین — تہا یہہ زخمونکا مزا شہکے نمکخوارونکو
اس لئے دشت مین چلتے تہے نہ بچکر سجاد — کہ قدمبوسی کی حسرت نرہی خارونکو
ہون کسی کام مین لیکن انہین رونے سے ہی کام — آفرین سید مظلوم کے غم خوارونکو
گر عزادار ہین حضرت کے تو ان اشکونسے — ہم بجہا دینگے جہنم تیری انکارونکو

حشر تک انکی چمک میں نہ زوال آئیگا — دیکھیو ای چاند میری آنسوونکے تاروںکو
گلشن بزم عزا میں جو چہکتا ہوں کبھی — بلبلیں بھول کے رہ جاتے ہیں منقاروںکو
لیگیا ہوں حرم شاہ کو دربار میں شمر — جسطرح باندھ کے لاتے ہیں گنہگاروںکو
رہی شب کو رہے بدر شب تار زندان — نظر آئی نہیں تارے بھی گرفتاروںکو
شاہ کہتے تھے کہ دیکر مجھی شب کی مہلت — نیند آئی نہیں تا صبح ستمگاروںکو
رات بھر سنگ چٹائی ہیں بے مہمانے — اب میرا خون چٹائینگے یہہ تلواروںکو

صفت بوی گل اس باغ سے جانا موقوف
کہ جنازہ بھی میرا بار نہو یاروںکو

دلہ

غم زلف شبرنگ کیا دل سے نکلے — وہ لیلے نہیں یہہ جو محمل سے نکلے
کیا سایہہ شبنگے جہان کا اوجالا — اندھیرا ای جب شمع محفل سے نکلے
سرای جہاں میں بس اتنا ہی وقفہ — کہ شب بھر رہی صبح منزل سے نکلے
حرا یا سوی حق اوریکا اوسکا جایا — یہہ دو اسم اوس نقش باطل سے نکلے
کف پای اکبر سے تشبیہ دیں ہم — کلف گر رخ ماہ کامل سے نکلے
دہن ہی یہہ اکبر کا نازک کہ منہ سے — نکالیں سخن گر تو مشکل سے نکلے
یہہ دریا میں عباس پر تیر برسے — کہ ڈوبے ہوی خوں میں ساحل سے نکلے
کہا شہ نے اب دم نکلتا ہے میرا — سنان کیونکر اکبر تیری دل سے نکلے

بہت روی سجاد وقت رہائی — وہ زخمی قدم جب سلاسل سے نکلے
سلاسل کے حلقونسے یون خون نکلا — لہو جسطرح حلق بسمل سے نکلے
عجب حال سے باپ کے سر کو لیکر — برید ستمگر کے محفل سے نکلے
سفر مین یہہ تاکید تھی بے بیون پر — کسیکی نہ آواز محمل سے نکلے
غضب ہی کہ بلو بمین وہ پردی والے — کہلے سر در شاہ عادل سے نکلے

دو کہائی یہہ دل تیری بیتونے مونس
کہ روتے ہوی لوگ محفل سے نکلے

ولہ

ای سلامی دیکھکر بے روی اکبر چاندنے — آفتاب حشر بن جاتی ہی مجھپر چاندنے
حسن شہ سے دنکو عالم تہا شب مہتاب کا — بن گئی تہی دہوپ میدانمین سر اسر چاندنے
بات دریا کا ہوا روشن رخ عباس سے — یہانسے وہان تک بن گئی دریا کی چادر چاندنے
مر گئے مجروح جب میدانمین چمکی تیغ شہ — سچ ہی زخمی کے لئے بجلی سے بدتر چاندنے
بے کفن رہین پڑا تہا فاطمہ کا آفتاب — دنکی چادر دہوپ تہی اور شبکی چادر چاندنے
قابل فرش و رشبیر ہونیکے نہین — دہو کے لائیکا نہ جب تک ماہ انور چاندنے
کتنکان ظلم تھے محتاج کافور و کفن — پڑتے تہی لاشونپہ دن بہر دہوپ شب بہر چاندنے
بند اوس ظلمت سرامین تھے اسیران ستم — جسمین انکو ٹہیرتی تہی نہ دم بہر چاندنے
داغ ماتم ماہ کامل بن گیا ہی بعد مرگ — یہان اندہیرا قبر کے باہر ہے اندر چاندنے

پرتو حسن کلوی شاہ نے ہنگام قتل | زیر خنجر چاند تہا بالای خنجر چاند نے

مجھکو مونس کربلا کا ملگیا اوجلا کفن
لے چلا ظلمات مین گویا سکندر چاند نے

ولہ

لہو روتے ہین آنکہین مثل گل اشکو نہین لاتی ہے | ہر یک شاخ مژہ ایمجری پہولونکی ڈالی ہے
تباہی مین سفینہ آچکا تہا اُمت جدکا | یہہ کشتی بحر خونمین ڈوبکر شہنے نکالی ہے
کہا شہنے میری اس صبر کا شاہد ہی تو یارب | کہ اکبر کے جگر سے کہینچکر برچہی نکالی ہے
چلے دربار مین زینب تو بولی شمر سے روکر | ردا بہی منہ چہپانیکو نہین خیمہ خالی ہے
جو پوچہی وہ تو حاکم نہ میرا نام بتلانا | جو کہنا بہی تو کہنا پنجتن کے رونے والی ہے

نہوی کر نہوتا ہوا دجالا قبر مین مونس
بجای شمع وہان دلسوز داغ شاہ عالی ہے

سلام از میر نفیس

نکل جائیگا قلب قابو سے میرے | کہ شعلے اب اوٹہتے ہین پہلو سے میرے
شرارت ٹپکتے ہین آنسو سے میرے | نہ اولجہی مژہ طفل مدخو سے میرے
خجالت سے نجم سحر زرد ہوگا | لڑاتا ہی کیون آنکہہ آنسو سے میرے
غم شہ مین دعوا ہی ہر چشم تر کو | جہنم بجہی گا تو آنسو سے میرے
ہوی لفظ حسن تکلم سے زندہ | پڑی جان مردون مین جادو سے میرے

یہہ بالید کی ہی درشہ پہ مجھکو — کہ ہی آستین تنگ بازو سے میرے
صراط جہنم پہ ہوگی جو لغزش — مدد کار پہونچین گے ہر سو سے میرے
حسین و حسن دستگیری کرینگے — یہہ جوشن کہلیکا نہ بازو سے میرے
کہونگا خلیل خدا سے ارم مین — چمن بن گئی آگ آنسو سے میرے
پکاری حسین اہل کنعان کہان ہین — ملائین تو یوسف کو مہرو سے میرے
یہہ کہتے تھے سرور کہ کیونتے کے — مٹا یہ تھے جعد سمن کو سے میرے
نہ باندہی کوئی اسکو چوپ سنان سے — گئے دل مین وا لسنہ کیو سے میرے
غم شہ مین سینہ سے اوٹھتے ہین شعلے — سرک جا مین دلسوز پہلو سے میرے
کہا شمر نے خون رخمون سے او بلا — دبا سینۂ شہ جو زانو سے میرے
دکہا حلق پرنور پر جبکہ خنجر — صدا آئی رونیکی پہلو سے میرے
خدا جانکسل سر تنکے بے بے — کہ وہ لپٹی جاتی ہی بازو سے میرے
کیا پاک ربای رحمت نے مونس — گنہ دہو گئے ایک آنسو سے میرے

نفیس اور کس سے ہو یہہ سر پرستے
کہ واقف ہین مولا کس دکو سے میرے

ولہ

نیزی پہ چڑہا سر تن سرور سے اوتر کر — کپڑی ہی لٹے جسم مطہر سے اوتر کر
دیکہی ہے در سر شہکی بلندی تو کری ہے — دستار کری خسرو خاور سے اوتر کر

ہر شام کو بتا ہی چراغ در قبر — خورشید فلک گنبد اخضر سے اوتر کر
جب وعظ مین آجاتے تھے شبیر تو احمد — کودیمین اوٹھا لیتے تھے منبر سے اوتر کر
ٹکری کیا خنجر کے طرح دل بہی جگر بہی — سم نے دہن حضرت شبر سے اوتر کر
ہی نقص کلف رخ ہی تیری ای مہ کامل — منہ مل کف پای علی اکبر سے اوتر کر
پڑہتے ہین جو ہم اصل غم شاہ یہی ہے — نقلین کہین ہر جا اسی فقر سے اوتر کر
پہونچی جو نجف نہر نجف مین ہوی طاہر — کوثر مین کیا غسل سمندر سے اوتر کر
تا شام کیا چڑہ کے سنان پر سر شبیر — لشکار حاکم مین سنا نہر سے اوتر کر
جو رہن چرہا تیغ ید اللہ کے منہ پر — بس ناکلو پیر کیے سر سے اوتر کر
صدر و کمر و ساعد و بازو کا تو کیا ذکر — کہوڑیکو بہی لے کر کیے پیکر سے اوتر کر
ہاتہونکو جو ٹپکا تو کڑی گر گئے دونو — مرتے ہوی دست علی اکبر سے اوتر کر
چلاتے تھے یون قاتل شبیر کو زینب — کر ذبح مجہی سینۂ سر در سے اوتر کر
منہ زرد تہا کہبرای ہوی پہرتی تہی بانو — کر پڑتے تہی ہر بار رداسر سے اوتر کر
شہ کہتے تھے معراج ملیکی پس مردن — سر عرش پہ چڑہ جائیگا خنجر سے اوتر کر
دیکہی چمپان مین جو قمری قد اکبر — قد مونپہ کری سایہ صنوبر سے اوتر کر
سمجہو نہ شفق گردن گردو نپہ چڑہا ہے — خون شہ دین شمر کے خنجر سے اوتر کر
مرحب پہ چلی تیغ تو حیرت نے تہامی — خیبر کی زمین عرش منور سے اوتر کر
آفت تہی ید اللہ کا گر ہاتہہ نہ کٹتا — بازو نہ تلک آپہونچی تہی شہپر سے اوتر کر

کیا خاکپہ تڑپی ہی سکینہ دم رخصت	آغوش علمدار ذلا ور سے اوتر کر
اکبر نے سنا کہا ی تو دوڑی شہ والا	پیدل فرس خاص پیمبر سے اوتر کر
تحسین کے سوا دی جو کوئی تخت طلا ہی	ٹھوکر نہ لگاؤن کبھی منبر سے اوتر کر

ذاکر کو پہناتے ہین علے حلۂ جنت
خلعت یہہ لبا کرتے ہین منبر سے اوتر کر

صحت نامۂ اغلاط کتاب ذخیرۂ ثواب

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱	۲	۳	۴
۴	۹	سلضبط	بضبط
ایضاً	۱۵	حاجی غلام [illegible] صاحب	حاجی میر غلام علی صاحب
۸	۳	لکھناہی	لکہناہی
۶	۲۳	کئے	گئے
"	بند ۲۴	پہتر	پتہر
۸	بند ۲۹	چہنگی	چہپگی
۹	بند ۳۵	نینک	نیگ
۱۲	بند ۴۷	دنکا	ڈنکا
"	بند ۴۹	کونج گیا	گونج گیا

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱	۲	۳	۴
۱۳	بند ۵۲	بڑی	بڑہی
"	" "	دنکا	ڈنکا
۱۴	بند ۵۶	ہنے	پہنے
۱۶	بند ۶۱	وہ دم دخم	وہ دم دہ خم
۱۷	بند ۶۶	زرمین	زرہین
"	بند ۶۷	پیچ	پیچ
۱۸	بند ۷۰	سنبلے	سنبہلے
۱۹	بند ۷۶	چونکو	چونکو
۲۱	بند ۸۴	لران ہا	لرزان ہا

نمبر	صفحہ	بجائے	صحیح
۱	۲	۳	۴
۲۲	بند۸۶	آئے	آسین
〃	بند۸۷	گہیری	کہری
۲۳	بند۹۰	چونگین	چونگے کے
۲۵	بند۵	بہجی	بہیجی
۲۹	بند۲۴	دودہ	دودہ
〃	بند۲۵	چونگ	چونک
〃	بند۲۶	وہنگام	وہ ہنگام
۳۲	بند۳۴	جونگی	جونکی
۳۷	بند۵۵	شمہ	شمسہ
۴۰	بند۶۶	ہوئی	ہوئی
۴۳	بند۸۰	ہڑا	پڑہا
۴۴	بند۸۱	اڑدہی	اژدہی
〃	بند۸۲	شفق	شفق ہین
۴۵	بند۸۶	چاربارہ	چارپارہ
۴۶	بند۹۰	بہکینونکی	بہکینونکی

نمبر	صفحہ	بجائے	صحیح
۱	۲	۳	۴
۵۴	بند۱۱۵	لڑکرا	لڑکہڑا
۵۵	ربا عی دوم	چلی	جلی
〃	〃	ہرپلی	ہرپل
۵۶	بند۳	چاروطرف	چاروںطرف
۶۴	بند۲۵		کپٹری
۶۷	بند۵	تاری	تازی
۷۰	بند۵۹	لوپڑو	لوپڑہ تو
-	بند۶۱	نہین جوٹیان	نہین جوتیان
۷۲	بند۶۸	غذاب	عذاب
〃	بند۶۹	ناپکار	ناہکار
۷۴	بند۷۷	چاپتا	چاہتا
۷۹	بند۹۷	آنکہین	آنکہین
۸۷	بند۱۲	تباہی کا	تباہی کا ہی
۹۸	بند۵۶	نافے	نافے کے
〃	...	کپڑا	کبرا

جو
صدر
ہاتہونکو جوٹ
چلاتے ہ
منہ

۱	۲	۳	۴
۱۰۷	بند ۸۹	بند فرماتی ہیں	بند یہہ فرماتے ہیں
۱۱۳	بند ۱۰۶	بدن سر	بدن تر
۱۱۵	بند ۲۴	نہیں آئینگے	نہیں آؤگے
۱۱۶	بند ۲۸	آغاز میں ہی	آغاز میں یہی
۱۲۲	بند ۵۲	سر بیچ کے	سر بیچ کے
۱۳۸	بند ۳۹	شاد بکے ان	شاد بکے دن
۱۴۴	بند ۵۹	کچھنا ہی	کچھتا ہی
″	بند ۶۲	بہر فنکے	بہر نونکے
۱۴۷	بند ۷۱	وکر	وکر
″	بند ۷۳	روز	زور
۱۴۹	بند ۸۲	خالی کہیں	خالی گئیں
۱۵۹	رباعی	کیا مہر کا	کیا قہر کا
″	″	کہتی ہی چشم	کہتی ہی یہ چشم
″	بند ۱	تباد	تباوہ
۱۶۴	بند ۲	تصویر ہی مکمل	تصویرہ ہے مکمل

۱	۲	۳	۴
۱۶۶	بند ۴۹	بانونی کہا دیکھو	بانونی کہا دیکھو
۱۶۷	بند ۳۱	جرات نہ بڑی	جرات نہ پری
۱۶۸	بند ۳۴	چھکنے	جھینے
۱۶۹	بند ۴۰	دغا	دعا
۱۸۵	بند ۱۰۲	محمد وکرم	محمد کرم
۱۸۶	۱۵	معانی	معانی
″	۱۶	دست	دشت
۱۸۷	۳	ساہی کے کانٹونکی	ساہی کیطرح کانٹونکی
۱۸۸	۵	سب رسم	سب زخم
۱۸۹	۶	زمین گر بلا	زمین کربلا
″	۱۰	وہاں ٹہنا	وہاں بنتا
″	۱۴	سر دیدی ٹیکنا	سر دی ٹیکنا
۱۹۰	۴	″	″
″	۱۱	ٹہر ٹہر	ٹہر ٹہر
۱۹۱	۱۵	کھا حرام	کھا حرام

۱	۲	۳	۴	۱	۲	۳	۴
۱۹۲	۹	ونور	وہ نور	۱۹۷	۱۴	قابل فرس	قابل فرش
۱۹۳	۲	پیاس	عباس	۱۹۹	۶	سمن کو	سمن بو
〃	۶	مٹی نقد	مٹھی میں نقد	۲۰۰	۴	رخ ہی	رخ مین
۱۹۵	۱۴	کہاکہاکے اوپر	کہاکہاکے اوپے	〃	۱۴	چمنان	چمنستان
۱۹۶	۲	بلبلین پوچہ	بلبلین پوچہ	〃	۱۷	نہ کرکتا	نرکتا

ہر کہ خواند دعا طمع دارم — زانکہ من بندۂ گنہ گارم

کاتب از ناظران دعا طلبد

بایع از مشتری بہا طلبد

تمت بعون اللہ تعالے
وحسن توفیقہ وصل علے
محمد وآلہ

Checked
1987